

جامعہ اسلامیہ اسلامیہ

# کلستہ سنت

مع .... نمازیں سنت کے مطابق پڑھے

آسان اور عام فہم انداز میں 24 گھنٹے کی زندگی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں، جامع دعاؤں اور مختصر چہل حدیث پر مشتمل مجموعہ۔ جسے پڑھ کر دلوں میں اسوۂ حسنہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ بہت سے مکاتب و مدارس اور عصری اداروں میں داخل نصاب اور معاشرے کے دیگر مختلف طبقات میں نہایت پذیرائی حاصل کرنے والی ایک ایسی جامع و مبارک کتاب جو عوام و خواص کیلئے یکساں مفید اور ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔

مقدمہ

حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم  
دارالافتاء جامع مسجد فاروق اعظم صادق آباد

تالیف

مفتی محمد صاحب صادق آبادی  
خادم دارالعلوم صادق آباد

ادارۃ تالیفات اشرفیہ  
چوک فوارہ ملتان پاکستان

تجربہ کار و پروفیشنل

# گلستہ سنت

مع نمازین سنت کے مطابق پڑھئے

آسان اور عام فہم انداز میں 24 گھنٹے کی زندگی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سنتوں، جامع دعاؤں اور مختصر چہل حدیث پر مشتمل مجموعہ۔ جسے پڑھ کر دلوں میں اسوۂ حسنہ اپنانے کا جذبہ بیدار ہوگا۔ بہت سے مکاتب و مدارس اور عصری اداروں میں داخل نصاب اور معاشرے کے دیگر مختلف طبقات میں نہایت پذیرائی حاصل کرنے والی ایک ایسی جامع و مبارک کتاب جو عوام و خواص کیلئے یکساں مفید اور ہر مسلمان گھرانے کی ضرورت ہے۔

## مقدمہ

حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم  
بانی و سرپرست دارالعلوم صادق آباد

## تالیف

مفتی محمد صاحب صادق آبادی  
خادم دارالعلوم صادق آباد

ادارۃ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان 0322-6180738

# گلدستہ سنت

تاریخ اشاعت..... رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ  
ناشر..... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان  
طباعت..... سلامت اقبال پریس ملتان

## انتباہ

اس کتاب کی کاپی رائٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں  
کسی بھی طریقہ سے اس کی اشاعت غیر قانونی ہے

قانونی مشیر

قیصر احمد خان

(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ملتان)

## قارئین سے گزارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔  
الحمد للہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔  
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں  
تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ادارہ تالیفات اشرفیہ..... چوک نوارہ..... ملتان

مکتبہ دارالعلوم صادق آباد..... صادق آباد جامع مسجد فاروق اعظم..... انقلاب ٹاؤن..... صادق آباد  
مکتبہ الاظمیر..... بانو بازار..... رحیم یار خان مکتبہ الامہ..... مین نہر کنارہ روڈ..... رحیم یار خان  
ادارہ اسلامیات..... انارکلی..... لاہور اسلامی کتب خانہ..... بنوری ٹاؤن..... کراچی  
مکتبہ سید احمد شہید..... اردو بازار..... لاہور دارالاشاعت..... اردو بازار..... کراچی  
مکتبہ رحمانیہ..... اردو بازار..... لاہور مکتبہ دارالاحلام..... قصہ خوانی بازار..... پشاور

ملتان  
کراچی  
پشاور

## عرض ناشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ  
اما بعد! ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہے جس کا اولین فریضہ یہ ہے کہ وہ اپنی پوری زندگی سنت مطہرہ کے مطابق گزارے۔

ہمارے اسلاف نے جہاں اتباع سنت پر زور دیا ہے وہاں ہر دور کے اہل علم نے اس موضوع پر ضخیم کتب سے لیکر چھوٹے بڑے رسائل مرتب کئے ہیں جن سے ہر مسلمان باسانی استفادہ کر کے اپنے شب و روز سنت کے سانچے میں ڈھال سکتا ہے اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوبانہ طرز زندگی اپنا کر خود کو بھی اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا سکتا ہے۔

اس مبارک سلسلہ کی ایک جدید کاوش محترم مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ کے صاحبزادے مفتی محمد صاحب مدظلہ نے بھی کی ہے اور سنت کے مختلف پھولوں کو خوشنما ترتیب دیکر ایک گلدستہ تیار کیا ہے جس کی معطر خوشبو سے ہر شخص اپنے دامن کو سنت سے آراستہ کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے گلدستہ سنت ہے۔

ہندوپاک میں اس موضوع پر جتنی متداول کتب ہیں ان سب کو سامنے رکھ کر یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے اس میں اختصار کے ساتھ جامعیت بھی ہے۔ بہت سی مساجد میں اس کی تعلیم ہو رہی ہے اور متعدد

مدارس و مکاتب میں اسے داخل نصاب کیا گیا ہے۔ قدیم و جدید اداروں بالخصوص تبلیغی جماعت کے حلقوں میں اسے نہایت پذیرائی حاصل ہوئی ہے اور اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قلیل عرصے میں اس کے چار ایڈیشن ختم ہو گئے ہیں اور اب یہ پانچویں بار زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہی ہے۔

اس جدید ایڈیشن میں تصحیح اغلاط، تسہیل الفاظ اور رموز اوقاف کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی دامت برکاتہم کا ایک نہایت مفید اور نافع مضمون ”عافیت ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت ہے“ بھی شامل کتاب کیا گیا ہے جس سے ان شاء اللہ کتاب کی افادیت دوچند ہو جائے گی۔

مزید آخر میں رسالہ ”نمازیں سنت کے مطابق پڑھئے“ از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ شامل کر دیا گیا ہے۔

ادارہ محترم مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ کا ممنون ہے جنہوں نے اس مبارک کتاب کی اشاعت کیلئے نہ صرف اجازت دی بلکہ مفید مشوروں سے بھی نوازا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ہمارے لئے ذخیرہ آخرت بنائے اور مرتب فاضل اور جملہ قارئین کیلئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

واللہ  
محمد اسحاق غفرلہ

اوائل رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ بمطابق جولائی ۲۰۱۳ء

# فہرست عنوانات

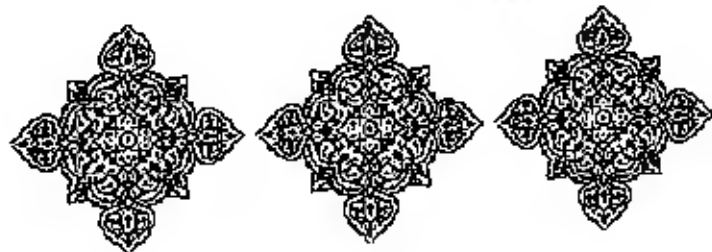
۹	مقدمہ
۱۵	سوکراٹھنے کی سنتیں
۱۵	بیت الخلاء کی سنتیں
۱۷	وضو کی سنتیں
۱۸	وضو کا مسنون طریقہ
۱۹	مسواک کی سنتیں
۲۱	مسواک کے فوائد
۲۱	عسل کی سنتیں
۲۲	عسل کا مسنون طریقہ
۲۲	مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں
۲۳	مسجد سے نکلنے کی سنتیں
۲۴	اذان و اقامت کی سنتیں
۲۶	نماز کی سنتیں
۲۸	جمعہ کی سنتیں
۲۹	عیدین کی سنتیں
۳۰	سونے کی سنتیں
۳۳	کھانے کی سنتیں

۳۶	پانی پینے کی سنتیں
۳۷	لباس کی سنتیں
۳۹	بالوں کی سنتیں
۴۰	سلام کی سنتیں
۴۳	میزبانی اور مہمانی کی سنتیں
۴۴	بیماری اور عیادت کی سنتیں
۴۴	سفر کی سنتیں
۴۹	نکاح اور رازداری کی سنتیں
۵۱	بچہ پیدا ہونے کی سنتیں
۵۳	موت اور اس کے بعد کی سنتیں
۵۵	میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ
۵۷	مسنون کفن کی مقدار
۵۸	مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ
۵۹	عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ
۶۰	نماز جنازہ کی سنتیں
۶۰	متفرق سنتیں
۷۱	خلاف سنت امور کا بیان
۷۵	وہ کام جو سنت سمجھ کر کیے جاتے ہیں حالانکہ وہ خلاف سنت اور بدعت ہیں
۸۰	خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۸۶	چہل حدیث
۹۴	چالیس جامع دعائیں
۱۰۴	خاص اوقات کی مسنون دعائیں
۱۰۴	صبح و شام کی چند دعائیں
۱۱۰	وضو کی دعائیں
۱۱۰	نماز کی دعائیں
۱۱۸	نماز جنازہ کی دعائیں
۱۲۰	دعائے استجارہ
۱۲۲	دعائے حاجت
۱۲۳	گھر میں داخل ہونے کی دعا
۱۲۳	گھر سے نکلنے کی دعا
۱۲۳	بازار میں داخل ہونے کی دعا
۱۲۴	شادی کی مبارکبادی
۱۲۴	جب نیا پھل سامنے آئے
۱۲۴	آئینہ دیکھنے کی دعا
۱۲۴	نیا چاند دیکھنے کی دعا
۱۲۵	روزہ افطار کرنے کی دعا
۱۲۶	اگر کسی کے ہاں روزہ افطار کریں
۱۲۶	شب قدر کی دعا
۱۲۶	مجلس کے گناہوں کا کفارہ



۱۲۷	ادائے قرض کی دعا
۱۲۷	بارش طلب کرنے کی دعائیں
۱۲۸	جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو
۱۲۸	جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سے
۱۲۹	جب تیز ہوا چلے
۱۲۹	بیماری اور تکلیف کے وقت کی دعا
۱۳۰	اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو
۱۳۰	جب دشمنوں کا خوف ہو
۱۳۰	جب کوئی مصیبت آئے
۱۳۱	جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے
۱۳۲	حصولِ محبت الہی کیلئے دعا
۱۳۲	بہت وزنی، لیکن نہایت آسان وظیفہ
۱۳۳	ضمیمہ..... سو بڑے گناہ
۱۳۳	اضافہ.... عافیت
۱۴۹	رمضان المبارک کی خاص دعا



## مُقَدِّمہ



دین اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقام و منصب حاصل ہے اس کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کیلئے رہبر و رہنما اور مقتدی و پیشوا ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول و عمل قطعی حجت اور لائق اتباع ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کو تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ قرار دیا گیا اور اسے اس قدر اہمیت دی گئی کہ انسانیت کی صلاح و فلاح اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی سے وابستہ کر دی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”آپ فرمادیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیئے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔“ (۳۱:۳)

”اور خوشی سے کہنا مانو اللہ تعالیٰ کا اور رسول کا امید ہے کہ تم رحم کئے جاؤ گے۔“ (۱۳۳:۳)

”جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی اور جو شخص روگردانی کرے سو ہم نے آپ کو ان کا نگران کر کے نہیں بھیجا“ (۸۰:۴)

”جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے وہ یوں کہتے ہوئے ہونگے اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی۔“ (۶۶:۳۳)

”اور رسول تم کو جو کچھ دپدیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تم کو روک دیں تم رک جایا کرو“ (الآیۃ ۵۹:۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”میں تم میں وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم لوگ اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت“ (حاکم)

”میری سنت کو اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو“۔ (المحدث ابو داؤد و ترمذی)

”جو شخص میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے“۔ (بخاری)

”میری امت میں فساد اور بگاڑ کے وقت جو شخص میری سنت کو تھام لے اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔“ (طبرانی اوسط)

”جو شخص میری مردہ سنت کو زندہ کرے اس کیلئے اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کے برابر اجر ہے۔“ (ترمذی ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”ہمارے (صحابہ کرام) کے نقش قدم پر چلو اور نئی باتیں ایجاد نہ کرو اس لئے کہ (نجات کیلئے) ہمارا اتباع تمہیں کافی ہے۔“

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے ”میں کسی ایسی چیز کو ترک کرنے والا نہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ میں ہر صورت اس پر عمل کرونگا“

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”سیدھی راہ چلو اور سنت پر عمل کرو“۔ (الاعتصام للشاطبی ج ۱: ۷۹)

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ سے (سچی) محبت کی علامت تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کا اتباع ہے۔“

حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بشر! جانتے ہو تمہیں اپنے معاصرین پر اللہ تعالیٰ نے کس سبب سے فضیلت دی ہے؟“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس سبب سے کہ تم میری سنت کا اتباع کرتے ہو نیک لوگوں کی عزت کرتے ہو اپنے مسلمان بھائیوں کے خیر خواہ ہو اور میرے اصحاب و اہل بیت سے محبت رکھتے ہو۔ یہ وہ چیز ہے جس نے تمہیں نیک اور صالح بندوں کے مراتب تک پہنچا دیا۔“

حضرت ابوعلی حسن بن علی جوزجانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”یوں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے بہت زیادہ ہیں لیکن سب سے واضح اور شکوک و شبہات سے دور تر راستہ ہر چیز میں اتباع کا راستہ ہے۔“

حضرت ابو بکر ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”ہمت و اولوالعزمی کامل طور پر اہل محبت کو ہی حاصل ہے اور یہ نعمت ان حضرات کو صرف اتباع سنت اور بدعت سے اجتناب کی بدولت نصیب ہوئی ہے۔“

ابوالحسن وراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی توفیق اور تمام احکام میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کا اتباع اختیار کیے بغیر بندہ اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا۔“

حضرت ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”تارک سنت کبھی بھی

مقام ولایت حاصل نہیں کر سکتا، گو کہ جہالت و لاعلمی کے سبب سنت ترک کرے۔  
حضرت احمد بن ابی الحواری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اتباع سنت  
کے بغیر ہر عمل باطل (اور رائیگاں) ہے۔“

حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ تک  
پہنچنے کے تمام راستے مخلوق پر بند کر دیئے گئے ہیں سوائے ایک راستہ کے کہ کوئی  
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلے۔“ (الاعتصام ۹)

سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد گرامی درحقیقت مذکورہ بالا تمام  
آیات و احادیث اور ارشادات سلف کا نچوڑ اور عطر ہے کہ ”نجات کا واحد راستہ اتباع سنت  
ہے۔ اسلاف امت کی کامیابی و سرخ روئی کا راز اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے میں تھا جبکہ  
امت کی موجودہ ذلت و زبونی کا واحد سبب اسوۂ حسنہ سے اعراض و روگردانی ہے۔“

امام دارالبحرۃ حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی آب زر  
سے لکھنے کے قابل ہے: ”ان السنة مثل سفينة نوح من ركبها نجا  
ومن تخلف عنها غرق“ (یقیناً سنت کی مثال کشتی نوح کی ہے جو اس پر  
سوار ہوا نجات پا گیا جو اس سے پیچھے رہا غرق ہو گیا)

آج کا دور نمود و نمائش اور ظاہر داری کا دور ہے عشق و محبت کے بلڈ بانگ  
دعوے اور نعرے ہر طرف بلند ہو رہے ہیں مگر عمل کا فقدان ہے جبکہ ہمارے  
اسلاف سراپا عمل تھے۔ عشق و محبت کی سب سے بڑی دلیل تو اتباع محبوب ہے۔  
مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کا ایک الہامی ملفوظ  
ملاحظہ ہو: مجھے یہ محسوس ہوا کہ روضہ اقدس کی طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ:

”یہ بات لوگوں تک پہنچا دو کہ جو شخص ہماری سنتوں پر عمل کرتا ہے وہ ہم سے

قریب ہے خواہ ہزاروں میل دور ہو۔ اور جو شخص ہماری سنتوں پر عمل پیرا نہیں ہے وہ ہم سے دور ہے خواہ وہ ہماری جالیوں سے چمٹا کھڑا ہو۔ (اصلاحی خطبات ۶: ۱۰۶)

اس امت کا شرف و اختصاص اور اس کی سعادت مندی ہے کہ اس کے پیغمبر نے زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں اسے جامع ہدایت نہ دی ہوں حتیٰ کہ وہ شعبہ جن میں بظاہر کسی خاص ہدایت و رہنمائی کی ضرورت نہیں انہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشنہ نہیں چھوڑا مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک یہودی نے طنز کرتے ہوئے کہا: ”تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ پیشاب پاخانے کا طریقہ بھی آپ لوگوں کو سکھایا ہے۔“ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے طنز و استہزاء کو نظر انداز کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں ارشاد فرمایا: ”جی ہاں! ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں آداب طہارت کی بھی تعلیم دی ہے چنانچہ قضاء حاجت کے وقت قبلہ رخ بیٹھنے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں۔ یا استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کریں یا (ڈھیلے کی بجائے) گوبر یا ہڈی استعمال کریں“ (ابوداؤد)

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں کسی پہلو سے کہیں بھی کوئی ابہام یا الجھٹلک نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیا طیبہ کا ایک ایک گوشہ کھلی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے موجود ہے بس ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اس کی طرف رجوع کریں اور اپنی زندگیاں سنت کے سانچے میں ڈھال کر دنیا و عقبیٰ میں عزت و سرخروئی حاصل کریں۔ شائل نبوی اور سنن و آداب کے متعلق ہر زبان میں کتابیں موجود ہیں۔ اردو کا دامن بھی اس سے خالی نہیں۔

عزیز گرامی مفتی محمد صاحب کی کتاب بحمد اللہ ذخیرۂ اردو میں ایک گرانقدر

اضافہ ہے۔ آنعزیز نے اسے ہر پہلو سے جامع اور ممتاز بنانے کے لئے جو محنت و عرق ریزی کی ہے وہ انہیں کا حصہ ہے۔ کتاب میں روزمرہ کی سنتوں کے علاوہ خاص خاص اوقات کی مسنون دعائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شامل و خصائل چہل حدیث اور چالیس متفرق جامع دعائیں بھی درج ہیں۔ آخر الذکر دونوں چیزیں صحیح و مستند مختصر اور نہایت جامع ہیں۔ بالخصوص ۴۰ دعائیں دین و دنیا کی تمام حاجات پر مشتمل اس قدر جامع ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی دعائے مانگے اور انہی دعاؤں کا معمول بنالے تب بھی وہ ہر خیر و بھلائی سے بہرہ ور ہوگا اور ہر شرف و فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ غرض کتاب ہر پہلو سے جامع گونا گوں خوبیوں سے مزین اور حسن ظاہر و باطن سے آراستہ ہے۔ ارباب مدارس، علماء، طلباء آئمہ کرام اور دیگر دینی شعبوں سے وابستہ مسلمانوں سے استدعا ہے کہ اس سے استفادہ کریں۔ احادیث و ادعیہ خود یاد کریں بچوں کو یاد کرائیں انہیں اپنے یومیہ معمولات میں شامل کر کے اس ”گلدستہ نبوی“ سے مشام جان کو معطر کریں۔

جن مخلص احباب نے کتاب کی طباعت میں تعاون کیا قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دین و دنیا میں برکت عطا فرمائیں۔ عزیز مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ کے علم و عمل میں برکت دیں ان کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرماتے ہوئے اس کیلئے اس کے والدین، اساتذہ اور مشائخ کے لئے صدقہ جاریہ ساریہ بنائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

محمد ابراہیم

جامع مسجد فاروق اعظم صادق آباد

۲۸/۴/۲۶ھ

## سوکراٹھنے کی سنتیں

۱۔ بیدار ہونے پر آنکھوں کو ملنا۔ (شمائل ترمذی)

۲۔ یہ دعا پڑھنا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد

زندگی بخشی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“ (مسلم)

۳۔ مسواک کرنا۔ (ترمذی)

وضاحت: وضو کیلئے الگ سے مسواک کرنا سنت ہے۔

۴۔ اگر کسی برتن سے پانی لینا ہو تو اُس برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے

ہاتھوں کو گٹھنوں تک اچھی طرح تین مرتبہ دھونا۔ (ترمذی)

## بیت الخلاء کی سنتیں

۱۔ بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر اور جوتا پہن کر جانا۔ (مسند احمد)

۲۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ



ترجمہ: ”اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں، اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں خبیث جنوں سے مردہوں یا عورت۔“ (ترمذی)

فائدہ: اس دُعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیطین اور بندہ کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے جس سے وہ شرمگاہ نہیں دیکھ پاتے۔

۳ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھنا۔ (ابن ماجہ)

۴ پیشاب پاخانہ کیلئے آسانی جس قدر ممکن ہو نیچے ہو کر بدن کھولنا۔ (ترمذی)

۵ بیٹھ کر پیشاب کرنا۔ (بخاری)

۶ پیشاب کرتے وقت نہ قبلہ کی طرف رخ کرنا اور نہ ہی پیٹھ کرنا۔ (ترمذی)

۷ پیشاب کرتے وقت زبان سے اللہ کا ذکر نہ کرنا اور نہ ہی بلا

ضرورت شدیدہ بات کرنا۔ (مشکوٰۃ)

۸ استنجائے اور پانی دونوں استعمال کرنا۔ (مجمع الروائد)

۹ پیشاب یا استنجا کرتے وقت اپنی شرمگاہ کو داہنا ہاتھ نہ لگانا،

بلکہ بایاں ہاتھ لگانا۔ (بخاری)

۱۰ پیشاب پاخانہ کے چھینٹوں سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا۔ (ترمذی)

وضاحت: حدیث میں ہے کہ اکثر عذاب قبر اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

۱۱ بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے داہنا پاؤں نکالنا اور باہر آ کر یہ دعا پڑھنا:

غُفْرَانَكَ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں، سب تعریفیں اللہ ہی

کیلئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دور کی اور مجھے آرام دیا۔“ (ترمذی)

۱۲ بیت الخلاء نہ ہونے کی صورت میں پیشاب پاخانہ کیلئے

آبادی سے دور نکل جانا۔ (ابن ماجہ)

۱۳) پیشاب کیلئے نرم زمین اختیار کرنا، اگر نرم نہ ہو تو گزیدہ کرزم کر لینا۔ (ابوداؤد)  
وضاحت: بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی یا کسی چیز پر قرآن شریف  
کی آیت یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو تو اسے  
اتار کر باہر ہی چھوڑ دیں اور فراغت کے بعد باہر آ کر پہن لیں۔ تعویذ جس کو موم  
جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سج لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

## وضو کی سنتیں

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

- ۱) نیت کرنا۔
- ۲) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔
- ۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گنوں تک دھونا۔
- ۴) مسواک کرنا۔
- ۵) تین بار گھٹی کرنا۔
- ۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔
- ۷) ڈاڑھی کا خلل کرنا۔

وضاحت: ڈاڑھی میں خلل کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ  
سے چٹو میں پانی لیکر ٹھوڑی کے نیچے کے بالوں کی جڑوں میں اس طرح  
ڈالے کہ اس وقت ہتھیلی گردن کی جانب ہو اور ہاتھ کی پشت باہر یعنی نیچے کی  
جانب ہوتا کہ چلو کا پانی بالوں میں داخل ہو سکے۔ پھر ڈاڑھی میں اسی ہاتھ کی

انگلیاں نیچے کی جانب سے ڈال کر اوپر کو خلال کرے جس کی دو صورتیں ہیں:  
۱۔ ہاتھ کی پشت گردن کی طرف رہے اور ہتھیلی باہر کی جانب، یعنی  
چھاتی کی طرف رہے۔

۲۔ ہتھیلی گردن کی طرف ہو اور ہاتھ کی پشت باہر کی طرف ہو۔

۸ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔

۹ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

۱۰ ایک بار تمام سر کا مسح کرنا۔

۱۱ دونوں کانوں کا مسح کرنا۔

۱۲ ترتیب سے وضو کرنا۔

۱۳ پے در پے وضو کرنا (یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرا

عضو دھولینا) (رد المحتار و عامۃ الکتب)

نوٹ: وضو کی دعائیں صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

## وضو کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے دل میں وضو کرنے کی نیت کر لیں، پھر بسم اللہ پڑھ کر  
تین مرتبہ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں، پھر تین مرتبہ کلی اور مسواک کر لیں  
، اس کے بعد تین دفعہ ناک میں پانی ڈالیں، بائیں ہاتھ سے ناک صاف  
کریں، پھر تین دفعہ پیشانی سے لیکر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لُو  
(جڑ) سے دوسرے کان کی لُو تک چہرہ دھوئیں، اگر ڈاڑھی گھنی ہو تو جو بال  
چہرے کی حد میں ہیں ان کا دھونا فرض ہے اور جو بال چہرہ کی حد سے بڑھے

ہوئے ہوں ان کا دھونا ضروری نہیں، البتہ ایسی ڈاڑھی کا خلال کرنا سنت ہے اور جو ہلکی ڈاڑھی ہو جس میں کھال نظر آتی ہو اس کے نیچے کھال کو دھونا فرض ہے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئیں، پھر مسح کریں، مسح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سب انگلیاں برابر ملا کر پیشانی کے بالوں پر رکھ کر سجدہ کی تک لے جائیں، پھر گدی سے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو واپس پیشانی تک لائیں، اس کے ساتھ ہی کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر انگوٹھوں سے کانوں کی پشت پر مسح کریں، (مسح صرف ایک ہی مرتبہ کرنا چاہئے) اس کے بعد دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھوئیں پھر اسی طرح بائیں پاؤں بھی تین دفعہ دھوئیں۔ (رد المحتار و عامۃ الکتب)

## مسواک کی سنتیں

- ۱ ہر وضو میں مسواک کرنا۔
- ۲ مسواک ایک بدلتشست سے زیادہ لمبی نہ ہونا اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہونا۔
- ۳ مردوں کی طرح عورتوں کا بھی مسواک کرنا۔
- ۴ مسواک دھو کر رکھنا۔
- ۵ پہلو کے درخت کی مسواک استعمال کرنا۔
- ۶ روزہ کی حالت میں بھی مسواک کرنا۔
- ۷ زبان پر طولاً (لمبائی میں آگے پیچھے) اور دانتوں پر عرضاً (چوڑائی میں یعنی دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں) مسواک کرنا۔

فائدہ: وضو کے علاوہ درج ذیل مواقع میں بھی مسواک کرنا مستحب ہے۔

- (۱) قرآن مجید کی تلاوت کرنے کیلئے۔
- (۲) حدیث شریف پڑھنے یا پڑھانے کیلئے۔
- (۳) ذکر الہی سے پہلے۔
- (۴) بیوی کے ساتھ جماعت سے پہلے۔
- (۵) کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے۔
- (۶) منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت۔
- (۷) علم دین پڑھنے یا پڑھانے کے وقت۔
- (۸) خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے وقت۔
- (۹) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔
- (۱۰) سحر (صبح) کے وقت۔
- (۱۱) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔
- (۱۲) کھانا کھانے سے قبل اور کھانا کھانے کے بعد۔
- (۱۳) سفر میں جانے سے قبل۔
- (۱۴) سفر سے واپس آنے کے بعد۔
- (۱۵) سونے سے قبل۔
- (۱۶) سو کر اٹھنے کے بعد۔
- (۱۷) موت کے آثار پیدا ہو جانے کے وقت۔

(مسند البحر المرقوم ابو داؤد السنن الکبریٰ عمدة القاری مسلم بن ماجہ السعائیہ حاشیہ ترغیب و ترہیب للمندری)

## مسواک کے فوائد

احادیث مبارکہ میں مسواک کے متعدد فوائد منقول ہیں جن میں سے چند اہم فوائد درج ذیل ہیں:

- (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت ہے۔
- (۲) منہ کو صاف کرتی ہے۔
- (۳) اللہ کی رضا کا سبب ہے۔
- (۴) شیطان کو غصہ دلاتی ہے۔
- (۵) مسواک کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں۔
- (۶) فرشتے محبوب رکھتے ہیں۔
- (۷) مسوڑھوں کو قوت دیتی ہے۔
- (۸) بلغم کو ختم کرتی ہے۔
- (۹) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔
- (۱۰) مرنے کے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

## غسل کی سنتیں

غسل میں بالترتیب یہ پانچ امور مسنون ہیں:

- ① دونوں ہاتھ گٹھوں تک دھونا۔
- ② استنجا کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔
- ③ ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا۔

۱۴ پہلے وضو کرنا۔

۱۵ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔ (رد المحتار وعامة الكتب)

## غسل کا مسنون طریقہ

سب سے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں، پھر استنجا کریں اور اگر ظاہری نجاست کسی جگہ لگی ہے تو اسے دھو ڈالیں، پھر مسنون طریقے پر وضو کریں، خوب منہ بھر کر کلی کریں، روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کریں اور ناک میں خوب خیال کر کے پانی چڑھائیں، اگر پتھر یا پکی زمین پر غسل کر رہے ہوں تو دونوں پاؤں بھی اسی وضو میں دھولیں وضو کے بعد تھوڑا سا پانی لیکر سارے بدن کو ملئیں، پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں، اس کے بعد داہنے کندھے پر پھر بائیں کندھے پر پانی ڈالیں اور تمام بدن پر پانی پہنچائیں، بال برابر کوئی جگہ خشک رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا، پھر اس جگہ سے ہٹ جائیں اور پاؤں دھولیں، اگر وضو کے وقت پاؤں دھولے تھے تو اب پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں۔

## مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں

۱ داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

۲ پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

۳ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

تینوں کو اکٹھے اس طرح پڑھیں گے:

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ  
اِفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ ”میں اللہ کا نام لیکر داخل ہوتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر  
اے اللہ! میرے لئے تو اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“ (ابن ماجہ)

۴ مسجد میں پہلے دایاں پاؤں داخل کرنا۔ (بخاری)

۵ اعتکاف کی نیت کرنا۔ (شامی)

## مسجد سے نکلنے کی سنتیں

۱ پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

۲ پھر درود شریف پڑھنا۔ (ابن ماجہ)

۳ پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے نکلتا:

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ

تینوں کو اکٹھے اس طرح پڑھیں گے:

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ، اللَّهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لیکر نکلتا ہوں اور درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر،  
اے اللہ! میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں۔“ (ابن ماجہ)

۴ مسجد سے پہلے دایاں پاؤں نکالنا۔ (ابن ماجہ)

۵ پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہننا۔ (ترمذی)



## اذان و اقامت کی سنتیں

① اذان با وضو دینا۔

② اذان مسجد سے باہر دینا۔

③ اذان کسی اونچی اور بلند جگہ پر دینا۔

④ اذان و اقامت قبلہ رو ہو کر کہنا۔

⑤ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا اور اقامت کے کلمات دہانی کیساتھ ادا کرنا۔

⑥ اذان اور اقامت دونوں میں **حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ** اور **حَيَّ عَلَى**

الفلاح کہتے وقت مؤذن کا دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔

وضاحت: دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرتے وقت سینہ اور قدم قبلہ رخ رہیں۔

⑦ اذان کا جواب دینا۔

وضاحت: اذان کے جواب کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا

جائے وہی کلمات سننے والا دہراتا جائے۔ مگر جب مؤذن **حَيَّ عَلَى**

الصَّلَاةِ اور **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کہے تو ان دونوں کلمات کے جواب میں

سننے والا **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ** کہے۔

وضاحت: اذان فجر میں **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** کے جواب میں ”

**صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ**“ کہنا، اس کا سنت سے ثبوت نہیں ملتا

۔ لہذا اس کلمہ کے جواب میں بھی یہی کلمہ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) دہراتا

چاہئے۔ تاہم **صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ** الخ کو مسنون جواب نہ سمجھا جائے اور

ویسے ہی پڑھ لیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

۸ اذان کی طرح اقامت کا جواب بھی دینا۔

وضاحت: اقامت کے جواب کا بَعَثُ وہی طریقہ ہے جو اذان کے جواب کا ہے، لیکن اقامت سننے والا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللَّهُ وَأَذَامَهَا کہے گا۔

۹ اذان کے جواب کے بعد درود شریف پڑھ کر دعاء وسیلہ پڑھنا۔

دعاء وسیلہ یہ ہے:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ آتِ مُحَمَّدًا  
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً الَّذِي وَعَدْتُهُ

ترجمہ: ”اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونیوالی نماز کے رب  
احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر  
پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔“

فائدہ: اس دعا پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور حسن خاتمہ کی بشارت آئی ہے۔

۱۰ شہادتین کے جواب کے بعد یہ دعا پڑھنا:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا  
کوئی شریک نہیں اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے  
بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر۔“ (بخاری و مسلم ترمذی و عامۃ الکتاب الفقہ)

## نماز کی سنتیں

نماز کی اکیس سنتیں ہیں:

- ① تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔
  - ② دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا۔
  - ③ تکبیر کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔
  - ④ امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کی تمام تکبیریں بقدر ضرورت بلند آواز سے کہنا۔
  - ⑤ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا۔
  - ⑥ ثناء یعنی سبحانک اللہم... پڑھنا۔
  - ⑦ نَعُوذُ لِعِنِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھنا۔
  - ⑧ تَسْمِيَةٌ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنا۔
  - ⑨ فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔
  - ⑩ آمین کہنا۔
  - ⑪ ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا۔
  - ⑫ سنت کے موافق قرأت کرنا، یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن مجید پڑھنا سنت ہے اس کے موافق پڑھنا۔
- وضاحت: نماز فجر اور ظہر میں طَوَالِ مُفْصَل (سورہ حجرات سے سورہ بروج تک) نماز عصر اور عشاء میں اَوْسَاطِ مُفْصَل (سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک) اور نماز مغرب میں قِصَارِ مُفْصَل (سورہ لم یکن سے سورہ ناس تک) پڑھنا مسنون ہے۔

۱۳ رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا۔

۱۴ رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا۔

۱۵ قَوْمَهُ (رکوع سے اٹھنے کی حالت) میں مَقْرُود (اکیلے نماز پڑھنے والے) کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کہنا، امام کو صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مُقْتَدِرِ (امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے) کو صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۶ سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے، پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا۔

۱۷ جلسہ اور قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھنا اور سیدھے پاؤں کو اس طرح کھڑا رکھنا کہ اس کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۱۸ تَشَهُّد میں اشہدان لا الہ کہتے ہوئے کلمہ کی انگلی لا پراٹھانا اور لا الہ پر جھکا دینا۔

۱۹ قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا۔

۲۰ درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

۲۱ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیرنا۔

(الفتاویٰ العالمگیریہ و عامۃ الکتاب)

## جمعہ کی سنتیں

① جمعہ کے دن یہ کام کرنا: غسل کرنا، اچھے اور صاف کپڑے پہننا، تیل لگانا، خوشبو لگانا، زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا۔

② مسجد میں جلد جانے کی فکر کرنا۔

③ پیدل جانا۔

④ امام کے قریب بیٹھنے کی کوشش کرنا۔

⑤ اگر صفیں پُر ہوں تو لوگوں کی گردنیں ہٹاؤ کر آگے نہ بڑھنا۔

⑥ کوئی فضول کام نہ کرنا، مثلاً اپنے کپڑے یا بالوں سے کھیلنا۔

⑦ خطبہ غور سے سننا۔

⑧ سورہ کہف کی تلاوت کرنا۔

وضاحت: حدیث میں سورہ کہف کی تلاوت پر قیامت کے اندھیروں میں روشنی، گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے تمام صغیرہ گناہوں کی معافی اور دجال کے فتنہ سے محفوظ ہونے کی بشارت ہے۔

⑨ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

⑩ جمعہ کی نماز میں امام کا پہلی رکعت میں سورۃ مَبِیْحِ اسْمِ رَبِّکَ

الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھنا۔

(الدر المختار و عللہ الکتاب)

## عیدین کی سنتیں

- ① نیند سے جلدی بیدار ہو کر صبح کی نماز محلے کی مسجد میں ادا کرنا
- ② غسل کرنا۔
- ③ مسواک کرنا (اگرچہ پہلے وضو کے ساتھ مسواک کر لی ہو)
- ④ اپنے کپڑوں میں سے عمدہ اور صاف ستھرا لباس پہننا۔
- ⑤ خوشبو لگانا۔
- ⑥ عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز (مثلاً کھجور) کھانا اور عید الاضحیٰ میں قربانی کے گوشت سے کھانے کی ابتدا کرنا۔
- ⑦ اپنی مالی حیثیت کے مطابق صدقہ و خیرات کا اہتمام کرنا۔
- ⑧ خوشی اور فرحت کا اظہار کرنا۔
- ⑨ اگر صدقہ فطر (فطرانہ) واجب ہو تو عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا۔
- ⑩ عید گاہ جلدی اور پیدل پہنچنا۔
- ⑪ عید گاہ جاتے ہوئے راستے میں عید الفطر کے دن آہستہ اور عید الاضحیٰ کے دن ہاواز بلند تکبیر تشریق کہنا۔
- تکبیر کے الفاظ یہ ہیں: اللّٰهُ اَكْبَرُ ، اللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، واللّٰهُ اَكْبَرُ ، اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔
- ⑫ عید الفطر کے خطبہ میں صدقہ فطر اور عید الاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی اور تکبیر تشریق وغیرہ کے احکام بیان کرنا۔
- ⑬ عید کی نماز عید گاہ میں ادا کرنا، یعنی بلا عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا۔

۱۲) امام کا پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا۔

۱۵) ایک راستے سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنا۔

(الدر المختار وعلمۃ الکتاب)

## سونے کی سنتیں

۱) سونے سے پہلے بسم اللہ کہتے ہوئے درج ذیل امور انجام دینا:-

(۱) دروازہ بند کرنا۔

(۲) گھر میں مشکیزہ وغیرہ ہو تو اس کا منہ باندھ دینا۔

(۳) برتنوں کو ڈھانک دینا۔

(۴) چراغ بجھا دینا۔

وضاحت: مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ”برتنوں کو ڈھانک دو اور مشکیزوں کا منہ تسمہ سے باندھ دو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے وہ اس برتن پر گزرتی ہے جو ڈھانکا ہوا نہ ہو اور اس مشکیزہ پر گزرتی ہے جس کا منہ بندھا ہوا نہ ہو اس میں اس وباء کا کچھ حصہ ضرور داخل ہو جاتا ہے۔“ پھر فرمایا کہ ”اللہ کا نام لیکر دروازے بند کر دو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور برتنوں کو ڈھانک دو اور ہر موقع پر بسم اللہ پڑھو۔“ دوسری حدیث میں ہے کہ ”شیطان بند دروازہ کو نہیں کھولتا جب کہ اللہ کا نام لیکر بند کیا جائے۔“

سوتے وقت چراغ بجھانے کا بھی حکم فرمایا، جس کی وجہ ایک حدیث میں یہ بتائی ہے کہ شیطان چوہے کو یہ بتا دیتا ہے کہ تو بتی کھینچ کر لیجا (جو آگ لگنے کا ذریعہ

بن جاتا ہے) اور ایک حدیث میں ہے کہ ”بلاشبہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے، جب سونے لگو تو اسے بجھا کر سوؤ“ تاکہ اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔“ (مسلم)

۲ با وضو سونا۔ (مسلم ابوداؤد)

۳ شب خوابی (سونے) کا لباس پہننا۔ (مسلم)

۴ ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگانا۔ (شمائل ترمذی و مشکوٰۃ)

وضاحت: یہ مرد و عورت دونوں کیلئے مسنون ہے۔

۵ سوتے وقت بستر کو تین بار جھاڑنا۔ (بخاری و مسلم)

۶ داہنی کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سونا۔ (ابوداؤد)

وضاحت: پیٹ پر لیٹنا (کہ سینہ زمین کی طرف اور پیٹھ آسمان کی طرف ہو) منع ہے، کیونکہ اس طرح شیطان سوتا ہے۔

۷ سونے سے پہلے سورۃ فاتحہ، آیۃ الکرسی، سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات، سورۃ الم سجدہ، سورۃ ملک، چاروں قل، درود شریف اور تسبیحاتِ فاطمی (یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۳ بار اللہ اکبر) پڑھنا۔ (بخاری و ترمذی ابوداؤد)

۸ سونے کی درج ذیل دعائیں پڑھنا:

☆ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ ، إِنَّ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

ترجمہ: ”اے میرے پروردگار! میں نے آپ کا نام لیکر اپنا پہلو رکھا اور آپ ہی کی قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر آپ (سوتے میں) میرے نفس کو روک لیں (یعنی مجھے موت دیدیں) تو میرے نفس کو بخش دیں، اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑ دیں تو اپنی قدرت کے ذریعے اس کی حفاظت فرمائیں جس قدرت کے ذریعے آپ



اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم و علما الکتاب الحدیث)

☆ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكْ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدَى الْأَعْلَى  
ترجمہ: ”میں نے اللہ کے نام سے اپنا پہلو رکھا (اور اسی کے نام سے اٹھاؤں گا) اے اللہ! آپ میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے شیطان کو مجھ سے دور فرما دیجئے اور میری گردن کو ہر ذمہ داری سے عہدہ برآ فرما دیجئے اور میرے اعمال کے ترازو کا پلہ بھاری فرمائیے اور مجھے بلند و بالا مجلس والوں میں شامل فرمائیے۔“

☆ اللّٰهُمَّ فِئِيْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچائیو، جس دن آپ اپنے بندوں کو (قبروں سے) اٹھائیں گے۔“

☆ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْيٰی

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔“

☆ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَاثِ ظَهَرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنَاجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَرَبِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان آپ کے سپرد کی، اور آپ کی طرف اپنا رخ کیا اور آپ ہی کو اپنا کام سونپا اور میں نے آپ ہی کا سہارا لیا، آپ کی نعمتوں کی رغبت رکھتے ہوئے اور آپ سے ڈرتے ہوئے، آپ کے علاوہ کوئی پناہ کی جگہ اور جائے نجات نہیں ہے، میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے

نازل فرمائی ہے اور میں نے آپ کے رسول کو مانا جسے آپ نے بھیجا ہے۔“  
 ۹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان چیزوں پر آرام کرنا ثابت ہے،  
 لہذا اگر بیت سنت ان چیزوں کا استعمال کیا جائے تو موجب اجر و ثواب ہے:  
 (۱) بوریہ (۲) چٹائی (۳) کپڑے کا فرش (۴) زمین  
 (۵) تخت (۶) چارپائی (۷) چڑا اور کھال۔ (زاد المعاد)  
 ۱۰ اگر کوئی ڈراؤنا خواب نظر آئے اور آنکھ کھل جائے تو درج ذیل  
 دعائیں بار بار پڑھ کر بائیں طرف تھکار دیں اور کروٹ بدل کر سو جائیں:  
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا  
 ترجمہ: ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے اور اس  
 خواب کے شر سے۔“ (مسلم)

## کھانے کی سنتیں

- ۱ کھانے سے پہلے کلائی تک دونوں ہاتھ دھونا۔
- ۲ دسترخوان بچھانا۔ (ترمذی)
- ۳ کھانا کھانے کے لئے اکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے  
 بیٹھنا کہ سرین بھی زمین سے اوپر رہے) یا ایک پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جانا اور  
 دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا یا دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ (مرقاۃ)
- ۴ کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ (بخاری و مسلم)
- ۵ اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بعد میں یاد آنے پر یوں پڑھنا:  
 بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ (ترمذی)

ترجمہ: ”میں نے اس کھانے کے اول میں اور آخر میں اللہ کا نام لیا“

۶ دائیں ہاتھ سے کھانا۔

۷ کھانا ایک قسم کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔ (بخاری و مسلم)

۸ جس کھانے میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے کھانا۔

۹ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا۔ (مسلم)

وضاحت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھانے کے بعد پہلے بیچ کی انگلی، پھر شہادت کی انگلی، پھر انگوٹھا چاٹتے تھے۔

۱۰ پیالہ یا رکابی جس میں کھایا ہوا سے خوب صاف کر لینا۔ (ابن ماجہ)

۱۱ اگر دسترخوان پر لقمہ گر جائے تو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا۔ (مسلم)

۱۲ اگر سالن میں مکھی گر پڑے تو اسے غوطہ دیکر پھینک دینا۔ (بخاری و ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ مکھی کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور یہ پہلے بیماری والے بازو کو ڈالتی ہے اس لئے دوسرے بازو سے اس کا تدارک ہو جائے گا۔

۱۳ کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔ (بخاری و مسلم)

۱۴ کھانا تواضع کے ساتھ کھانا، ٹیک لگا کر نہ کھانا۔ (بخاری و ابوداؤد)

۱۵ کھانے کے بعد یہ دعائیں پڑھنا:

☆ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“ (ترمذی و ابوداؤد)

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ

غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے نصیب کیا بغیر میری قوت اور کوشش کے۔“

☆ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ

ترجمہ: ”اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔“

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهُ وَجَعَلَ لَهُ مَخْرَجًا

ترجمہ: ”سب تعریفیں اُس اللہ ہی کیلئے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور

آسانی سے گلے سے اتارا اور اُس کے (فعلی کے) نکالنے کا راستہ بنایا۔“

① پہلے دسترخوان اٹھا کر پھر خود اٹھنا۔ (ابن ماجہ)

② دسترخوان اٹھانے کی دعا پڑھنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

مُبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنٰی عَنْهُ رَبَّنَا

ترجمہ: ”سب تعریف اللہ کیلئے ہے، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور

بارکت ہو، اے ہمارے رب! ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر، یا بالکل رخصت

کر کے، یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے۔“ (بخاری)

③ کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر کلی کرنا۔ (ابن ماجہ)

④ کسی کی دعوت کھانے کے بعد میزبان کو یہ دعا دینا:

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: ”اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا اُس کو کھلا اور جس نے

مجھے پلایا اس کو پلا۔“ (مسلم)

- ۲۰ دسترخوان زمین اور فرش پر بچھا کر کھانا۔ (مجمع الزوائد)
- ۲۱ کھانے کے درمیان کوئی آجائے تو اسے شرکت کی دعوت دینا۔ (ابن ماجہ)
- ۲۲ ساتھی کھانا کھا رہا ہے تو جتنا ہو سکے اسکے ساتھ کھانا کھاتے رہنا تاکہ وہ پیٹ بھر کر کھالے البتہ اگر کوئی مجبوری ہو تو عذر کر دینا۔ (ابن ماجہ)
- ۲۳ جس خادم نے کھانا پکایا ہے اُس کو کھانے میں شریک کرنا، یا کچھ کھانا اُس کو علیحدہ دے دینا۔ (ابن ماجہ)

## پانی پینے کی سنتیں

- ۱ دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔ (مسلم)
  - ۲ بیٹھ کر پینا۔ (مسلم)
  - ۳ بسم اللہ کہہ کر پینا اور پی کر الحمد للہ کہنا۔ (ترمذی)
  - ۴ تین سانس میں پینا اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔ (مسلم)
  - ۵ پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔
  - ۶ برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔ (ابوداؤد)
  - ۷ مُشک اور کسی بھی ایسے برتن سے منہ لگا کر نہ پینا جس سے یکدم پانی زیادہ آجانے کا احتمال ہو، یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سانپ، بچھو یا کوئی موزی جانور آجائے۔ (بخاری و مسلم)
  - ۸ پانی پینے کے بعد دوسروں کو دینے کی صورت میں پہلے داہنے والے کو دینا پھر اس کے ساتھ والے کو اور پھر اسی ترتیب سے دور ختم ہو۔ (بخاری و مسلم)
- وضاحت: چائے یا شربت پیش کرنے میں بھی یہی تفصیل ہے۔

۹ پلانے والے کا خود آخر میں پینا۔ (ترمذی)

۱۰ پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عُلْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا یَلْنُوْنَا

ترجمہ:- ”سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں میٹھا خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سب اس کو کھارا کڑوا نہیں بنایا۔“

اور دودھ پینے کے بعد یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ:- ”اے اللہ اس میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اور زیادہ عطا فرما۔“ (مشائل ترمذی)

## لباس کی سنتیں

۱ سفید رنگ کا کپڑا پہننا۔

۲ قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ پہنتے وقت پہلے دایاں ہاتھ آستین

میں ڈالنا پھر بایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار ہو تو پہلے دایاں پاؤں

پھر بایاں پاؤں ڈالنا۔ (ترمذی)

۳ قمیص، کرتا یا صدری وغیرہ اتارتے وقت پہلے بایاں ہاتھ آستین

سے نکالنا پھر دایاں ہاتھ، اسی طرح پاجامہ اور شلوار اتارتے وقت پہلے بایاں

پاؤں باہر نکالنا پھر دایاں پاؤں۔ (ترمذی)

۴ پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنوں سے اوپر نصف پنڈلی پر رکھنا۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: حدیث میں شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے کیلئے وعید

دارد ہوئی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، نیز

جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو گا وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

۵) نیا کپڑا پہن کر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ ، اَسْأَلُكَ خَيْرَہٗ وَخَيْرَ

مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہی کے لئے سب تعریف ہے جیسا کہ آپ نے یہ کپڑا مجھے پہنایا، میں آپ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے اور میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جس کیلئے یہ بنایا گیا ہے۔“ (ابوداؤد)

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ كَسٰنِیْ مَا اُوْرِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ

ترجمہ: ”سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے پہنائی مجھے وہ چیز جس کے ذریعے مجھ پاؤں میں اپنا ستر اور زینت حاصل کروں میں اسکے ساتھ اپنی زندگی میں۔“

۱) سفید، سیاہ اور کسی بھی رنگ کا عمامہ (پگڑی) باندھنا۔ (مشکوٰۃ)

۲) عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا۔ (مشکوٰۃ)

۸) جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں پہننا پھر بائیں پاؤں میں اور

اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے اتارنا پھر دائیں پاؤں سے۔ (بخاری و مسلم)

عورتوں کا مسنون لباس: عورتوں کیلئے قمیص یا کرتا پہننے میں سنت یہ ہے کہ اس کے آستین پورے ہاتھ تک ہوں صرف کہنیوں تک نہ ہوں، جو عورتیں کہنیوں تک آستین والی قمیص یا کرتا پہنتی ہیں وہ سخت گنہگار ہوتی ہیں۔ (ایسے لباس میں نماز بھی نہیں ہوتی) اس طرح عورتوں کیلئے یہ بھی ضروری ہے

کہ ایسا لباس نہ پہنیں جس سے بدن کی بناوٹ نظر آئے اور نہ ایسا لباس پہنیں جس میں سے بدن نظر آئے، کیونکہ ایسی عورتوں کے بارے میں حدیث میں شدید وعید مذکور ہے کہ وہ قیامت کے دن ننگی اٹھیں گی۔

## بالوں کی سنتیں

① ایک مُشت یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔ (ترمذی)

وضاحت: ایک مُشت (مُشی) کی مقدار ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کے وجوب پر پوری امت کا اجماع ہے۔

② ایک مُشت ہو جانے کے بعد ڈاڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا، تاکہ خوبصورت ہو جائے۔ (جمع الوسائل)

③ مونچھوں کو کتر وانا اور کتر وانے میں مبالغہ کرنا۔ (ترمذی)

④ مانگ نکالنا۔ (ابن ماجہ)

وضاحت: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ نکالتی تو سر کے بیچ بالوں کو پھاڑ دیتی اور پیشانی کے بالوں کو دونوں آنکھوں کے درمیان کر لیتی۔

⑤ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا۔ (موطا امام مالک)

⑥ سر اور ڈاڑھی میں کنگھا کرنا اور کنگھا کرتے ہوئے پہلے دائیں

جانب سے شروع کرنا۔ (بخاری و ترمذی)

⑦ سر پر سنت کے مطابق بال رکھنا۔ (مشکوٰۃ)



وضاحت: بال رکھنے کے تین طریقے مسنون ہیں:

(۱) آدھے کان تک (۲) کانوں کی لوتک (۳) مونڈھوں کے برابر

ان تینوں کو بالترتیب جُمُہ ، لِمَہ ، وَفَرَّہ کہتے ہیں۔

۸ پورے سر پر بال رکھنا یا پورا سر مُنڈا دینا۔ (شمائل کبریٰ)

وضاحت: اگر بال کٹوانا چاہیں تو پورے سر کے بال ہر طرف سے

برابر کٹوانا جائز ہے۔ لیکن آگے کی طرف سے بڑے رکھنا اور گردن کی طرف

سے چھوٹے کر دینا جس کو ”انگریزی بال“ کہتے ہیں جائز نہیں، اسی طرح سر

کا کچھ حصہ مُنڈا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی ناجائز ہے۔

۹ زیر ناف، بغل اور ناک کے بال صاف کر لینا۔ (بخاری و مسلم)

وضاحت: افضل یہ ہے کہ غیر ضروری بال ہر جمعہ صاف کئے جائیں،

ورنہ دوسرے جمعے، آخری حد چالیس دن ہے، اگر چالیس دن گزر جائیں اور

صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

۱۰ ناخن اور بال کاٹنے کے بعد فتن کر دینا۔ (موطا امام مالک)

۱۱ ڈاڑھی کو مہندی اور دسمہ کا خضاب کرنا یا سفید ہی رہنے دینا۔ (شمائل کبریٰ)

۱۲ عورتوں کا ناخنوں پر مہندی لگانا۔ (ابوداؤد)

## سلام کی سنتیں

۱ ہر مسلمان کو سلام کرنا (خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو)

۲ بچوں کو سلام کرنا۔

۳ اپنی اہلیہ اور محرم خواتین کو سلام کرنا۔

۴ عورتوں کا باہم اور اپنے محرم رشتہ داروں کو سلام کرنا۔

۵ سلام میں پہل کرنا۔

۶ سلام کے الفاظ زبان سے کہنا، ہاتھ سے یا سر سے یا انگلی کے

اشارے سے سلام نہ کرنا۔

وضاحت: البتہ اگر دوسرا شخص اتنے فاصلہ پر ہے کہ وہاں تک آواز نہیں

پہنچتی تو زبان سے سلام کرتے ہوئے ہاتھ سے بھی اشارہ کرے، اسی طرح

جواب دینے والا بھی زبان سے جواب دیتے ہوئے اشارہ کرے۔

۷ آواز بلند سلام کرنا۔

وضاحت: سلام کا جواب دینا اس وقت واجب ہوتا ہے جب دوسرا سن لے،

اسی طرح سننے والے پر واجب ہے کہ جواب اتنی آواز سے دے کہ سلام کرنا والا سن لے۔

۸ سلام ان الفاظ کے ساتھ کرنا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَ

بَرَكَاتُهُ اور جواب میں یوں کہنا: وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

وضاحت: ان الفاظ کے بعد ”ومغفرته ورضوانہ“ کے الفاظ کا اضافہ درست نہیں۔

۹ کوئی شخص دوسرے کا سلام پہنچائے تو اولاً سلام پہنچانے والے کو جواب

دینا، پھر اس غائب کو سلام کا جواب دینا، مثلاً یوں کہنا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ۔

۱۰ سلام کے بعد دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا۔

۱۱ خطوط اور مضامین وغیرہ میں موجود تحریری سلام کا جواب دینا۔

۱۲ اعلیٰ کا ادنیٰ کو سلام کرنا (یعنی سوار کا پیادے کو، چلنے والے کا بیٹھنے

والے کو، تھوڑے آدمیوں کا زیادہ آدمیوں کو اور کم عمر کا بڑی عمر والے کو سلام کرنا)

۱۳ علانیہ گناہ کر نیوالوں کو سلام نہ کرنا۔

۱۴ غیر مسلم کو سلام نہ کرنا۔

وضاحت : غیر مسلم کو سلام کرنے میں ابتدا کرنا جائز نہیں۔ اگر کسی ضرورت سے سلام کرنا پڑے تو یہ الفاظ کہے جائیں : السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الْهُدٰی، اور اگر وہ خود سلام کرے تو جواب میں صرف ”وعلیکم“ کہا جائے۔  
فائدہ : درج ذیل اشخاص کو سلام کرنا مکروہ ہے :-

- (۱) بدعتی پر سلام میں پہل کرنا۔
- (۲) سوئے ہوئے شخص کو۔
- (۳) اس شخص کو جو اونگھ رہا ہو۔
- (۴) تلاوت کر نیوالے کو۔
- (۵) وضو میں مشغول شخص کو۔
- (۶) نماز میں مشغول شخص کو۔
- (۷) وعظ و ذکر میں مشغول شخص کو۔
- (۸) حدیث و خطبہ پڑھنے والے کو۔
- (۹) غیر محرم خواتین کو۔
- (۱۰) بد نظری کر نیوالے کو۔
- (۱۱) بوقت تعلیم (دینی تعلیم دینے والے کو)
- (۱۲) اذان دیتے وقت مؤذن کو۔
- (۱۳) تکبیر کہتے وقت تکبیر کہنے والے کو
- (۱۴) نیگے بدن والے کو۔

(۱۵) قضائے حاجت میں مشغول شخص کو۔

(۱۶) کھانا کھانے والے شخص کو۔

(۱۷) تلاوت، حدیث اور خطبہ سننے والے کو۔

(۱۸) شطرنج، چوسر اور تاش کھیلنے والے کو۔

(۱۹) علمی مذاکرہ اور بحث و مباحثہ میں مشغول حضرات کو۔

(۲۰) جواری، راشی، زانی، شرابی، غیبت کرنیوالے، کبوتر باز، گانا بجانے

والے اور دیگر علانیہ گناہوں میں مبتلا فاسق و فاجر شخص کو۔ (رد المحتار و علامۃ الکتاب)

## میزبانی اور مہمانی کی سنتیں

۱ دعوت قبول کر لینا، خواہ معمولی ہی ہو۔

۲ خلاف شرع امور کی وجہ سے دعوت سے انکار کر دینا۔

وضاحت: مثلاً دعوت دینے والے کی اگر غالب آمدن سود یا رشوت کی ہو تو اس کی دعوت قبول نہیں کرنی چاہئے، اسی طرح اگر وہاں تصویر سازی (تصویریں بنانے اور کھینچنے) یا خلاف سنت کھڑے ہو کر کھلانے کا انتظام کیا گیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

۳ حسب استطاعت تین دن تک مہمان کا اکرام کرنا۔

۴ مہمان کی خدمت خود کرنا۔

۵ مہمان کے ساتھ کھانا کھانا۔

۶ مہمان کو رخصت کرتے ہوئے گھر کے دروازے تک اس کے ساتھ جانا۔

۷ میزبان کے گھر سے رخصت ہونے کے بعد میزبان کی کوتاہیوں کا تذکرہ نہ کرنا۔

فائدہ: دعوت قبول کرنے میں ان باتوں کی نیت کر لینی چاہئے:

(۱) اتباع سنت۔

(۲) مسلمان کا دل خوش کرنا۔

(۳) راہ گزرتے ہوئے لوگوں کو سلام کرنا، سلام کا جواب دینا اور

راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا۔

(۴) جہاں جارہے ہیں وہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا۔

(بخاری ادب المفرد صحیح ابن حبان ابن ماجہ الترغیب والترہیب)

## بیماری اور عیادت کی سنتیں

۱ بیماری کی شفاء میں نظر اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہوئے دوا اور علاج کرنا۔

۲ گلو نجی اور شہد کے ساتھ علاج کرنا۔

۳ علاج کے دوران نقصان پہنچانے والی چیزوں سے پرہیز کرنا

۴ بیمار بھائی کی عیادت کیلئے جانا۔

وضاحت: حدیث شریف میں مریض کی عیادت کیلئے جانے والے

شخص کیلئے ستر ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت کی بشارت آئی ہے۔

۵ مختصر عیادت کرنا، کہ کہیں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے مریض یا اس کے

گھر والوں کو تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔

۶ بیمار کو ہر طرح تسلی دینا اور کوئی ڈر یا خوف والی بات نہ کرنا۔

۷ عیادت کے وقت مریض سے یوں کہنا: لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ  
ترجمہ: ”کوئی حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے والی ہے۔“

۸ عیادت کے بعد مریض کی شفا یابی کیلئے سات مرتبہ یہ دعا پڑھنا:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں جو عظیم ہے اور عرش عظیم کا

رب ہے کہ وہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔“

وضاحت: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کہ ”سات مرتبہ

اس کے پڑھنے سے مریض کو شفاء ہوگی، ہاں اگر اس کی موت ہی آگئی ہو تو

دوسری بات ہے۔“ (بخاری، مشکوٰۃ، ابوداؤد)

## سفر کی سنتیں

۱ جمعرات کے دن صبح کے وقت سفر کرنا۔

۲ سفر کیلئے نکلنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا۔

۳ بلا ضرورت سفر تنہا نہ کرنا، کم از کم دو آدمیوں کا اکٹھے سفر کرنا۔

۴ سفر میں کھانے پینے کا سامان ساتھ رکھنا۔

۵ سفر میں ملتا اور بچنے والی چیز ساتھ نہ رکھنا۔

وضاحت: کیونکہ ان کی وجہ سے شیطان پیچھے لگ جاتا ہے اور سفر کی

برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۶ سفر میں جانیا والے کو ان الفاظ میں رخصت کرنا:

أَسْتَودِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَائِمَ أَعْمَالِكُمْ

ترجمہ: ”میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپ کا دین، آپ کی امانت اور آپ کا آخری عمل۔“

② شرکاء سفر دو سے زائد ہوں تو کسی کو امیر سفر بنانا۔

③ سفر میں جانیا لے سے دعا کی درخواست کرنا۔

④ سفر میں بیوی کو ساتھ رکھنا اور دو سے زائد بیویوں کی صورت میں قرعہ اندازی کرنا۔

⑤ سفر میں یہ چیزیں ساتھ رکھنا: آئینہ، سرمہ دانی، تیل، کنگھا، مسواک،

قینچی، گھجانے کی ایک لکڑی (جس سے بوقت ضرورت بدن گھجایا جاسکے)

⑥ سواری کیلئے رکاب میں پاؤں رکھتے وقت بسم اللہ کہنا۔

⑦ سواری پر سوار ہونے کے بعد پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور پھر یہ دعا پڑھنا:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ۝

ترجمہ: ”پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے تابع بنائی یہ سواری اور نہیں تھے

ہم اس کو قابو کرنے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

⑧ پھر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ بِسْمِ اللّٰهِ وَاعْتَصِمْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ

وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے، میں اللہ کا سہارا لیتا ہوں، میں اللہ پر بھروسہ

کرتا ہوں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔“

☆ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُّ فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْقَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ ہی میرے سفر کے ساتھی ہیں، اور آپ ہی میری

غیر موجودگی میں میرے گھر والوں، میرے مال اور اولاد کے محافظ ہیں۔“

☆ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وُغْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ  
وَسَوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں سفر کی مشقت سے،  
ایسے منظر سے جو غم انگیز ہو، اور اس بات سے کہ جب میں اپنے گھر والوں اور  
مال و اولاد کے پاس واپس آؤں تو بُری حالت میں آؤں۔“

☆ اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَیْنَا هَذَا السَّفَرَ وَاَطْوِ غَنَا بُعْدَهُ  
ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان بنا دیجئے، اور اس کی  
مسافت کو ہمارے لیے لپیٹ دیجئے۔“

☆ اللّٰهُمَّ قِنِّیْ اَسْأَلَکَ فِی سَفَرِیْ هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی  
ترجمہ: ”اے اللہ! میں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کی توفیق  
مانگتا ہوں، اور ایسے عمل کی جس سے آپ راضی ہوں۔“

۱۲ دوران سفر اگر کہیں ٹھہرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو راستہ  
سے ہٹ کر قیام کرنا۔

وضاحت: راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالیں، کہ کہیں آنے جانے والوں کا  
راستہ رُکے اور ان کو تکلیف ہو۔

۱۳ دوران سفر سواری کے بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا اور  
سواری کے نشیب یا پستی میں اترتے وقت سبحان اللہ کہنا۔

وضاحت: بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنے میں یہ حکمت ہے کہ  
بلندی پر ہم اگرچہ بظاہر بلند ہوتے نظر آ رہے ہیں، لیکن اے اللہ! ہم بلند نہیں ہیں  
، بلندی اور بڑائی صرف آپ کیلئے خاص ہے اور پستی میں اترتے وقت سبحان



اللہ کہنا اس لئے ہے کہ ہم پست ہیں، اے اللہ! آپ بستی سے پاک ہیں  
 ۱۶ جس شہر یا گاؤں میں جانے کا ارادہ ہو اس میں داخل ہوتے وقت

پہلے تین باریہ دعا پڑھنا: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا  
 ترجمہ: ”یا اللہ برکت عطا فرما ہمیں اس شہر میں۔“  
 پھر یہ دعائیں پڑھنا:

☆ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَّاها وَ حَيِّنَا اِلٰی اَهْلِهَا وَ حَبِّ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اَلَيْنا  
 ترجمہ: ”یا اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور عزیز کر دیجئے ہمیں

اہل شہر کے نزدیک اور محبت دیجئے ہمیں اس شہر کے نیک لوگوں کی۔“

☆ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الْقَرْیَةِ وَ خَيْرِ اَهْلِهَا

وَ خَيْرِ مَا فِیْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ شَرِّ اَهْلِهَا وَ شَرِّ مَا فِیْهَا

ترجمہ: ”یا اللہ! میں آپ سے اس بستی کی، اس کے رہنے والوں کی اور

اس میں جو کچھ ہے اس کی بھلائی کا طلبگار ہوں، اور اس بستی، اس کے باشندوں

اور اس میں جو کچھ ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۱۷ سفر کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد جلد اپنے گھر لوٹنا۔

۱۸ سفر سے واپسی میں اہل خانہ کیلئے کچھ تحفہ لانا۔

۱۹ وطن کی واپسی پر تیز رفتاری کے ساتھ آنا۔

۲۰ دور دراز کے سفر سے زیادہ مدت کے بعد واپسی کی صورت میں رات

کے بجائے صبح کے وقت گھر میں داخل ہونا۔

۲۱ سفر سے واپسی کی دعا پڑھنا:

اَتَّبِعُونَ تَائِبُونَ غَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

ترجمہ: ”ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اللہ کی بندگی کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔“

۲۱ سفر سے لوٹنے کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں

چا کر دو رکعت نماز پڑھنا۔

(بخاری مجمع الزوائد ابن ابی شیبہ شامل کبریٰ مسند احمد ترمذی ابوداؤد مسند بزار بیہقی کنز العمال)

## نکاح اور رازداری کی سنتیں

۱ اولاد کے جوان ہو جانے کے بعد ان کے رشتہ کرنے میں جلدی کرنا

وضاحت: اولاد میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں شامل ہیں۔

۲ رشتہ کرنے میں حسب و نسب، حسن و جمال اور مال و زر کے

بجائے دینداری کو ترجیح دینا۔

۳ نکاح سادگی کیساتھ کرنا۔

وضاحت: مسنون اور بابرکت نکاح وہ ہے جو سادہ ہو، جس میں

ہنگامہ یا زیادہ تکلفات اور جھجک وغیرہ کے سامان کا جھگڑا نہ ہو۔

۴ جمعہ کے دن مسجد میں اور شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا۔

وضاحت: یہ محض مستحب اور پسندیدہ عمل ہے اس کے علاوہ کسی بھی

مقام اور تاریخ میں نکاح کرنا خلاف سنت نہیں۔

۵ نکاح علانیہ اور سر عام کرنا۔

۶ حسب استطاعت مہر مقرر کرنا۔

② شادی کی پہلی رات بیوی سے تنہائی کے وقت اسکی پیشانی پکڑ

کر یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے اس کی بھلائی اور اس کی عادات و اخلاق کی  
بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس اخلاق و عادات کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں“  
③ بیوی کے ساتھ ہنسی مذاق اور کھیل کود کرنا۔

④ بیوی سے صحبت کے ارادے کے وقت یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا  
ترجمہ: ”میں اللہ کا نام لیکر یہ کام کرتا ہوں، اے اللہ! ہمیں شیطان سے  
بچائیے اور جو اولاد آپ ہمیں عطا کریں اُسے بھی شیطان سے دور رکھیے۔“

اور انزال کے وقت دل میں یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيمَا رَزَقْتَنِي نَصِيبًا  
ترجمہ: ”اے اللہ! جو اولاد آپ مجھے عطا کریں اس میں شیطان کا حصہ نہ رکھیے۔“  
فائدہ: ان دعاؤں کو پڑھ لینے سے جو اولاد ہوگی ان شاء اللہ اُس کو  
شیطان کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

⑤ شب عروسی گزارنے کے بعد ولیمہ کا کھانا کھلانا۔

وضاحت: ولیمہ کیلئے ضروری نہیں کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کر کے  
کھلایا جائے، تھوڑا کھانا حسب استطاعت تیار کر کے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں  
اور دوستوں وغیرہ کو کھلا دینا بھی سنت ادا کرنے کیلئے کافی ہے۔

حدیث میں ہے: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ  
وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ (بخاری: ۷۷۸/۲)

ترجمہ: ”بہت ہی بُرا ولیمہ وہ ہے جس میں مالدار لوگوں کو بلایا جائے  
مگر غرباء و مساکین کو نظر انداز کر دیا جائے۔“

(تہذیبی: فی شعب الایمان، مشکوٰۃ، مرقاۃ، ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، بخاری)

## بچہ پیدا ہونے کے وقت کی سنتیں

① جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں

کان میں اقامت کہنا۔

② جب سات دن کا ہو جائے تو اس کا کوئی اچھا نام رکھنا۔

وضاحت: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ”آدمی اپنے بچے کو  
سب سے پہلا تحفہ نام کا دیتا ہے، اس لئے چاہئے کہ اچھا نام رکھے۔“ ایک دوسری  
حدیث میں ہے کہ ”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آباء (باپ دادا) کے ناموں  
سے پکارے جاؤ گے لہذا اچھے نام رکھو۔“ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے  
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمہارے ناموں میں سے اللہ  
جل شانہ کو سب سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں۔“

ایک حدیث میں فرمایا: سَمُّوْا اَبَاءَ سَمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ (ابوداؤد) یعنی

”پیغمبروں کے ناموں پر اپنے بچوں کے نام رکھو“، لہذا بہتر یہ ہے کہ  
بچوں کے نام انبیاء کرام، صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کے ناموں پر رکھے جائیں۔  
شرکیہ نام اور ایسے نام جن کے معنی صحیح نہیں ہرگز نہ رکھے جائیں۔

وضاحت: بعض لوگ عبدالرحمن، عبدالحق، عبد القدوس جیسے ناموں سے لفظ ”عبد“ کو چھوڑ کر صرف رحمن، خالق، قدوس، رزاق اور غفار، قادر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ اس طرح ”عبد“ کا لفظ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ساتھ دوسروں کو پکارنا ناجائز اور حرام ہے۔

۳) ساتویں دن عقیقہ کرنا۔

وضاحت: ساتویں دن عقیقہ نہ کر سکیں تو چودھویں دن ورنہ اکیسویں دن یا اس کے بعد جب وسعت ہو کر دیں۔

۴) بچے کا سرمونڈ کر بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات کرنا۔

۵) سرمونڈنے کے بعد بچے کے سر میں زعفران یا کوئی سی خوشبو لگانا۔

۶) لڑکے کے عقیقہ میں دو بکرے یا دو بکریاں اور لڑکی کے عقیقہ

کیلئے ایک بکرایا بکری ذبح کرنا۔

۷) کسی بزرگ سے چھو ہارہ چبوا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یا چٹانا

اور برکت کی دعا کرانا۔

وضاحت: اس عمل کو ”تحیک و تبریک“ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بچے لائے جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے تو ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں تو آپ نے یہی عمل فرمایا۔

۸) جب بچہ سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز و دیگر دین کی باتیں سکھانا اور دس برس کا ہو جائے تو سختی سے ڈانٹ کر نماز پڑھوانا اور ضرورت پیش آئے تو سزا دینا، تاکہ نماز کا عادی ہو جائے۔

حنبیہ : آج کل لاڈ پیار میں بچوں کو بگاڑا جا رہا ہے اور یوں کہہ کر اپنے آپ کو تسلی دی جاتی ہے کہ ”ابھی تو بچہ ہے، بڑا ہو کر صحیح ہو جائیگا۔“ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر بنیاد ٹیڑھی ہو جائے تو اس پر تعمیر ہونیوالی عمارت ٹیڑھی ہی ہوگی، اس لئے ابتدا سے ہی اولاد کو اخلاقِ حسنہ سے مزین کرنا چاہئے ورنہ بعد میں پچھتاوا ہوگا۔“ (ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ بخاری و مسلم)

## موت اور اس کے بعد کی سنتیں

① جب یہ معلوم ہونے لگے کہ موت کا وقت قریب ہے تو اس وقت جو لوگ وہاں موجود ہوں اس کا منہ قبلہ کی طرف پھیر دیں اور کلمہ کی تلقین کریں۔ (یعنی وہاں موجود لوگ یا ان میں سے کوئی ایک اس کے ایک بار کلمہ پڑھنے تک اونچی آواز سے کلمہ پڑھتے رہیں)

② جب موت قریب معلوم ہو تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَالْحَقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى

ترجمہ : ”اے اللہ! مجھے بخش دیجئے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے اوپر

والے ساتھیوں میں پہنچا دیجئے۔“

③ جب روح نکلنے کے آثار محسوس ہوں تو یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ اَعِنِّيْ عَلَى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكْرَاتِ الْمَوْتِ

ترجمہ : ”اے اللہ! موت کی سختیوں کے موقع پر میری مدد فرما۔“

④ موت واقع ہو جانے کے بعد اہل تعلق کا یہ دعا پڑھنا:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَأُخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا

ترجمہ: ”پیشک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف  
لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس  
کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔“  
۵) روح نکل جانے کے بعد میت کی آنکھیں بند کرنا۔

۶) میت کو تخت پر رکھنے کیلئے اٹھاتے وقت اور جنازہ اٹھاتے وقت  
بسم اللہ کہنا۔

۷) میت کی تدفین میں جلدی کرنا۔

۸) میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ دعا پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ”اللہ کا نام لیکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر رکھتا ہوں۔“

۹) میت کو قبر میں دھنی کروٹ پر اس طرح لٹانا کہ پورا سینہ قبلہ کی  
طرف ہو اور پشت قبر کی دیوار کی طرف ہو۔

وضاحت: آج کل لوگ صرف منہ قبلہ کی طرف کر کے میت کو اس طرح  
چت لٹاتے ہیں کہ سینہ آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ یہ بالکل خلاف سنت ہے۔

۱۰) تدفین سے فراغت کے بعد میت کیلئے استغفار کرنا اور مُنْكَرِ نَکِیْر  
کے جواب میں اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرنا۔

وضاحت: تدفین کے بعد میت کیلئے قبلہ رُو ہو کر دعا کرنا مسنون ہے،  
لیکن نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا (جو کہ رائج ہے) بدعت ہے۔

(ترمذی مستدرک حاکم بخاری و مسلم ابن ابی شیبہ ابن ماجہ حاکم و الطحاوی)

## میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ

میت کو سنت کے مطابق غسل دینے میں جو مراحل پیش آتے ہیں انہیں بالترتیب تحریر کیا جاتا ہے:

① پہلا مرحلہ : میت کو جس تختہ پر غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ لوہان کی دھونی دینی چاہئے پھر میت کو اس پر اس طرح لائیں کہ قبلہ اس کی دائیں طرف ہو۔ لیکن اگر اس طرح کرنے میں دشواری ہو تو پھر جس طرف چاہیں لٹا دیں۔

② دوسرا مرحلہ : پھر میت کے بدن کے کپڑے (کرتہ، شیروانی، بنیان وغیرہ) چاک کر لیں اور تہبند اس کے ستر پر ڈال کر اندر ہی اندر وہ کپڑے اتار لیں۔ یہ تہبند لمبائی میں ناف سے پنڈلی تک اور موٹے کپڑے کا ہونا چاہئے کہ گیلا ہونے کے بعد اندر کا بدن نظر نہ آئے۔

③ تیسرا مرحلہ : ناف سے لے کر زانو تک میت کا بدن دیکھنا جائز نہیں ایسی جگہ ہاتھ لگانا بھی ناجائز ہے میت کو استنجاء کرانے اور غسل دینے میں اس جگہ کیلئے دستانے پہننا چاہئیں یا کپڑا ہاتھ پر لپیٹ لینا چاہئے کیونکہ جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی دستانوں کے بغیر ہاتھ لگانا جائز نہیں۔ اور نگاہ ڈالنا بھی ناجائز ہے۔

غسل شروع کرنے سے پہلے بائیں ہاتھ میں دستانہ پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجاء کرائیں اور پھر پانی سے پاک کریں۔



۴ چوتھا مرحلہ : پھر میت کو وضو کرائیں۔ لیکن وضو میں گنور (پہنچوں) تک ہاتھ نہ دھلائیں، نہ کلی کرائیں اور نہ ناک میں پانی ڈالیں۔ بلکہ روئی کا پھایا تر کر کے ہونٹوں، دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیر کر پھینک دیں اسی طرح یہ عمل تین دفعہ کریں۔ پھر اسی طرح ناک کے دونوں سوراخوں کو روئی کے پھائے سے صاف کریں۔

وضاحت : یاد رہے کہ اگر انتقال ایسی حالت میں ہوا ہو کہ میت پر غسل فرض ہو (مثلاً کسی شخص کا جنابت کی حالت میں، یا کسی عورت کا حیض و نفاس کی حالت میں انتقال ہو جائے) تو بھی منہ اور ناک میں پانی ڈالنا درست نہیں ہے البتہ دانتوں اور ناک میں ترکیڑا پھیر دیا جائے تو بہتر ہے مگر ضروری نہیں ہے۔ پھر ناک منہ اور کانوں میں روئی رکھ دیں تاکہ وضو اور غسل کے دوران پانی اندر نہ رہ جائے۔ پھر منہ دھلائیں، پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھلائیں پھر سر کا مسح کرائیں، پھر تین دفعہ دونوں پیر دھلائیں۔

۵ پانچواں مرحلہ : جب وضو مکمل ہو جائے تو سر کو (اور اگر مرد ہو تو داڑھی کو بھی) گل خیرو، یا عظمیٰ، یا کھلی، یا بیسن یا صابن وغیرہ سے مل کر دھو دیں۔ ۶ چھٹا مرحلہ : پھر اسے بائیں کروٹ لٹائیں اور پیری کے پتوں میں پکایا ہوا نیم گرم پانی دائیں کروٹ پر تین دفعہ سر سے پاؤں تک اتنا ڈالیں کہ نیچے کی جانب بائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۷ ساتواں مرحلہ : پھر دائیں کروٹ لٹا کر اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ اتنا پانی ڈالیں کہ نیچے کی جانب دائیں کروٹ تک پہنچ جائے۔

۸ آٹھواں مرحلہ : اس کے بعد میت کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلانے کے قریب کر دیں اور اس کے پیٹ کو اوپر سے نیچے کی طرف سے آہستہ آہستہ ملیں اور دبائیں۔ اگر کچھ فضلہ (پیشاب، یا پاخانہ وغیرہ) خارج ہو تو صرف اسی کو پونچھ کر دھو دیں، وضو اور غسل دہرانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس ناپاکی کے نکلنے سے میت کے وضو اور غسل میں کوئی نقصان نہیں آتا۔

۹ نواں مرحلہ : پھر اسے بائیں کروٹ پر لٹا کر دائیں کروٹ پر کافور ملا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ خوب بہا دیں کہ نیچے بائیں کروٹ بھی خوب تر ہو جائے۔ پھر دہراستانہ پہن کر سارا بدن کسی کپڑے سے خشک کر کے دوسرا تہبند بدل دیں۔

۱۰ دسواں مرحلہ : پھر چار پائی پر کفن کے کپڑے اس طریقے سے اوپر نیچے بچھائیں جو آگے کفن پہنانے کے مسنون طریقہ میں لکھا آ رہا ہے پھر میت کو آرام سے غسل کے تختے سے اٹھا کر کفن کے اوپر لٹا دیں اور ناک، کان اور منہ سے روئی نکال دیں۔ (تفہیم الفقہ و عامۃ الکتاب)

## مسنون کفن کی مقدار

مرد کا مسنون کفن : مرد کے کفن کے مسنون کپڑے تین ہیں :

(۱) اِزار : سر سے پاؤں تک لمبی چادر۔

(۲) لِفافہ : اسے چادر بھی کہتے ہیں جو ازار سے لمبائی میں تقریباً

ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ ہو۔

(۳) گرتہ : (بغیر آستین اور بغیر گلی کے) اسے قمیص یا کفن بھی کہتے

ہیں، یہ گردن سے پاؤں تک ہو۔

عورت کا مسنون کفن: عورت کے کفن کے مسنون کپڑے پانچ ہیں:

(۱) ازار: سر سے پاؤں تک۔ (مردوں کی طرح)

(۲) لفافہ: ازار سے لمبائی میں ایک ذراع (ڈیڑھ فٹ) زیادہ۔

(۳) کرتہ: بغیر آستین اور گلی کا کرتہ جو پاؤں سے گردن تک ہو۔

(۴) سینہ بند: بغل سے رانوں تک ہو تو زیادہ اچھا ہے ورنہ ناف تک

بھی درست ہے اور چوڑائی میں اتنا ہو کہ بندھ جائے۔

(۵) سر بند: اسے حمار یا اوڑھنی بھی کہتے ہیں، یہ تین ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔

خلاصہ: عورت کے کفن میں تین کپڑے تو بعینہ وہی ہیں جو مرد کیلئے

ہوتے ہیں، البتہ دو کپڑے زائد ہیں: سینہ بند اور سر بند۔

## مرد کی تکفین کا مسنون طریقہ

مرد کو کفن آنے کا طریقہ یہ ہے کہ چار پائی پر پہلے لفافہ بچھا کر اس پر ازار بچھا دیں، پھر کرتہ (قمیص) کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی حصہ سمیٹ کر سر ہانے کی طرف رکھ دیں پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس کے بچھے ہوئے کفن پر لٹا دیں، اور قمیص کا جو نصف حصہ سر ہانے کی طرف رکھا تھا اس کو سر کی طرف الٹ دیں کہ قمیص کا سوراخ (گریبان) گلے میں آ جائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں، جب اس طرح قمیص پہنا چکیں تو غسل کے بعد جو تہ بند میت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال لیں اس کے سر، داڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں یا دے رہے کہ مرد کو زعفران نہیں لگانا چاہئے پھر پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر (یعنی جن اعضاء پر آدمی سجدہ کرتا ہے) کا فورل دیں۔

اس کے بعد ازار کا بایاں کنارہ میت کے اوپر لپیٹ دیں پھر اس کے اوپر دایاں کنارہ لپیٹ دیں تاکہ دایاں کنارہ اوپر رہے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹ دیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے پھر کپڑے کی دھجی (کتر) لیکر کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ سے کمر کے نیچے کو بھی ایک دھجی کال کر باندھ دیں، تاکہ ہوا سے یا ملنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

## عورت کی تکفین کا مسنون طریقہ

عورت کیلئے پہلے لفافہ بچھا کر اس پر سینہ بند اور اس پر ازار بچھائیں، پھر قبض کا نچلا نصف حصہ بچھائیں، اور اوپر کا باقی نصف حصہ سمیٹ کر سر ہانے کی طرف رکھ دیں، پھر میت کو غسل کے تختے سے آرام سے اٹھا کر اس بجھے ہوئے کفن پر لٹا دیں اور قبض کا جو نصف حصہ سر ہانے کی طرف رکھا تھا اس کو اس طرح سر کی طرف الٹ دیں کہ قبض کا سوراخ (گریبان) گلے میں آ جائے اور پیروں کی طرف بڑھا دیں جب اس طرح قبض پہنا چکیں تو جو تہ بند غسل کے بعد عورت کے بدن پر ڈالا گیا تھا وہ نکال دیں اور اس کے سر پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دیں اور عورت کو زعفران بھی لگا سکتے ہیں۔

پھر اعضائے سجدہ (پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں) پر کافور مل دیں، پھر سر کے بالوں کو دو حصے کر کے قبض کے اوپر سینے کی طرف ڈال دیں، ایک حصہ دہنی طرف اور دوسرا باہنی طرف، پھر سر بند یعنی اوڑھنی سر پر اور بالوں پر ڈال دیں، ان کو باندھنا یا لپیٹنا نہیں چاہئے۔

اس کے بعد میت کے اوپر از اس طرح لپیٹیں کہ بایاں کنارہ نیچے اور دایاں کنارہ اوپر رہے، سر بند اس کے اندر آ جائیگا۔ اس کے بعد سینہ بند سینے کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں باندھیں، پھر لفافہ اس طرح لپیٹیں کہ بایاں پلہ نیچے اور دایاں اوپر رہے، اس کے بعد (دھجی) کتر سے کفن کو سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں اور بیچ میں کمر کے نیچے کو بھی ایک بڑی دھجی نکال کر باندھ دیں تاکہ ہلنے جلنے سے کھل نہ جائے۔

## نماز جنازہ کی سنتیں

- ۱ امام کا میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا، خواہ میت مذکر ہو یا مؤنث۔
- ۲ پہلی تکبیر کے بعد ثناء پڑھنا۔
- ۳ دوسری تکبیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا
- ۴ تیسری تکبیر کے بعد میت کیلئے دعا کرنا۔ (رد المحتار روعانۃ الکتاب)

## متفرق سنتیں

- ۱ قیلولہ کرنا (یعنی دوپہر کے وقت کچھ دیر کیلئے لیٹ جانا، خواہ نیند آئے یا نہ آئے)۔
- ۲ سزکہ استعمال کرنا۔
- فائدہ: حدیث کی رو سے سرکہ مستقل سالن ہے۔ لہذا جس گھر میں سرکہ ہو اس میں مزید سالن کی ضرورت نہیں۔
- ۳ شام ہو جانے کے بعد بچوں کو باہر نہ نکلنے دینا۔

وضاحت: حدیث میں ہے کہ شام کے بعد شیطان کا لشکر زمین پر پھیلتا ہے۔ اگر بچوں کو کسی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو انہیں یہ دعا پڑھ کر نکلنے کی تاکید کی جائے: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: ”میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، طاقت و قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“ بچے خود نہ پڑھ سکیں تو بڑے یہ دعا پڑھ کر ان کے ساتھ نکلیں۔ ان شاء اللہ اس دعا کی برکت سے وہ شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

#### ۴) تکیہ استعمال کرنا۔

وضاحت: مطلقاً تکیہ کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ البتہ اگر کوئی مزید سنت پر عمل کرنے کی نیت سے ایسا تکیہ استعمال کرے جس میں کسی درخت بالخصوص کھجور کی چھال بھری ہوئی ہو تو وہ زیادہ موجب اجر و ثواب ہے۔

#### ۵) مرد کیلئے ساڑھے چار ماشہ کی مقدار چاندی کی انگوٹھی پہننا۔

وضاحت: اس سے زیادہ وزن کی انگوٹھی پہننا مرد کیلئے جائز نہیں، اسی طرح ایک سے زائد انگوٹھیاں پہننا بھی ناجائز اور خلاف شریعت ہے۔

#### ۶) دینی لحاظ سے کسی بڑی شخصیت کے آنے پر تعظیماً کھڑا ہونا۔

فائدہ: لیکن کسی کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کیلئے کھڑے ہوں۔

#### ۷) کسی مجلس میں جانے کے بعد جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جانا۔

وضاحت: لیکن اگر وہاں جگہ نہ ہو تو مجلس میں پہلے سے موجود لوگوں کیلئے مسنون یہ ہے کہ وہ ذرا مل جل کر بیٹھ جائیں اور آنے والے کیلئے جگہ بنادیں۔

۸ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے قبل صاحب خانہ سے اجازت لیں۔

وضاحت: اجازت لینے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازہ کے باہر السَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہیں، پھر اجازت مانگیں: ”کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟“ اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک، ورنہ دوسری اور تیسری دفعہ بھی اسی طرح اجازت مانگیں اگر اب بھی اجازت نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

۹ عشاء کے بعد جلد سونا اور صبح جلد بیدار ہو جانا۔

۱۰ صبح بوقت تہجد مرغ کی بانگ سن کر اٹھنا۔

۱۱ ہر ہفتے، ورنہ پندرہ دن بعد ناخن کاٹنا۔

وضاحت: ناخن کاٹنے کی کوئی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اس بارے میں جو بعض روایات نقل کی جاتی ہیں وہ بھی ثابت نہیں ہیں۔ بعض کتب میں یہ ترتیب درج ہے کہ دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کر کے چھنگلیا (سب سے چھوٹی انگلی) تک لے جائے، پھر بائیں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے تک لے جائے اور آخر میں دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن کاٹے۔ لیکن یہ ترتیب کسی حدیث سے ثابت نہیں، کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر اس ترتیب کو مسنون نہ سمجھے۔

۱۲ اپنے ہاتھ کی کمائی کھانا۔

۱۳ ضرورت سے بازار جانا اور خرید و فروخت کرنا۔

۱۴) ایک دام میں فروخت کرنا۔

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم خریدنا چاہو تو وہ دام لگاؤ جو تم دینا چاہتے ہو خواہ وہ دے یا نہ دے، اسی طرح جب فروخت کرنا چاہو تو وہی بھاؤ کہو جو تم چاہتے ہو خواہ ملے یا نہ ملے۔“

۱۵) حد یہ قبول کرنا۔

وضاحت: ہدیہ خوشی اور محبت والفت کی زیادتی کیلئے پیش کیا جاتا ہے، جس کا مقصد مسلمان کی خوش دلی اور اس کی دعا کا استحقاق ہے اور یہ مطلوب ہے، اسی وجہ سے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہدیہ سے خوش ہوتے اور اسے قبول فرماتے۔

۱۶) حد یہ پیش کرنے والے کو حد یہ دینا۔

۱۷) حد یہ پیش کرنے پر یہ دعا دینا: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا

فائدہ: حد یہ کے بعض آداب یہ ہیں:

(۱) حد یہ مناسبت پیدا ہو جانے کے بعد دینا بہتر ہے۔

(۲) حد یہ ہر قسم کی دینی و دنیوی غرض سے خالی ہو۔

(۳) حد یہ دینے میں مہدی الیہ (جس کو حد یہ دیا جائے) کے مزاج

کی مکمل رعایت رکھی جائے۔

(۴) حد یہ دینے میں زیادہ تکلف نہ ہو، بلکہ کم سے کم مقدار میں بھی

حد یہ دیا جاسکتا ہے۔

(۵) حد یہ بصورت نقد دینا، یہ حد یہ کی سب سے بہتر صورت ہے کیونکہ

اس میں ایک تو اخفاء ہے، دوسرا یہ کہ یہ نافع بھی زیادہ ہے اس لئے کہ نقد رقم سے



ہر قسم کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے اور اگر فی الحال کوئی ضرورت نہیں تو نقد رقم آئندہ ضرورت کیلئے بھی محفوظ رکھی جاسکتی ہے۔

۱۸ گھوڑے، اونٹ، خچر اور گدھے پر سواری کرنا۔

۱۹ بکریاں پالنا۔

۲۰ بکریاں چراانا۔

۲۱ چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلنا اور ان سے مزاح کرنا۔

۲۲ بیوی سے مزاح کرنا۔

۲۳ دلجوئی کی غرض سے اپنی اہلیہ کیساتھ دوڑ لگانا۔

وضاحت: بشرطیکہ وہ جگہ ایسی ہو جس میں بے پردگی کا خطرہ نہ ہو۔

۲۴ گوٹ لگا کر بیٹھنا (یعنی گھٹنوں کو کھڑا کر کے سرین کے بل بیٹھنا

جس میں پنڈلیوں پر دونوں ہاتھوں سے حلقہ بنا لیا جائے یا ہاتھوں کے بجائے

کمر اور پنڈلیوں پر کپڑا پیٹ لیا جائے)

فائدہ: یہ تواضع اور مسکنت کی نشاۃ ہے، اس لئے حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم بھی اکثر اسے اختیار فرماتے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی۔

۲۵ خوشبو استعمال کرنا۔

۲۶ گھریلو کام خود انجام دینا۔

۲۷ چڑے کے موزے پہننا اور ان پر مسح کرنا۔

۲۸ بارش کے وقت کپڑے اتار کر بارش کی بوندوں کو اپنے بدن پر لینا۔

۲۹ اولاد سے محبت و شفقت کا اظہار اور اس کا بوسہ لینا۔

۳۰ اپنے ذلتی، گھریلو اور انتظامی امور میں سمجھدار اور دیندار لوگوں سے مشورہ کرنا۔

وضاحت: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مشورہ کا صریح حکم دیا ہے، سورۃ شوریٰ میں مومنین کا طین کے اوصاف کو ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ ترجمہ ”ان کے امور مشورہ سے طے ہوتے ہیں“۔ اس سے معلوم ہوا کہ باہمی امور میں مشاورت کامل ایمان کی علامت اور پہچان ہے، جبکہ ان کے مقابلہ میں ”جابرہ“ اور متکبرین کا طریقہ یہ ہے کہ وہ خود اپنے آپ کو سب سے زیادہ صاحب الزائے اور عقلمند سمجھ کر بلا مشورہ اپنے امور انجام دیتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مشورہ کا حکم دیا گیا، چنانچہ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے: ﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ ترجمہ: ”اور ان صحابہ کرام سے مشورہ کرتے رہا کیجئے امور میں“ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے قیدیوں کے متعلق صحابہ کرام سے مشورہ کیا، اسی طرح غزوہ خندق اور صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہتمام سے مشورہ کیا۔ آپ کے بعد خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم بھی اسی نقش قدم پر گامزن رہے، حتیٰ کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ معمولی معمولی امور میں بھی اصغر تک سے مشورہ فرماتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے کسی کام کے کرنے میں کسی مسلمان سے مشورہ کیا، اللہ تعالیٰ اچھے راستہ کی جانب اس کی رہنمائی فرمائیں گے“ (مطلب یہ ہے کہ جو مشورہ سے اپنے اہم امور کو انجام دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے خیر اور بھلائی کا راستہ کھول دیتے ہیں اور اس میں وہ نقصان نہیں اٹھاتا)

حضرت حسن بھری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”جب کوئی قوم مشورہ

سے کام کرتی ہے تو ضروران کی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کی جاتی ہے۔“  
 بڑوں کی طرح اپنے کم عمروں سے مشورہ کرنا بھی سنت ہے۔ ابن شہاب زہری  
 رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو کسی معاملہ میں  
 ضرورت پڑتی تو جوانوں کو بلا کر مشورہ کرتے اور ان کی تیزی عقل سے فائدہ اٹھاتے۔  
 وضاحت: واضح رہے کہ مشورہ کا حکم ہر موقع پر نہیں، بلکہ مشورہ صرف ان  
 ہی چیزوں میں ہے جن کے بارے میں قرآن و حدیث کا واضح قطعی حکم موجود نہ ہو  
 ۔ مثلاً علم دین حاصل کرنے کا مشورہ نہ کیا جائے، ہاں! یہ مشورہ کر سکتے ہیں کہ علم  
 دین کہاں حاصل کیا جائے؟ اور اس کی کیا صورت و ترتیب اختیار کی جائے؟

❶ چھینک آنے پر ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہ“ اس کے جواب میں ”یُرَحِّمُکَ  
 اللہ“ اور جواب دینے والے کو ”یَهْدِیْکُمُ اللہ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُم“ کہتا۔  
 ❷ جمائی آنے کے وقت منہ کو بند کرنے کی کوشش کرنا، منہ پر ہاتھ رکھ لینا۔  
 وضاحت: اگر جمائی نماز کے اندر حالت قیام میں آئے تو دائیں ہاتھ کی  
 پشت منہ پر رکھیں اور بقیہ اوقات میں بائیں ہاتھ کی پشت۔

فائدہ: جمائی روکنے کے نسخے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمائی کو  
 روکنے کی کوشش کرنے کا حکم فرمایا ہے، جمائی کو روکنے کے نسخے یہ ہیں:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور سے جمائی رک جاتی ہے۔

(۲) نچلے ہونٹ کو اوپر کے دانت سے ذرا سا چبا لیں۔

(۳) نچلے اور اوپر کے دانتوں سے زبان کو ذرا کاٹیں۔

(۴) نیچے اور اوپر کی ڈاڑھوں کو ملا کر زور سے بھینچیں۔

- ۳۱ برے ناموں کو اچھے ناموں سے بدلنا۔
- ۳۲ قرآن مجید کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرنا۔
- ۳۳ دوسروں سے قرآن مجید سنانے کی فرمائش کرنا۔
- ۳۴ رمضان المبارک میں کثرت سے تلاوت کا اہتمام کرنا۔
- ۳۵ رمضان المبارک میں قرآن مجید کا دوڑ کرنا۔ (یعنی ایک دوسرے کو قرآن مجید سنانا)

- ۳۸ گھروں میں مساجد (جائے نماز) بنانا۔
  - ۳۹ نوافل گھر میں ادا کرنا۔
  - ۴۰ نیک عمل میں دوام اور ہمیشگی اختیار کرنا۔
  - ۴۱ تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا۔
  - ۴۲ بھولنے کے اندیشہ سے انگلی وغیرہ میں کوئی نشان لگا لینا۔
- وضاحت: پرانے زمانے میں یہ طریقہ رائج تھا، اس کی جگہ اب یادداشت کے طور پر لکھ لیا جاتا ہے، اس زمانہ میں چونکہ لکھنا پڑھنا کم تھا اس لئے یہ طریقہ تھا۔
- ۴۳ ہر اسلامی ماہ کا چاند دیکھنا، بالخصوص ۲۹ شعبان کو رمضان کے چاند دیکھنے کا اہتمام کرنا۔

- ۴۴ انطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا۔
- ۴۵ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مردوں اور عورتوں کا اعتکاف کرنا (مرد مساجد میں اور خواتین گھر کی جائے نماز میں اعتکاف کا اہتمام کریں)
- ۴۶ اعتکاف کی جگہ چادریں لٹکانا اور بستر لگانا۔

۴۷ ایام بیض، یعنی ہر اسلامی ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ اور روزہ رکھنا۔

۴۸ عاشورہ، یعنی محرم کی دسویں تاریخ اور اسکے ساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا روزہ رکھنا۔

۴۹ شوال کے چہ روزے رکھنا۔

وضاحت: شوال کے چہ روزے مسلسل رکھنے ضروری نہیں، بلکہ پورے ماہ میں جس ترتیب سے چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

۵۰ عشرہ ذی الحجہ کے روزے، بالخصوص یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے روزہ کا اہتمام کرنا۔

۵۱ سفر و حضر میں عصا (لاٹھی) کا استعمال کرنا۔

وضاحت: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عصا کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”اس میں چھ خصوصیتیں ہیں:

(۱) انبیاء کی سنت۔

(۲) صلحاء کی زینت۔

(۳) منافقین کیلئے باعثِ غم۔

(۴) دشمنوں پر ہتھیار۔

(۵) کمزوروں اور ضعیفوں کا معاون۔

(۶) زیادتی طاعات۔“

علامہ قرطبی رحمہ اللہ نے اس کے فوائد کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ”مومن کے پاس جب عصا ہوتا ہے تو اس سے شیطان بھاگتا ہے، فاجر اور

منافق اس سے خوف کھاتے ہیں، نماز پڑھے تو قبلہ ہو جاتا ہے، تھک جائے تو قوت کا باعث ہوتا ہے۔“ مزید ذکر فرمایا: حجاج نے ایک اعرابی سے (جس کے ہاتھ میں عصا تھا) پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”عصا ہے، جس میں نماز کے وقت سترہ بنا لیتا ہوں، اپنے جانوروں کو ہانکتا ہوں، سفر میں اس سے قوت حاصل کرتا ہوں (اسکے سہارے چلتا ہوں)، چلنے میں اس کا سہارا لیکر قدم بڑھاتا ہوں، اسکے سہارے نہر میں چھلانگ لگاتا ہوں، گرنے پھسلنے سے محفوظ رہتا ہوں، دھوپ کے وقت کپڑے ڈال کر سایہ کر کے دھوپ سے بچتا ہوں، اس سے دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں، کانٹے والے کتے سے حفاظت حاصل کرتا ہوں۔“

۵۲ جب بچوں کی عمریں 10 سال کی ہو جائیں تو بھائی بہنوں کے بڑا لگ کر دینا۔

۵۳ نماز کیلئے گھر سے وضو کر کے مسجد جانا۔

۵۴ رات کو سونے سے پہلے بیوی، بچوں کو نصیحت آمیز کہانیاں سنانا اور ان سے خوش طبعی کی باتیں کرنا۔

۵۵ سواری پر اس کے مالک کو آگے بیٹھنے کیلئے کہنا اور اس کی واضح اجازت کے بغیر آگے نہ بیٹھنا۔

۵۶ موسم کا پہلا اور نیا پھل آنکھوں اور پھر لبوں (ہونٹوں) سے لگا کر یہ دعا پڑھنا:

اللَّهُمَّ كَمَا أَرَيْتَنَا أَوَّلَهُ فَأَرِنَا آخِرَهُ

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے ہمیں (اس موسم کا) پہلا پھل دکھایا (اور عنایت فرمایا) اسی طرح اس کا آخری پھل بھی دکھائیے (اور عنایت فرمائیے) گا۔  
اور پھر یہ نیا پھل پاس بیٹھے ہوئے کسی بچے کو دیدینا۔

۵۷ تیز رفتاری اور چستی کے ساتھ چلنا۔

۵۸ کبھی کبھار نیچے پاؤں چلنا۔

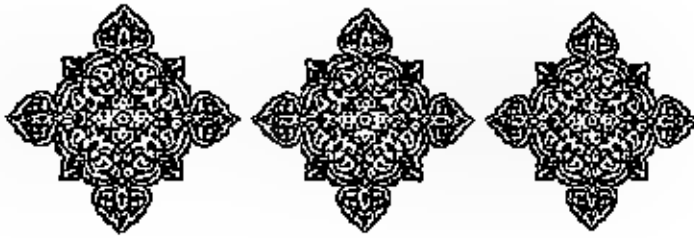
۵۹ عبرت و موعظت یا اہل قبرستان کے حق میں دعا کرنے کی نیت

سے وقتاً فوقتاً قبرستان میں حاضری دینا۔

۶۰ جنازہ تیز قدموں کے ساتھ لے چلنا۔

(بیہقی، فی شعب الایمان، ترمذی، شمائل کبریٰ، بخاری و مسلم، ابن ماجہ، سیل الہدٰی،

الترغیب، زاد المعاد، سیرۃ الشامی، ابن سعد، شمائل ترمذی)



## خلاف سنت امور کا بیان

- ① کھڑے ہو کر کھانا۔
  - ② بائیں ہاتھ سے کھانا، پینا۔
  - ③ میز یا ٹیبل پر کھانا۔
  - ④ کرسی پر کھانا۔
  - ⑤ جوتے پہن کر کھانا کھانا۔
  - ⑥ رکابی میں سالن وغیرہ اتنی مقدار میں چھوڑ دینا جو دوسرے کے استعمال میں بھی نہ آ سکے۔
- وضاحت: آجکل لوگ بوتل پی کر یا چائے پی کر ایک آدھ گھونٹ چھوڑ دیتے ہیں، اسی طرح کھانے کی اشیاء بھی ذرا سی مقدار بچا کر ضائع کر دیتے ہیں یہ نعمتوں کی ناقدری اور سنت کی خلاف ورزی ہے۔
- ⑦ تیز گرم کھانا۔
- وضاحت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز گرم کھانے سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ وہ معتدل ہو جائے۔ البتہ چائے اس ممانعت سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اس کا گرم ہی پینا نافع ہے۔
- ⑧ غٹ غٹ پینا۔



- ۹ برتن میں پھونک مارنا۔
- ۱۰ برتن میں سانس لینا۔
- ۱۱ سونے چاندی کے برتن میں پینا۔
- ۱۲ بالوں کو خشک اور پراگندہ رکھنا۔
- ۱۳ فخرانہ لباس پہننا۔
- ۱۴ باریک لباس پہننا۔
- ۱۵ پیٹ کے بل سونا۔
- ۱۶ مکان میں تنہا سونا۔
- ۱۷ خطرہ کی جگہ سونا، مثلاً منڈیر کی چھت پر سونا۔
- ۱۸ آلودہ ہاتھوں کو دھوئے بغیر کھانا کھانا۔
- ۱۹ ممنوع اوقات میں (یعنی نماز فجر کے بعد سورج طلوع ہونے تک، عصر کے بعد اور مغرب کے بعد) سونا (الّا یہ کہ معذور یا مریض ہو)
- ۲۰ انگریزی بال رکھنا۔
- ۲۱ مسنون مقدار سے زائد بڑے بال رکھنا۔
- وضاحت: مسنون مقدار کی وضاحت ”بالوں کی سنتیں“ کے ضمن میں صفحہ نمبر ۴۰ پر گزر چکی ہے۔
- ۲۲ مصنوعی بال لگانا۔
- ۲۳ کھیل کیلئے پرندے پالنا۔
- ۲۴ خطوط و مراسلات میں بسم اللہ کی جگہ ۸۶ لکھنا۔

۱۵) جمعہ کے دن امام کے خطبہ کیلئے منبر پر آنے کے بعد بات چیت کرنا۔

۱۶) ہمیشہ ننگے پاؤں چلنا۔

وضاحت: کبھی کبھار ننگے پاؤں چلنا سنت ہے، بلکہ حدیث میں اس کی

ترغیب آئی ہے لیکن ہمیشہ ننگے پاؤں چلنے کی عادت بننا لینا ممنوع اور خلاف سنت ہے۔

۱۷) پیشاب، پاخانہ میں دایاں ہاتھ استعمال کرنا۔

۱۸) راستہ میں پیشاب کرنا۔

۱۹) نہر کے کنارے یا سایہ دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔

۲۰) غسل خانہ میں پیشاب کرنا۔

۲۱) ہوا کے رخ پر پیشاب کرنا۔

۲۲) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا۔

۲۳) پیشاب، پاخانہ کے وقت بات کرنا۔

۲۴) پیشاب کے وقت سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا۔

۲۵) کسی سوراخ میں پیشاب کرنا۔

۲۶) نماز مغرب میں اذان و جماعت کے درمیان فاصلہ کرنا۔

۲۷) چلتے وقت ادھر ادھر دیکھنا۔

۲۸) اقامت کے دوران ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا۔

۲۹) بدقالی لینا۔

وضاحت: مثلاً سفر میں جاتے وقت اگر گیدڑ راستہ سے گزر جائے تو اس

دن سفر نہ کرنا بلکہ کسی اور دن سفر کرنا، صبح کے وقت بندر کے نام لینے کو بُرا سمجھنا اور

کسی آدمی یا جگہ کو منحوس سمجھنا، اسی طرح یہ کہنا کہ ”اس مکان کی نحوست کی وجہ سے ہمیں یہ بیماری یا نقصان ہوا“۔ یہ سب باتیں من گھڑت اور بے اصل ہیں۔

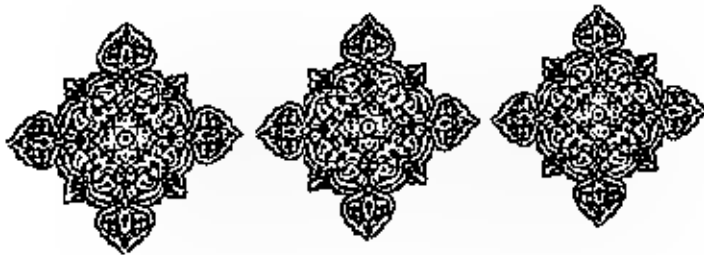
❶ مفر کے مہینہ کو منحوس سمجھنا۔

❷ دائیں ہاتھ سے جوتا پکڑنا۔

❸ نماز عشاء کے بعد بیٹھ کر قصہ گوئی کرنا۔

وضاحت: اگر دینی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، یا نصیحت کی باتیں کی جائیں، یا انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کا ذکر کیا جائے۔ (یعنی ان کی دین پر استقامت کے ایسے واقعات سنائے جائیں جن سے دین پر چلنے کا شوق پیدا ہو) تو کچھ حرج نہیں، اسی طرح اگر کارِ مگر اپنا کام کرے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(شائل کبریٰ، مسلم، عمدۃ القاری، جمع الوسائل شرح مسلم، مجمع الرواۃ، کنز العمال، سیرۃ الشائخ بخاری و مسلم، مشکوٰۃ، مسند احمد، ابن ماجہ، ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، نسائی، فتاویٰ عثمانی، و علمۃ الکتاب)



وہ کام جو سنت سمجھ کر کئے جاتے ہیں

حالانکہ وہ خلاف سنت اور بدعت ہیں

① محرم کے مہینہ میں شادی بیاہ اور خوشی کی دیگر تقریبات کو ممنوع سمجھنا۔

② جمعہ کے پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھنا اور دوسرے خطبہ میں ہاتھ چھوڑ دینا۔

③ اذان کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

④ کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا۔

⑤ فرض نمازوں کے بعد اجتماعی طور پر بلند آواز سے کلمہ یا درود پڑھنا۔

⑥ فرض نمازوں کے بعد آیت اِنَّا اللّٰهُ وَمَلٰئِكَتُہٗ یُصَلُّوْنَ

لی النبی کا پڑھنا۔

⑦ جماعت کے بعد امام سے مصافحہ کا التزام کرنا۔

⑧ نوافل کے بعد اجتماعی دعا کرنا۔

⑨ نماز عید کے بعد مصافحہ و معانقہ کرنا اور ”عید مبارک“ کہنا۔

⑩ ایصالِ ثواب کی غرض سے اجتماعی قرآن خوانی کرنا اور اس

کے بعد کھانا کھانا۔

⑪ گیارہویں کھانا اور پکانا۔

⑫ مروج ختم یعنی کھانا سامنے رکھ کر قرآن مجید پڑھنا۔

⑬ مروج شبینہ۔

وضاحت: رمضان المبارک میں مساجد اور گھروں میں جو شبینہ ہوتا ہے اس

میں کئی قباحتیں ہیں مثلاً بلا ضرورت لاؤڈ اسپیکر کھول کر پورے محلہ کا آرام و راحت اور انفرادی عبادات و معمولات کو غارت کر دیا جاتا ہے۔ مسجد میں شور و غل، ضرورت سے درجہ بڑھ کر روشنی اور دیگر کئی خرافات کا مظاہرہ، پھر جماعت بھی اس انداز سے ہوتی ہے کہ بعض لوگ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، بعض بیٹھے اونگھتے ہیں، بعض توباتوں میں مشغول ہوتے ہیں اور بعض ائمہ قرآن ایسی تیز رفتاری سے پڑھتے ہیں کہ سوائے یعلمون، تعلمون کے کچھ بچے نہیں پڑتا، اور دوسرے ارکان رکوع، سجدہ وغیرہ بھی اسی رفتار سے ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس تنہائی کی عبادت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت، ریاء و سمعت (شہرت) سے دور اور اقرب الی المقبول ہے۔

مذکورہ مفاسد کی بناء پر علماء نے مروجہ شبینہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔  
البتہ اگر اس میں درج ذیل شرائط کی رعایت رکھی جائے تو جائز ہے:-  
(۱) قرآن مجید تر تیل سے پڑھیں۔

(۲) شبینہ نوافل کے بجائے تراویح میں پڑھیں۔

(۳) جماعت کے وقت تخلف نہ کریں۔ یعنی جماعت میں شرکت کرنے سے نہ بچیں بلکہ خوش دلی اور فوق و شوق سے شریک جماعت ہوں۔  
(۴) ریاء اور نمود کیلئے نہ کریں۔

(۵) ضرورت سے زیادہ اپنی یا مسجد کی بجلی استعمال نہ کریں، لاؤڈ اسپیکر بھی بلا ضرورت استعمال نہ کریں۔

(۶) قاری صاحبان محض اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت سے قرآن کریم سنائیں، مشروط یا معروف طور پر تلاوت کی اجرت نہ لیں کیونکہ اس کی اجرت لینا قطعاً حرام ہے۔  
(۷) سننے والے قرآن پاک پورے ادب و احترام سے سنیں۔

- ۱۴) اذان سے قبل اور نمازوں کے بعد صلوٰۃ و سلام پڑھنا۔
  - ۱۵) اذان میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا۔
  - ۱۶) اذان کے جواب میں کلمہ توحید کے بعد محمد رسول اللہ کہنا۔
  - ۱۷) اقامت میں حیٰ علی الصلوٰۃ کے وقت کھڑے ہونے کا التزام کرنا۔
  - ۱۸) مخصوص طرز پر چار یا آٹھ رکعت پڑھنا۔
- وضاحت: مخصوص طرز سے مراد یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچاس بار سورہ اخلاص یا ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک بار سورہ قدر اور پچیس بار سورہ اخلاص پڑھی جائے۔
- ۱۹) میت کے سینہ پر کلمہ شہادت لکھنا۔
  - ۲۰) میت کے ساتھ قبرستان تک قرآن مجید لے جانا۔
  - ۲۱) جنازہ پر پھولوں کی چادر ڈالنا۔
  - ۲۲) جنازہ لے جاتے وقت بلند آواز سے کلمہ پڑھنا یا کوئی اور ذکر کرنا۔
  - ۲۳) قبر میں عہد نامہ رکھنا۔
  - ۲۴) تدفین کے بعد بالالتزام تین دفعہ دعا مانگنا۔
  - ۲۵) تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔
  - ۲۶) قبروں پر آیات قرآنیہ لکھی ہوئی چادر ڈالنا۔
  - ۲۷) کفن پر کلمہ طیبہ لکھنا۔
  - ۲۸) کفن سے کپڑا بچا کر امام کا مصیٰ بنانا۔
  - ۲۹) حیلہ اسقاط کرنا۔

وضاحت: میت کی فوت شدہ نمازوں اور روزوں وغیرہ کے بدلے میں حیلہ اسقاط کی کئی صورتیں مروج ہیں جن میں سے عام اور معروف صورت یہ ہے

کہ قرآن مجید اور اس کیساتھ کچھ غلہ اور نقد رقم رکھ کر جنازہ میں شریک تمام مجمع کے سامنے یہ کہہ کر چکر لگایا جاتا ہے کہ یہ رقم، غلہ اور قرآن مجید ہم تمہیں میت کے فوت شدہ نمازوں اور روزوں وغیرہ کے فدیہ میں بخش رہے ہیں اور وہ تمام لوگ محض زبان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہاں! ہم نے قبول کیا۔ دونوں طرف سے لینے دینے کی کوئی نیت نہیں ہوتی۔ یہ رسم خلاف عقل و شرع اور انتہائی قبیح بدعت ہے۔

۳۰ اہل میت کی طرف سے دعوت کا اہتمام کرنا۔

۳۱ ایصال ثواب کیلئے اجتماع کا اہتمام کرنا۔

۳۲ سالگرہ، یعنی پیدائش سے سال پورا ہونے پر تقریب اور خوشی منانا۔

۳۳ عرس اور برسی منانا۔

۳۴ ماہ صفر کے آخری بدھ میں عمدہ کھانا پکانا۔

وضاحت: مشہور ہے کہ ماہ صفر کے آخری بدھ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض سے شفاء ہوئی تھی، اس خوشی میں کھانا پکانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ غلط اور من گھڑت بات ہے جس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

۳۵ تعزیہ بنانا، دیکھنا۔

۳۶ محرم میں سبیل لگانا۔

۳۷ ۲۲ رجب کو کوٹھڑوں کا ختم دلوانا۔

۳۸ بیماری سے شفاء کیلئے بکرا ذبح کرنا۔

وضاحت: حالانکہ نقد رقم کا صدقہ سب سے افضل ہے۔ معہذا لوگ بکرے کا صدقہ ہی ضروری سمجھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ جان کے بدلے جان ہے حالانکہ یہ عقیدہ ہی باطل ہے۔

۳۹ متبرک راتوں (شب برأت اور شب قدر وغیرہ) میں مساجد کو سجانا، چراغاں کرنا اور عبادت کیلئے جمع ہونا۔

۴۰ ختم قرآن کے موقع پر مٹھائی تقسیم کرنا۔

۴۱ دس محرم کو مٹھائی لا کر گھر میں تقسیم کرنا۔

۴۲ ۲۷/۱۳/۷ رجب کو روزہ رکھنا۔

۴۳ موسیقی اور گانوں کی طرز پر حمد و نعت اور نظمیں پڑھنا۔

۴۴ رخصت ہوتے وقت اور فون پر بات ختم کرتے ہوئے ”خدا حافظ“ کہنا۔

وضاحت: ایسے موقع پر بھی مسنون سلام کرنا چاہئے۔

۴۵ نکاح کے وقت دولہا کے سر پر سہرا باندھنا۔

۴۶ حج کو جانے والے کو نعروں کے ساتھ رخصت کرنا۔

۴۷ اعتکاف کے ختم پر مُعْتَكِفِین (اعتکاف کرنے والوں) کو پھولوں کے ہار پہنانا۔

۴۸ شیر خوار بچے کے انتقال پر اس کی ماں سے دودھ بخشوانا۔

۴۹ میت کیلئے تین دن خیرات کرنا۔

۵۰ درودِ تاج، درودِ ماہی، درودِ لکھی اور گنج العرش وغیرہ پڑھنا۔ (یہ سب

مذہب بے ثبوت ہیں)

(شمائل کبریٰ، احسن الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ، اشرف التوفیخ، فتاویٰ عثمانی، خیر الفتاویٰ)





## خصائلِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض پاکیزہ شمائل اور مبارک عادات کا بیان۔  
خوش خلقی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ خوش خلق تھے، نہ بہت زیادہ لاسبے تھے نہ پستہ قد تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چہرہ کسی سے نہ پھیرتے جب تک وہ نہ پھیرتا اور اگر کوئی چپکے سے بات کہنا چاہتا تو آپ اپنا کان اُس کی طرف کر دیتے اور جب تک وہ فارغ نہ ہو جاتا آپ اپنا کان نہیں ہٹاتے تھے۔

برتاؤ کا انداز: برتاؤ میں سختی کے بجائے نرمی کو پسند فرماتے۔ آپ انتہائی نرم مزاج، حلیم الطبع اور رحمدل تھے۔

شانِ مسکنت: عاجزانہ صورت سے بیٹھتے، غریب مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے، کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، چپاتی کبھی نہیں کھائی اور تکلف کی طشتریوں میں کھانا نہیں کھایا۔

فکرِ آخرت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت آخرت کی فکر میں اور امورِ آخرت کی سوچ میں رہتے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے خوف سے غمگین رہتے، اس کا ایک تسلسل قائم تھا کہ کسی وقت آپ کو چھین نہیں آتا تھا، اکثر طویل خاموشی اختیار فرماتے۔

اندازِ گفتگو: بلا ضرورت کلام نہ فرماتے، جب بولتے تو اتنا صاف کہ سننے والا خوب سمجھ لے، نہ اتنا کلام فرماتے کہ آدمی اکتا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات ادھوری رہ جائے۔

چلنے کا انداز: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ شریفہ کچھ جھک کر اور کچھ تیز رفتاری سے مردانہ وار پاؤں زمین پر سے اٹھا کر چلنے کی تھی، چلے ہوئے ایسے معلوم ہوتا تھا گویا کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اتر رہے ہیں۔

فائدہ: اتباع سنت کے حریص کو ابتداءً تکلف اسکی عادت ڈالنی چاہئے۔  
 جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے تو لوگوں کو آگے سے ہٹایا نہیں جاتا تھا۔  
 دیکھنے کا انداز: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی طرف توجہ فرماتے تو  
 پورے بدن کے ساتھ مڑ کر توجہ فرماتے، یعنی صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف  
 متوجہ نہیں ہوتے تھے، اس لئے کہ اس طرح دوسرے کے ساتھ لا پرواہی ظاہر  
 ہوتی ہے اور بعض اوقات محکمہ انہ حالت ہو جاتی ہے۔

حیا کا ذکر: نگاہ نیچی رکھتے تھے، غایت حیا کی وجہ سے نگاہ بھر کر نہ دیکھتے  
 تھے۔ یعنی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کسی سے بالمقابل نہ ہوتے تھے۔

ہنسنے کا انداز: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا زیادہ تر تبسم تھا، جس سے صرف  
 آپ کے دندان مبارک (جو بارش کے اولوں کی طرح پاک و شفاف تھے) ظاہر ہوتے۔  
 اہل خانہ کے ساتھ برتاؤ: گھر والوں کا بہت خیال رکھتے کہ کسی کو  
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف نہ پہنچے، اسی لئے رات کو باہر جانا ہوتا تو آہستہ  
 سے اٹھتے، آہستہ سے جوتا پہنتے، آہستہ سے دروازہ کھولتے، آہستہ سے باہر  
 تشریف لے جاتے۔ اسی طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے تاکہ  
 سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔

مرغوب غذائیں: شہد، عجوہ کھجور، کدو، گھر چن اور ثرید (شوربے میں  
 بھگوئی روٹی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھیں۔

شان تواضع: مزاج مبارک میں تواضع کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی،  
 امت کو ارشاد فرمایا کہ بڑھا چڑھا کر میری تعریف مت کرنا۔ بہت سے آدمیوں

کے ساتھ چلتے تو دوسروں سے پیچھے رہتے۔ جو سامنے آتا اس کو پہلے خود سلام کرتے۔ اگر کوئی غریب آتا یا کوئی بڑھیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سٹنے کیلئے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے، اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اس کی بیمارہی فرماتے، کسی کا جنازہ ہوتا تو اس میں شرکت فرماتے، کوئی بھی آدمی دعوت کرتا قبول فرما لیتے، کوئی ہو کی روٹی یا بے مزہ چربی ہی کھلاتا تو دعوت سے عذر نہ فرماتے، زبان مبارک سے بیکار بات نہ نکالتے، سب کی دلجوئی فرماتے، ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے، ظالموں، شریروں کے شر سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے، مگر ان کے ساتھ اسی خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے، ہر کام کو نظم و ضبط سے کرتے، بیٹھتے اٹھتے خدا کی یاد کرتے، کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے، اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے، ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے کہ ہر شخص کا یہی خیال ہوتا تھا کہ مجھ سے سب سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔ گھر پر آرام کرنے کیلئے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے، گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کر دیتے مثلاً بکری کا دودھ نکال لیا، اپنے کپڑے صاف کر لئے، اپنے کام تو اکثر اپنے ہاتھ ہی سے کیا کرتے تھے، کیسا ہی بڑا آدمی آپ کے پاس آتا اس سے اچھی طرح ملتے تھے، اس کی دل شکنی نہ فرماتے تھے۔

رخصت کرتے وقت کا معمول: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو رخصت فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ

ترجمہ: میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں آپکا دین اور آپکی امانت اور آپکا آخری عمل۔  
خوشگواہی اور ناگواہی کی حالت: جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس کے انعام سے نیک کام پورے ہوتے ہیں۔“

اور جب ناگواہی کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ

ترجمہ: ”ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے تمام تعریفیں ہیں۔“

غصے کا ذکر: کسی دنیوی کام کے بگڑ جانے پر مثلاً کسی نے کوئی چیز توڑ لیا یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا، البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت غصہ آتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذاتی معاملہ میں کبھی غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ لیا، کسی سے ناراضی کا اظہار فرماتے تو چہرہ موڑ لیتے تھے لیکن زبان سے سخت سست نہیں کہتے تھے۔

ذوق عبادت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے سوا کسی اور چیز سے تسلی نہ ہوتی تھی، اور معلوم ہوتا تھا کہ نماز کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے مشتاق اور منتظر ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جَعَلَ قُرْءَانِي فِي الصَّلَاةِ  
ترجمہ: میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔“

صحابہ کرام کا بیان ہے کہ ”جب کوئی پریشانی کی بات درپیش ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے ساختہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔“

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ”جب کبھی رات کو تیز ہوائیں چلتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پناہ لیتے، یہاں تک کہ ہوا ختم جاتی، اگر فلک میں کوئی تغیر مثلاً سورج گرہن یا چاند گرہن رونما ہوتا تو آپ نماز کی طرف رجوع فرماتے اور اس سے پناہ مانگتے یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جاتا اور مطلع صاف ہو جاتا۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے ہر وقت مشتاق رہتے اور اس کے بغیر آپ کو اطمینان و سکون حاصل نہ ہوتا اور جب تک نماز نہ پڑھ لیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے کلی اور بے چینی برقرار رہتی، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرماتے ”بلال! نماز کا اہتمام کرو اور ہمارے سکون کا سامان کرو۔“

دنیا سے بے رغبتی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

مَالِيْ وَ لِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِلَّا كَوَاحِبٍ اِسْتَضَلُّ نَحْتًا  
هَجْرَةً ثُمَّ رَاجَ وَتَوَكَّلَهَا

ترجمہ: ”مجھے دنیا سے کیا سروکار، میرا دنیا سے واسطہ اتنا ہی ہے جیسے کوئی مسافر راہ میں تھوڑی دیر کیلئے کسی درخت کے سایہ میں دم لے لے پھر اپنی راہ لے اور اس کو چھوڑ کر چل دے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ چٹائی پر اس حالت میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر اس کے

نشان پڑ گئے تھے، یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا ”کیا بات ہے؟“ انہوں نے عرض کیا:

”یا رسول اللہ! آپ اللہ کی مخلوق میں سب سے برگزیدہ ہیں اور عیش کسریٰ اور قیصر کر رہے ہیں۔“ یہ سن کر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا:

”ابن الخطاب! کیا تمہیں کچھ شک ہے۔“ پھر آپ نے ارشاد فرمایا ”یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا کی زندگی کے سارے مزے یہیں دیدیئے گئے ہیں۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:

”مجھے یہ گوارا نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تین دن گزر جائیں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے ہاں باقی رہے، سوا اس کے کہ کسی دینی کام کیلئے میں اس میں سے کچھ بچا رکھوں، ورنہ اللہ کے بندوں میں میں اس طرح اور اس طرح دائیں بائیں اور پیچھے لٹا دوں۔“



## چہل حدیث

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ حَفِظَ عَلَى  
أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا مِنْ أَمْرِ دِينِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي  
زُمرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ -

و فی روایۃ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما : کُتِبَ لِي زُمرَةُ  
الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ لِي زُمرَةُ الشُّهَدَاءِ -

و فی روایۃ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ : وَ قِيلَ لَهُ :  
ادْخُلْ مِنْ أُمَّتِي أَبْوَابَ الْجَنَّةِ شِئْتَ - (الرابعین للعووی)  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میری امت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کی چالیس  
حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن علماء  
اور شہداء کی جماعت میں اٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے  
چاہے جنت میں داخل ہو جا“۔

❶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (رواه البخاری ۲/۱۱۱ و مسلم ۱/۱۴۰)

”سارے اعمال نیت سے ہیں۔“ (یعنی اعمال اچھی نیت سے اچھے اور

بڑی نیت سے بڑے ہو جاتے ہیں)

❷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَبُّ الْأَعْمَالِ

إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قُلَّ (رواه البخاری ۲/۸۷۱ و مسلم ۱/۲۶۶)

اللہ کے نزدیک تمام عمل میں زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

❸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

الدُّنْيَا مِجَنُّ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (رواه مسلم ۲/۴۰۷)

”دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔“

❹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُلُّ بِلْعَةٍ ضَلَالَةٌ (رواه مسلم)

”ہر بدعت گمراہی ہے۔“

❺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ (رواه مسلم)

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔“

❻ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ (رواه البخاری ۶/۱)

”مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی تکلیف) سے

دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

❼ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَبْغَضُ الرِّجَالِ

عِنْدَ اللَّهِ آلَاءُ الْخَصِمِ (رواه البخاری ۱/۳۳۲)



”اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔“

۸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لَا يَخِيَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (رواہ البخاری ۲/۱۰۵۱ و مسلم ۵۰/۱)

”کوئی بندہ اس وقت تک کامل مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

۹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَ اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَ إِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَ تَشْمِيتُ الْعَاطِسِ (رواہ البخاری ۱/۱۶۶ و مسلم ۲/۲۱۳)

”مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں:

۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ مریض کی مزاج پرسی کرنا۔ ۳۔ جنازہ کیساتھ جانا۔  
۴۔ اسکی دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ چھینک کا جواب بڑھمک اللہ کہہ کر دینا۔“

۱۰ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ (رواہ البخاری ۲/۱۰۹۷ و مسلم ۲/۲۵۵)

”اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔“

۱۱ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يُحْرِمُ الرِّفْقَ يُحْرِمُ الْخَيْرَ كُلَّهُ (رواہ مسلم ۲/۳۲۲)

”جو شخص نرمی (و نرم عادت) سے محروم رہا وہ تمام تر بھلائی سے محروم رہا۔“

۱۲ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحُورٍ وَاحِدٍ مُرَّتَيْنِ (رواہ البخاری ۲/۹۰۵ و مسلم ۲/۴۱۳)

”مومن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔“ (یعنی ایک جگہ سے دوبارہ نقصان نہیں اٹھاتا)

۱۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطُّهُورُ شَطْرُ

الْإِيمَانِ (رواہ مسلم ۱۱۸/۱) ”پاکی آدمی ایمان ہے۔“

۱۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا

نَبِيٌّ بَعْدِي (رواہ البخاری ۵۰۱/۱ مسلم ۲۳۸/۲)

”میں آخری پیغمبر ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔“

۱۵) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَى

وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (رواہ مسلم ۱۷۵/۱)

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

۱۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى

اللَّهِ مَسَاجِدُهَا وَابْقَى الْبِلَادِ إِلَى اللَّهِ أَسْوَأُهَا (رواہ مسلم ۲۳۶/۱)

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں اور

نا پسندیدہ جگہ بازار۔“

۱۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ

الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ (رواہ البخاری ۳۹۵/۱ مسلم ۷۴/۱)

”اور جان لو کہ جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہے۔“

۱۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغُزْ

وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ (رواہ مسلم ۱۴۱/۱)

”جو شخص اس حال میں مرا کہ کبھی نہ جہاد کیا نہ ہی دل میں اس کا ارادہ کیا

تو اس کی موت ایک قسم کے نفاق پر ہوئی۔“

۱۹) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَتَانِ مَغْبُورٌ

فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ (رواہ البخاری ۲۳۹/۲)

”اللہ تعالیٰ کی دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اُن میں اکثر لوگ دھوکے میں مبتلا ہیں  
(یعنی ان کی قدر نہیں کرتے) ایک صحت و تندرستی، دوسری فراغت“

❶ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ  
فَيَرْجِعُ الثَّانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَ  
مَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ (رواہ مسلم ۴۰۷/۲)

”مرنے والے کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں: ۱۔ اہل  
وعیال۔ ۲۔ مال۔ ۳۔ عمل۔ اہل و عیال اور مال واپس ہو جاتے ہیں اور اعمال  
(اچھے ہوں یا بُرے) ساتھ رہتے ہیں۔“

❷ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ أُمَّتٍ مُعَا فِی  
إِلَّا الْمُجَاهِرِینَ (رواہ البخاری ۸۹۶/۲)

”میری پہلی امت معافی کے قابل ہے مگر علانیہ گناہ کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائیگا۔“

❸ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
قَتَاثٌ (رواہ البخاری ۸۹۵/۲ و مسلم ۷۰/۱) ”چغتل خور (ابتداء) جنت میں نہ جائیگا۔“

❹ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ  
قَاطِعٌ (رواہ البخاری ۸۸۵/۲ و مسلم ۳۱۵/۲) ”(رشتہ داروں سے) تعلق ختم کرنے والا  
(ابتداء) جنت میں نہ جائیگا۔“

❺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ  
يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ (رواہ البخاری ۸۹۷/۲ و مسلم ۳۱۶/۲)

”مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ (کسی دنیاوی رنجش کی وجہ سے) تین دن

سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بولنا چھوڑ دے۔“

❻ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

مَنْ لَا يَأْتِي مَنْ جَارَةٌ بَوَائِقَهُ (رواہ مسلم ۵۰/۱)

”وہ شخص (ابتداءً) جنت میں نہ جائیگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں

سے محفوظ نہ رہے۔“

① قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أُؤْتِيَ خَانَ (رواہ البخاری ۱۰/۱۰۱ و مسلم ۵۶/۱)

”منافق کی تین نشانیاں ہیں: ۱۔ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔

۲۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ ۳۔ جب اس کے پاس

امانت رکھی جاتی ہے تو خیانت کرتا ہے۔“

② قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرُ (رواہ البخاری ۸۸۰/۲ و مسلم ۲۰۰/۲)

”اُس گھر میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے جس میں کتلا (جاندار کی) تصویریں ہوں“

③ أَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَاهِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَنُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ (رواہ البخاری ۸۹۶/۲ و مسلم ۳۱۶/۲)

”آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے سے بے رحمی نہ کرو، آپس

میں بغض اور حسد نہ رکھو، اے اللہ کے بند سب بھائی بھائی بن کر رہو، جیسا

کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔“

④ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ

كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ (رواہ البخاری ۸۸۵/۲ و مسلم ۳۱۵/۲)

”جنت میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوگا جسکے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو۔“

⑤ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَسْفَلَ مِنْ

الْكَافِرِينَ مِنَ الْإِذَا رِ فِي النَّارِ (رواہ البخاری ۸۶۱/۲)

”مُخْنُوں کا جو حصہ پانچامہ کے نیچے ہی گواہ جہنم میں جائیگا“ (یہ مردوں کیلئے وعید ہے)

۳۱) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الظُّلْمُ

ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (رواہ البخاری ۳۳۱/۱)

”ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔“

۳۲) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ

بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ

(رواہ البخاری ۹۰۳/۲ و مسلم ۳۲۶/۲)

”پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ

کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔“

۳۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِإِلَهِ

لِلَّهِ وَغُتُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ (رواہ مسلم ۲۲)

”کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی

کرنا اور کسی بے گناہ کو قتل کرنا اور جھوٹی شہادت (گواہی) دینا ہیں۔“

۳۴) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا

يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (رواہ البخاری ۸۸۵/۲ و مسلم ۳۱۵/۲)

”سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے دن (جاندار کی)

تصویر بنائے والے ہونگے۔“

۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا لَدَنَّ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ وَ

الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ (رواہ البخاری ۸۷۴/۲)

”جو مرد عورتوں کے ساتھ اور جو عورتیں مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت فرمائی ہے۔“

۳۶) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا لَمْ تَسْتَخِي

فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (رواہ البخاری ۹۰۴/۲)

”جب حیا (شرم) نہ ہو تو جو چاہو کرو۔“ (یعنی جب حیا ہی نہیں تو

ساری برائیاں برابر ہیں)

۳۷) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ !

تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (رواہ مسلم ۳۳۶/۲)

”اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع (توبہ واستغفار) کرو، میں دن میں

سومرتبہ اس کی طرف رجوع (استغفار) کرتا ہوں۔“

۳۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّ

نُكَّ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٍ (رواہ البخاری ۹۴۹/۲)

”دنیا میں ایسے رہو، جیسے کوئی مسافر یا راہ گزر (راستہ طے کر رہا ہو) رہتا ہے۔“

۳۹) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ:

”مَالِي مَالِي“ قَالَ: وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ

فَأَلْبَسْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ (رواہ مسلم ۴۰۷/۲)

”انسان کہتا ہے ”میرا مال، میرا مال“ حالانکہ اس کا مال تو صرف وہی ہے

جو کھالے، پہن لے اور صدقہ کر دے۔“ (باقی تو سب وارثوں کا ہے)

۴۰) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ

بِخَوَاتِيمِهَا (رواہ البخاری: ۹۶۱/۲) ”تمام اعمال کا مدار خاتمہ پر ہے۔“

# چالیس جامع دعائیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان نہایت رحم والا ہے

① الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝  
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ  
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ (آمین)

”سب تعریفیں اس خدا کو لائق ہیں جو تمام عالموں کا رب ہے۔ جو بے  
حد مہربان نہایت رحمت والا ہے۔ جو روز جزا کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی  
عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہم کو سیدھی راہ چلا۔ راہ  
ان لوگوں کی جن پر تو نے اپنا فضل کیا ہے وہ لوگ وہ ہیں جن پر نہ غضب نازل  
کیا گیا اور نہ وہ راہ سے بے راہ ہوئے۔“

② رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا  
عَذَابَ النَّارِ (۲: ۲۰۱)

”اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی خیر و خوبی عطا فرما اور آخرت میں بھی  
خوبی و بھلائی عطا کر اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“

③ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ

لَذُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (۸:۳)

”اے ہمارے رب جب تو ہم کو ہدایت دے چکا تو اب ہدایت کے بعد ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر۔ اور اپنے پاس سے ہم کو رحمت عطا فرما۔ بے شک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔“

۲ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (۲۳:۷)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہم کو معاف نہ کرے گا اور تو ہم پر رحم نہیں کرے گا تو ہم یقیناً تباہ و برباد ہو جائیں گے۔“

۵ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّكَ وَلِيُّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ نُوَفِّي مُسْلِمًا وَالْحَقِّقِي بِالصَّالِحِينَ (۱۰۱:۱۲)

”اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے۔ تو مجھ کو فرماں برداری کی حالت میں یعنی اسلام پر وفات دے۔ اور مجھ کو مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے۔“

۶ رَبِّ ارْحَمْنَاهُمَا كَمَا رَبَّيْتُنِي صَغِيرًا (۲۳:۱۷)

”اے میرے رب جس طرح انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے اس طرح تو بھی ان دونوں پر رحم فرما۔“

۷ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (۸۷:۲۱)

”تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو جملہ عیوب سے منزہ ہے۔ بیشک میں ہی تصور دار ہوں۔“

۸ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا (۷۴:۲۵)



”اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔“

﴿۹﴾ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَذْكُرْ لِيْ بِرَحْمَتِكَ فِىْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ (۱۹:۲۷)

”اے میرے رب مجھے اس بات پر قائم رکھ کہ میں تیرے ان احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں۔ اور نیز یہ کہ میں ایسے نیک کام کرتا رہوں جن کو تو پسند کرتا ہو۔ اور مجھ کو اپنی رحمت سے تو اپنے نیک بندوں میں شامل رکھو۔“

﴿۱۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُونَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۰:۵۹)

”اے ہمارے پروردگار! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت کر چکے ہیں اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کی طرف سے ہمارے دلوں میں بغض و عداوت کو جگہ نہ دے۔ اے ہمارے پروردگار! بے شک تو بڑی شفقت کرنے والا نہایت مہربان ہے۔“

﴿۱۱﴾ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ ، اَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى نَفْسِيْ طَرَفَةً عَيْنٍ (نسائی، حاکم، بزار، طبرانی عن انسؓ)

”اے (ہمیشہ سے) زندہ اے (سب کو) تھامنے والے۔ آپ کی رحمت کا واسطہ دے کر آپ سے فریاد کرتا ہوں۔ میرے تمام کام درست فرما دیجئے اور مجھے پلک جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کیجئے۔“

۱۲) اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

(ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن خزیمہ، حاکم عن معاذ)

”اے اللہ: اپنا ذکر کرنے پر اور اپنا شکر ادا کرنے پر اور عمدہ طریقے سے

اپنی عبادت کرنے پر میری مدد کیجئے۔“

۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا وَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

(طبرانی، احمد حاکم، ابن ماجہ، ابن السنی عن ام سلمہ)

”اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔“

۱۴) اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن عائشہ)

”اے اللہ آپ یقیناً بہت معاف کرنے والے ہیں، معاف کرنے کو

پسند فرماتے ہیں۔ لہذا مجھے بھی معاف فرما دیجئے۔“

۱۵) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدِّیْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ (بخاری مسلم عن انس)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں فکر و تشویش سے اور رنج و غم

سے اور عجز و سستی سے اور بخل اور بزدلی سے۔“

۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ

اَعْمَلْ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عائشہ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں

نے کئے اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔“

۱۷) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ

(نسائی، ابن ابی شیبہ عن عائشہ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے علم اور اپنے جہل کے شر سے۔“

۱۸) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ

وَلِجَآءِ نِقْمَتِکَ وَ جَمِیْعِ سَخِیْطِکَ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن عمر)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں آپ کی نعمت کے چلے جانے

سے اور آپ کی (عطاء کی ہوئی) عافیت کے پلٹ جانے سے اور آپ کی ناگہانی

پکڑ سے اور آپ کی تمام تر ناراضیوں سے۔“

۱۹) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ بَصْرِیْ وَ مِنْ شَرِّ لِّسَانِیْ وَ

مِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَ مِنْ شَرِّ مَنِّیْ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن شکل بن حمید)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور

اپنی آنکھوں کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے دل کے شر سے اور

اپنی منی (ناجائز شہوت) کے شر سے۔“

۲۰) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِ وَ اَعُوْذُ

بِکَ مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرہ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں فقر و فاقہ سے اور ذلت (

ورسوائی) سے اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں ظالم یا مظلوم بننے سے۔“

۲۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُّنْکِرَاتِ الْاِخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ

وَ الْاَهْوَاءِ (وَ الْاَذْوَاءِ) (ترمذی، بزار، ابن حبان، طبرانی، حاکم عن قطبہ بن مالک)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں برے اخلاق و اعمال،

نفسانی خواہشات اور امراض سے۔“

۲۲) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ

دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ (ابن ابی شیبہ، حاکم عن ابن مسعود و غیرہا عن غیرہ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس دعا سے جو (آپ کے حضور) قبول نہ ہو اور اس (حریص) نفس سے جو سیر نہ ہو۔“

۱۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَ الْجَذَامِ وَ سَبَّیْ اِلَّا سَقَامَ (ابوداؤد، نسائی عن انسؓ)

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں برص سے اور جنون سے اور جذام (کوڑھ) سے اور (تمام) برے امراض سے۔“

۱۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِّیْ جَدِّیْ وَ هَزْلِیْ وَ خَطِیْئِیْ وَ عَمْدِیْ وَ کُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ (بخاری، مسلم عن ابی موسیٰؓ)

”اے اللہ! وہ (تمام) گناہ معاف فرما دیجئے جو بچ بچ (واقعی) مجھ سے سرزد ہوئے اور جو ہنسی مذاق میں مجھ سے سرزد ہوئے جو بے قصد و ارادہ مجھ سے سرزد ہوئے اور جو قصد و ارادہ سے سرزد ہوئے اور (میں اعتراف کرتا ہوں کہ) یہ سب مجھ ہی سے ہوا۔“

۱۵) اَللّٰهُمَّ مُصْرِفِ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ (مسلم، نسائی عن عبداللہ بن عمرؓ)

”اے اللہ! دلوں کو پھیر دینے والے ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت (و فرمانبرداری) کی طرف پھیر دیجئے۔“

۱۶) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْهُدٰی وَ التَّقٰی وَ الْعَفَافَ وَ الْغِنٰی (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعودؓ)

”اے اللہ! میں آپ سے ہدایت اور تقویٰ (و پرہیزگاری) اور عفت و پاکدامنی اور استغناء (و بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں۔“

۱۷) بِاَمْرِ قَلْبِ الْقُلُوْبِ ثَبَّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ (ترمذی، احمد بن ماجہ، حاکم بطبرانی)

”اے دلوں کو پلٹ دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھئے۔“

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَ حُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَ الْعَمَلَ  
الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي  
وَ أَهْلِي وَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ﴾ (ترمذی، حاکم عن ابی الدرداء)

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی  
محبت کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو۔ اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں  
جو مجھے آپ کی محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میرے لئے میری  
جان اور میرے اہل و عیال اور ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر محبوب بنا دیجئے۔“

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَ  
مُرَاقَقَةً نَبِيْنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ  
جَنَّةِ الْخُلْدِ﴾ (نسائی، احمد، ابن حبان، حاکم عن ابن مسعود)

”اے اللہ! میں آپ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو اپنی جگہ سے نہ ہٹے اور  
ایسی نعمت مانگتا ہوں جو (کبھی) ختم نہ ہو۔ اور جنت کے اعلیٰ درجہ جنت الخلد میں  
اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں۔“

﴿اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ وَ إِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ  
خُلُقِي وَ نَجَاحًا تُبْعَثُ فَلَاحًا وَ رَحْمَةً مِنْكَ وَ عَافِيَةً وَ مَغْفِرَةً مِنْكَ  
وَ رِضْوَانًا﴾ (نسائی، احمد، حاکم، طبرانی)

”اے اللہ! میں آپ سے ایمان کے ساتھ صحت اور حسن اخلاق کے  
ساتھ ایمان کا سوال کرتا ہوں۔ اور ایسی کامیابی مانگتا ہوں جس کے بعد آپ  
فلاح (دارین) عطا فرمائیں۔ اور آپ کی خاص رحمت و عافیت اور آپ کی

خاص مغفرت اور رضا (و خوشنودی) کا سوال کرتا ہوں۔“

﴿۳۱﴾ اَللّٰهُمَّ اَنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَ عَلَّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَ زِدْنِيْ عِلْمًا . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ  
(ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، بیہقی عن ابی ہریرہ)

”اے اللہ! آپ نے جو مجھے علم عطا فرمایا ہے اس سے مجھے نفع دیجئے اور مجھے علم نافع عطا کیجئے اور میرے علم میں اضافہ کیجئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور میں اہل جہنم کے حال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔“

﴿۳۲﴾ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِيْ الْاُمُوْر كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِيَرِ الدُّنْيَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ (احمد۔ ابن حبان، حاکم، طبرانی عن بسر بن ارطاط)  
”اے اللہ! ہمارے تمام کاموں کا انجام بہتر کر دیجئے اور ہمیں دنیا کی

رسوائی اور آخرت کے عذاب سے پناہ دیجئے۔“

﴿۳۳﴾ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِلْمٍ وَ الْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النِّجَاةَ مِنَ النَّارِ (حاکم، طبرانی عن عمر)

اے اللہ! ہم آپ سے آپ کی رحمت کے قطعی اسباب اور آپ کی مغفرت کے یقینی ذرائع اور ہر گناہ سے سلامتی اور ہر نیکی میں حصہ اور جنت کی (بشارت و) کامیابی اور جہنم کی آگ سے نجات کا سوال کرتے ہیں۔

﴿۳۴﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عَيْشَةً نَّقِيَّةً وَ مِيْنَةً سَوِيَّةً وَ مَرَدًّا غَيْرَ مَنْخَرِيٍّ وَ لَا فَاْضِحٍ (طبرانی، بزار عن عبد اللہ بن عمر)

”اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ زندگی اور صحیح (و موزوں) موت اور دنیا سے ایسی واپسی کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت و رسوائی نہ ہو۔“

۱۲۵ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَهْلِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ (احمد، ابو علی عن ام سلمہ)  
 ”میرے پروردگار! میری مغفرت فرما دیجئے۔ اور مجھ پر رحمت کیجئے  
 اور مجھے سیدھی راہ چلائیے۔“

۱۲۶ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرَدَ الْعِشِ بَعْدَ  
 الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْهِكَ وَالشُّوْقَ اِلٰی لِقَائِكَ فِیْ غَیْرِ  
 ضَرَاءٍ مَضْرُوَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ (طبرانی فی الکبیر والاصطیع عن فضالہ بن عبید)

”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا۔  
 اور موت کے بعد خوشگوار زندگی کا۔ اور آپ کے دیدار کی لذت اور آپ کی  
 ملاقات کے شوق کا۔ جو کسی تکلیف دہ نقصان اور گمراہ کن فتنہ کے بغیر حاصل ہو۔“

۱۲۷ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیْ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ  
 وَاصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَاصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیْ الَّتِیْ  
 اِلَیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ  
 الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ (مسلم عن ابی ہریرہ)

”اے اللہ! میرا دین سنوار دیجئے جو میرے ہر کام کی حفاظت کا ذریعہ ہے  
 اور میری دنیا سنوار دیجئے جس میں میری زندگی ہے اور میری آخرت سنوار  
 دیجئے جہاں مجھے لوٹنا ہے، اور میری زندگی کو ہر خیر (وشیکی) میں ترقی کا ذریعہ بنا  
 دیجئے اور میری موت ہر شر (وفتنہ) سے نجات کا ذریعہ بنا دیجئے۔“

۱۲۸ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَہَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدٍ  
 رَسُوْلِکَ (بخاری عن ابن عمر)

”اے اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت (کی موت) عطاء کیجئے اور مجھے اپنے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت دیجئے۔“

۱۳۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ  
(نسائی، بزار، ابویعلیٰ، ابن حبان، ابن خزیمہ، ابن السنی، حاکم عن سعد بن ابی وقاص)  
”اے اللہ مجھے وہ افضل (اور بزرگ ترین) نعمت عطاء کیجئے جو آپ  
اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتے ہیں۔“

۱۴۰ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلْکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ  
مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ  
نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلِیْکَ  
الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترمذی، طبرانی، ابن امامہ)

”اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام خیریں اور بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ  
سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی ہیں۔ اور ان تمام شرور (و  
فتن) سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ  
علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور آپ ہی مددگار ہیں۔ اور آپ پر ہی ہمیں منزل  
مقصود تک پہنچانا ہے۔ اور طاقت و قدرت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔“





# خاص اوقات کی مسنون دعائیں

## صبح و شام کی چند دعائیں

① حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو شخص ہر صبح و شام تین مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اسے کسی چیز سے نقصان نہ پہنچے گا“

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (سنن اربعہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ عن عثمان)

ترجمہ: ”اللہ کے نام کے ساتھ ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان اور زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

② حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو کوئی صبح و شام یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

(مسلم، ترمذی، دارمی ابن اسنی، معجم اوسط عن ابی ہریرہ)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں اللہ کے کامل التام کلمات کے ذریعہ تمام مخلوق کی شرارتوں سے۔“

③ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص صبح کو تین مرتبہ اَعُوذُ بِاللّٰهِ

السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھکر (سورہ حشر کی) یہ آخری تین آیات پڑھے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو شام تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس دن مر جائے تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا اور جو شخص شام کو یہ عمل کرے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دے گا جو صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہیں گے اور اگر اس رات مر جائے گا تو شہادت کا ثواب حاصل کرے گا۔“

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ط يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ (ترمذی، بخاری، ابن اسنی، ابن معقل بن یسار)

ترجمہ: ”میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جو سننے والا ہے جاننے والا ہے شیطان مردود سے، وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے وہ رحمن و رحیم ہے۔ وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلامتی والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، غالب ہے، دبدبے والا ہے، بڑائی والا ہے، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے جن کو لوگ شریک مقرر کرتے ہیں۔ وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے، ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے۔ اسی کے بہت اچھے اچھے نام ہیں تسبیح بیان کرتی ہے اس کی ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی غالب ہے دانا ہے۔“

۴۷ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص صبح کو یہ آیات پڑھے اسے اس دن کے ان کاموں کا ثواب دیا جائیگا جو اس کی غفلت سے رہ جائیں اور جو شام کو پڑھے اسے رات کا پورا ثواب ملے گا۔

فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ هَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًا وَحِينَ تُظْهِرُونَ هَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَيُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا هَ وَكَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ (ابوداؤد، ابن السنی، عن ابن عباس)

ترجمہ: ”پس اللہ ہی پاک اور لائق تعریف ہے جس وقت تمہاری شام اور صبح ہو اور وہی لائق حمد ہے آسمانوں اور زمین میں اور تیسرے پہر اور ظہر کے وقت بھی اُس کی تعریف ہے۔ نکالتا ہے وہ زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور تازگی بخشتا ہے زمین کو اس کے خشک ہو جانے کے بعد اور اسی طرح آخرت میں تمہیں قبروں سے نکالا جائے گا۔“

۵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر صبح یہ دعا پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ.

اور جب شام ہوتی تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيٰى وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ (سنن اربعہ، ابن حبان، ابوعوانہ، عن ابی ہریرہ)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم آپ کی قدرت سے صبح کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے ہم شام کے وقت میں داخل ہوئے اور آپ کی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔“

⑥ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام اس دعا کا نغہ نہیں فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ  
الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآهْلِیْ وَمَالِیْ ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ  
وَاَمِنْ رُّوعَایْ ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیْ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَمَیْنِیْ  
وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرتا ہوں۔

اے اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت طلب کرتا ہوں اپنے دین و دنیا میں اور  
اپنے اہل (و عیال) اور مال میں، اے اللہ میرے عیوب کی پردہ پوشی کیجئے اور  
میرے (خوف و) خطرات کو امن سے بدل دیجئے، اے اللہ! میری حفاظت کیجئے  
میرے آگے سے، میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور  
میرے اوپر سے اور میں آپ کی عظمت (وکبریائی) کی پناہ میں آتا ہوں اس بات  
سے کہ ناگہاں مصیبت میں ڈال دیا جاؤں (زمین میں دھنسا دیا جاؤں)“

④ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو صبح و شام یہ کلمات پڑھتے سنا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِىْ ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِىْ اَللّٰهُمَّ  
عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ  
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ  
اِلَّا اَنْتَ (ابوداؤد، نسائی، ابن السنی، عن ابی بکرؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرمائیے، اے اللہ! میری قوتِ سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرمائیے، اے اللہ! میری بینائی میں عافیت و سلامتی عطا فرمائیے، آپ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔ اے اللہ! میں کفر سے اور فقر و فاقہ سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں۔“

۸ حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ”جو شخص تین بار صبح و شام اس دعا کو پڑھے اللہ کے ذمہ ہوگا کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے، یعنی اس کو انعام و اکرام سے نواز کر راضی و خوش فرمادیں گے۔“

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) نَبِيًّا (مصنف ابن ابی شیبہ، ابن السنی، عن ابی سلام)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔“

۹ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص یہ دعا (سید الاستغفار) صبح کو صدق

دل سے پڑھے گا پھر اسی دن شام سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مر جائے وہ شخص جنتی ہوگا۔“

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری، نسائی، ترمذی، عن شداد بن اوس)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں، آپ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، آپ نے مجھے پیدا فرمایا اور میں آپ کا بندہ ہوں اور آپ کے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میری استطاعت ہے، آپ کی پناہ میں آتا ہوں اپنے کئے کے شر سے، میں اپنے اوپر آپ کے (بے پایاں) احسانات کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں۔ لہذا مجھے بخش دیجئے کہ آپ کے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔“

⑤ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص صبح و شام سات بار یہ دعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کے تمام فکر و دور کر دیتا ہے:

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (ابن السنی، عن ابی الدرداء)

ترجمہ: ”مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔“

## وضو کی دعائیں

بعض کتابوں میں وضو کے دوران ہر عضو پر بسم اللہ، کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھنے کو مستحب لکھا ہے، نیز ہر عضو پر پڑھنے کی الگ الگ دعائیں مذکور ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز بھی کسی حدیث سے ثابت نہیں، اس لئے انہیں شرعی معنی میں مسنون یا مستحب جاننا صحیح نہیں۔ ہاں یہ عقیدہ رکھے بغیر کوئی شخص یہ چیزیں پڑھتا رہے بلکہ کوئی سا ذکر کرتا رہے تو مضائقہ نہیں۔ صحیح احادیث سے صرف یہ چیزیں ثابت ہیں۔

① شروع میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن ابی ہریرہ)

② درمیان میں یہ دعا پڑھنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (نسائی، ابن السنی، ابن ابی موسیٰ)

ترجمہ ”اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجئے اور میرے گھر میں وسعت دیجئے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمائیے۔“

③ آخر میں یہ دعائیں پڑھنا:

(۱) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، ابی ابن شیبہ، ابن عمر)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔“

(۲) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (ترمذی، ابن عمر)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ مجھے بہت توبہ کرنیوالوں میں اور خوب پاکی حاصل کرنیوالوں میں شامل فرمادیجئے۔“

(۳) سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدریؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ پاک ہیں اور میں آپ کی حمد بیان کرتا ہوں، میں آپ سے مغفرت چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔“

وضاحت: شہادتین پڑھتے ہوئے نظر آسمان پر رکھنا اور اس کے ساتھ انگلی اٹھانا کسی دلیل سے ثابت نہیں اس لئے اسے بھی مسنون یا مستحب سمجھنا درست نہیں۔

## نماز کی دعائیں

تکبیر تحریمہ کے بعد تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء کے علاوہ دعائیں بھی منقول ہیں۔  
① اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ط أَلْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا ط وَسُبْحَانَ اللَّهِ  
بُكْرَةً وَأَصِيلًا (مسلم، ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ”اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا ہے اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے خوب زیادہ تعریف، اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح و شام۔“

② اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ  
وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلَجِ وَالْبَرَدِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي  
مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنْقَى الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسی دوری پیدا فرما  
دے جیسی دوری آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان پیدا فرمادی ہے۔ اے اللہ!



میرے گناہوں کو پانی سے، برف سے اور اولوں سے دھو دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے ایسا صاف کر دے جیسا سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔“  
 فائدہ : ان دونوں دعاؤں کا پڑھنا فرض نماز میں بھی مسنون ہے اس لئے کبھی ثناء کے بجائے ان میں سے کوئی دعا پڑھ لی جائے۔  
 رکوع میں پڑھنے کی دعائیں : رکوع میں تسبیح کے علاوہ درج ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

① **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** (بخاری و مسلم)  
 ترجمہ : ”میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اور تیری تعریف بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ میری بخشش فرما۔“

② **سُبُوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (مسلم)**  
 ترجمہ : ”بہت پاکیزہ اور مقدس ہے وہ ذات جو رب ہے فرشتوں کا اور روح کا۔“  
 ③ **اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ**  
**لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُنْعَى وَعَظْمِي** (مسلم، ابوداؤد و نسائی)  
 ترجمہ : ”اے اللہ! میں نے آپ کیلئے ہی رکوع کیا اور آپ ہی پر ایمان لایا اور آپ ہی کی فرماں برداری اختیار کی اور میرے کان، آنکھیں، مغز، ہڈیاں اور پٹھے تیرے سامنے جھک گئے۔“

قومہ میں پڑھنے کی دعا : قومہ میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد یہ دعا پڑھی جائے :

**رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ** (بخاری، ابوداؤد و نسائی)  
 ترجمہ : ”اے ہمارے پروردگار! آپ ہی کیلئے تعریف ہے۔ بہت

زیادہ تعریف، پاکیزہ اور بابرکت تعریف۔“  
 سجدہ میں پڑھنے کی دعائیں: سجدہ میں تسبیح کے علاوہ درج ذیل  
 دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

① سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اے اللہ! اے ہمارے

پروردگار! اور آپ کی تعریف بیان کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری بخشش فرما۔“

② اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ

مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ

كَمَا أَتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ (مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی رضا و خوشنودی کے طفیل آپ کی ناراضی سے

پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی عافیت کے طفیل آپ کی سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور میں

آپ کی رحمت کے طفیل آپ کے غضب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں آپ کی حمد و ثناء

کا احاطہ نہیں کر سکتا، آپ کے شایان شان تعریف وہی ہے جو آپ نے خود کی۔“

③ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ

وَجْهِي لِلدَّيِّ خَلْقَهُ وَصُورَهُ فَأَحْسَنَ صُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ

تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے آپ کیلئے سجدہ کیا اور آپ پر ہی ایمان لایا اور

آپ کی ہی فرماں برداری اختیار کی۔ میرے چہرے نے اس ذات کیلئے سجدہ کیا

جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور حسین صورت بنائی اور اس میں

کان اور آنکھیں بنائیں، بابرکت ذات ہے اللہ تعالیٰ، سب سے بہتر بنانے والا۔“

۴) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّةً وَجُلَّةً اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ  
وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ (مسلم، ابوداؤد)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے تمام گناہوں کو بڑے سچے اور بڑے عظیم اور پہلے اور آخر میں گناہ بخش دیجئے۔“

## سجدہ تلاوت میں پڑھنے کی دعا

سَجَدَ وَجْهِيْ لِلّٰهِ خَلْقَهُ وَصُوْرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ  
بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ترجمہ: ”میرے چہرے نے سجدہ کیا اس ذات کے سامنے جس نے  
اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں اپنی  
طاقت و قوت کے ذریعے۔ سو اللہ بہترین بنانے والا ہے۔“

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ سجدے میں اسے کئی بار پڑھے۔ (ابوداؤد)  
دو سجدوں کے درمیان پڑھنے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَرْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَاَرْزُقْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ  
وَاَرْفُقْنِيْ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

ترجمہ: اے اللہ! تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور  
مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما اور میری بگڑی بنا دے اور مجھے رفعت عطا فرما۔

## قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد پڑھنے کی دعائیں

۱) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ  
فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَاَرْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہوں کو آپ کے سوا کوئی نہیں بخشا، لہذا میری بخشش فرمائیے اور ایسی بخشش جو خاص آپ ہی کی جانب سے ہو اور مجھ پر رحمت فرمائیے، بیشک آپ ہی بخشنے والے بڑے مہربان ہیں۔“

۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے تمام وہ گناہ بخش دیجئے جو میں نے پہلے کئے اور جو بعد میں کئے اور جو چھپ کر کئے اور جو ظاہر کئے اور جو کچھ میں نے زیادتی کی۔ اور وہ گناہ بھی جن کو آپ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں، آپ آگے بڑھانے والے اور پیچھے ہٹانے والے ہیں، آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔“

۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَآثِمِ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں عذاب قبر سے، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے، اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔“

## فرائض کے بعد پڑھنے کی دعا

جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان سے سلام پھیر کر دیر تک ذکر و دعا میں مشغول ہونا صحیح نہیں، بلکہ اذکارِ مسنونہ میں سے ایک آدھ چیز پڑھ کر فوراً سنتوں

میں مشغول ہو جانا چاہئے۔ بقیہ اذکار سنتوں سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے جائیں۔ البتہ فجر اور عصر کے بعد اگر چاہیں تو تمام اذکارِ ماثورہ پڑھ سکتے ہیں۔ فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی، مَعُوذَتَیْنِ (سُورَةُ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سُورَةُ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) اور تسبیحات کا حتی الامکان نافع نہ کیا جائے۔ تسبیحات مسنونہ یہ ہیں:

۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (مسلم، ترمذی، نسائی)

یا تینوں کلمات ۳۳، ۳۳ بار کہنے کے بعد ایک بار پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

شَيْءٍ قَدِيرٌ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

اور درج ذیل اذکار میں سے جس قدر پڑھ سکیں:-

① اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ

وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم، سنن، اربعہ)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے

بخشش طلب کرتا ہوں، میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ!

آپ سلامتی والے ہیں اور آپ ہی کی طرف سے سلامتی ملتی ہے، آپ کی

ذات بابرکت ہے، اے بزرگی اور عزت و اکرام والے۔“

تنبیہ: ان مسنون کلمات کے ساتھ بعض لوگ یہ اضافہ کر دیتے ہیں ”

وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحِينًا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ

“ان کا کسی حدیث سے ثبوت نہیں، بلکہ ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَضِلُّ لَهُ بَلْ مُخْتَلَقُ بَعْضِ الْقِصَاصِ یعنی یہ اضافہ ہے اصل اور بعض واعظین کا گھڑا ہوا ہے۔ (مرقاۃ ۲/ ۳۵۸)

۲ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بخاری، نسائی)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ (اپنی ذات و صفات میں) اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے ہے ملک و سلطنت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۳ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری، مسلم)

ترجمہ: ”اے اللہ! جو آپ عطا فرمائیں کوئی اس کا روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اس کا کوئی عطا کرنے والا نہیں۔ اور کسی دولت مند کو اس کی دولت آپ کے مقابلہ میں فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔“

۴ اور نماز فجر کے بعد یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا (طبرانی، احمد، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے پاکیزہ رزق، علم نافع اور عمل مقبول کا سوال کرتا ہوں۔“

۵ اور نماز مغرب و فجر کے بعد اٹھنے سے پہلے پہلے نماز ہی کی نشست پڑھیں اور بار بار یہ پڑھیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اپنی ذات و صفات میں اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کیلئے ہے ملک و سلطنت اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۶ اور انہی دونوں نمازوں کے بعد بات کرنے سے پہلے پہلے سات

سات بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (مسلم، ابوداؤد، ابن حبان)  
ترجمہ: ”اے اللہ! مجھے عذابِ جہنم سے اپنی پناہ میں رکھ۔“

## نماز جنازہ کی دعائیں

نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد مندرجہ ذیل دعاؤں کا پڑھنا مسنون ہے۔

۱ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَاَرْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاغْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نَزْلَهُ  
وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا  
نَقَّيْتَ الثُّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا  
خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِدْهُ مِّنْ  
عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن عوف بن مالک)

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اور اس کو عافیت دے  
اور اس کو مصاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ کو  
کشادہ فرما اور دھو دے اس کو پانی سے اور برف سے اور اولوں سے اور اس کو صاف  
کردے خطاؤں سے جیسا کہ صاف کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور (اے اللہ  
) اس کو دنیاوی گھر سے اچھا گھر بدلہ میں عنایت فرما اور اس کے گھر والوں سے اچھے  
گھر والے عطا فرما اور اسکی بیوی سے اچھی بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل

فرما اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے اس کو پناہ میں رکھ۔“

۲) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَنُثْنَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنْ اَفْأَحِيهِ عَلٰى الْاِسْلَامِ ط  
رَمَنْ تَوَلَّيْتَهُ مِنْ اَفْأَفْوَلِهِ عَلٰى الْاِيْمَانِ ط اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا  
نُضِلَّنَا بَعْدَهُ (ابوداؤد، ترمذی، عن ابی ہریرہ)

ترجمہ: ”اے اللہ! بخش دیجئے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور حاضر رہنے والوں کو اور غائب رہنے والوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ! آپ جسے زندہ رکھیں ہم میں سے تو اس کو زندہ رکھئے اسلام پر اور جس کو آپ موت دیں ہم میں سے تو موت دیجئے ایمان پر۔ اے اللہ! ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔“

۳) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَا نِيَّتِهَا جَنَّتَا  
سُفْعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا (ابوداؤد، ابن ماجہ عن وائلہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: ”اے اللہ! آپ اس (میت) کے رب ہیں، آپ نے اس کو پیدا فرمایا اور آپ نے اس کو اسلام کی ہدایت دی اور آپ ہی نے اس کو وفات دی اور آپ اس کے ظاہری و باطنی احوال کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں، ہم آپ کے پاس اس کی سفارش کرنے آئے ہیں، پس آپ اس کو بخش دیجئے۔“

۴) اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ اِحْتَاَجُ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ  
عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْنًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ  
ترجمہ: ”اے اللہ! آپ کا بندہ اور آپ کی بندی کا بیٹا آپ کی رحمت کا



محتاج ہے اور آپ اس کو عذاب دینے سے بے نیاز ہیں، اگر وہ اچھا تھا تو آپ اُس کی بھلائیوں میں زیادتی فرمائیے اور اگر وہ بُرے کام کرنے والا تھا تو آپ اس کو معاف فرما دیجئے۔“

## دعائے استخارہ

جب کوئی کام کرنے کا ارادہ ہو (مثلاً تجارت کرنا یا کسی تجارت میں حصہ لینا یا نکاح کرنا یا سفر کرنا وغیرہ) تو چاہئے کہ اپنے پروردگار سے خیر کی دعا کرے اور مشورہ لے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، ہر خیر و شر کا اس کو علم ہے، اس سے مشورہ لیا جائے گا تو وہ اپنے بندہ کو نفع کے راستے پر ہی چلائے گا، اس مشورہ لینے کو ”استخارہ“ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ اس طرح سکھلاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی کوئی سورت ہو“ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ”اللہ تعالیٰ سے مشورہ نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بد بختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔“

استخارہ کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے، اس کے بعد اول و آخر حمد و ثناء اور درود شریف پڑھ کر خوب توجہ سے مندرجہ ذیل دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ  
وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ لِاَنَّکَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ  
وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ  
خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَ اَجَلِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ  
لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ

وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةُ أَمْرِیْ أَوْ عَاجِلِ أَمْرِیْ وَآجِلِهِ فَأَصْرِفْهُ عَنِّیْ  
وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِّیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهِ

(بخاری، سنن اربعہ عن جابر بن عبد اللہ انصاری)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعے تجھ سے خیر مانگتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، کیونکہ بلاشبہ تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے اور اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر فرما اور اسے میرے لئے آسان فرما، پھر میرے لئے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لئے یہ کام میری دنیا و آخرت میں شر (اور بُرا) ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے دور فرما اور میرے لئے خیر مقدر فرما جہاں کہیں بھی ہو، پھر اس پر مجھے راضی فرما۔“

وضاحت: جب لفظ ”هَذَا الامر“ پر پہنچے تو اس وقت دل میں اسی کام کا تصور کرے جس کیلئے استخارہ کرنا چاہتا ہے، اس کے بعد پاک صاف بچھونے پر قبلہ کی طرف منہ کر کے با وضو سو جائے، جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کو کرنا چاہئے۔

اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل کا خلجان اور تردد ختم نہ ہو تو دوسرے دن پھر ایسا ہی کرے، اسی طرح سات دن تک کرے، ان شاء اللہ ضرور اس کام کی اچھائی یا برائی معلوم ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی نیک کام کرنا ہو مثلاً حج کیلئے جانا ہو تو یہ استخارہ نہ کرے کہ میں جاؤں یا نہ جاؤں، بلکہ یوں استخارہ کرے کہ فلاں دن جاؤں یا نہ جاؤں۔

## دعائے حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جسے اللہ کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندہ کی طرف کوئی حاجت ہو تو وہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر دو رکعتیں پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ ذَنْبًا لِي إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ (ترمذی، حاکم، عن عبداللہ بن ابی اوفی)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کی مغفرت کو ضروری کر دیں اور ہر بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دور کئے بغیر اور کوئی حاجت جو آپ کو پسند ہو پوری کئے بغیر نہ چھوڑ۔“

## گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ابن ماجہ و ترمذی، سنائی، منہاس)  
ترجمہ: ”میں اللہ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا،  
طاقت و قوت اللہ کی طرف سے ہے۔“

## گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ  
وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا  
ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے اندر آنے اور باہر جانے کی بہتری  
طلب کرتا ہوں، اللہ کا نام لیکر ہم داخل ہوئے اور اللہ کا نام لیکر ہم نکلے اور خدا پر  
جو ہمارا پروردگار ہے، ہم نے بھروسہ کیا۔“

## بازار میں داخل ہونے کی دعا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ  
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم من مژ)

ترجمہ: ”اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک  
نہیں، اسی کیلئے ملک و سلطنت ہے اور اسی کیلئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور  
وہ زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

## شادی کی مبارکبادی

دولہا کو یوں مبارکبادی دے: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ  
وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (سنن اربعہ، ابن حبان، عن ابی ہریرہ)  
ترجمہ: ”اللہ آپ کو برکت دے اور آپ دونوں پر برکت نازل  
فرمائے اور آپ دونوں کا خوب نباہ کرے۔“

## جب نیا پھل سامنے آئے

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا  
فِي صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَا (مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، عن ابی ہریرہ)  
ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر  
میں برکت دے اور ہمارے غلہ ناپنے کے پیانوں میں برکت دے۔“

## آئینہ دیکھنے کی دعا

اللَّهُمَّ أَنْتَ خَسَنْتَ خُلُقِي فَخَسِّنْ خُلُقِي  
ترجمہ: ”اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی اسی طرح  
میرے اخلاق بھی کر دیجئے۔“ (ابن حبان، ہامی، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما)

## نیا چاند دیکھنے کی دعا

اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ  
وَالْتَوْفِيقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى رَبِّي وَرَبَّكَ اللَّهُ

ترجمہ: ”اے اللہ! اس کو ہمارے اوپر مبارک ہونے کی حالت میں اور ایمان کے ساتھ نکلا ہوا رکھ اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے پسند ہیں نکلا ہوا رکھ، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

## روزہ افطار کرنے کی دعا

جب افطار کرنے لگے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ افْطَرْتُ

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے آپ ہی کیلئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے رزق پر روزہ کھولا۔“

وضاحت: حدیث میں یہ دعا صرف اسی قدر ہے، اس سے زیادہ الفاظ (جو عوام میں مشہور ہیں) ثابت نہیں۔

اور جب افطار کر چکے تو یہ دعا پڑھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَبَتَّ الْأَجْرَانِ شَاءَ اللَّهُ

(ابوداؤد، نسائی، حاکم، عن ابن عمر)

ترجمہ ”پاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ ثواب ثابت ہو گیا“

وضاحت: بعض کتابوں میں روزہ رکھنے کی دعا لکھی ہے:

”وَبَصَوْمٍ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ“

یہ الفاظ بلکہ روزہ رکھنے کی کوئی دعا بھی حدیث سے ثابت نہیں۔

## اگر کسی کے ہاں روزہ افطار کریں

اگر کسی کے ہاں افطار کریں تو انہیں یہ دعا دیں:

أَفْطَرَعِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَآكَلْ طَعَامَكُمْ الْآبَوَارُ وَصَلْتُ  
عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ (ابن ماجہ، ابن حبان، عن عبد اللہ بن الزبیرؓ)

ترجمہ: ”آپ کے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک بندے آپ کا کھانا کھائیں اور فرشتے آپ پر رحمت بھیجیں۔“

## شب قدر کی دعا

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوفٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

ترجمہ: ”اے اللہ بے شک آپ معاف فرمانے والے ہیں، معافی کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔“

## مجلس کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے، پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہیں وہ سب بخش دیئے جائیں گے۔“

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

ترجمہ: ”پاک ہیں آپ اے اللہ! اور اپنی خوبیوں کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں آپ کے سوا میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

## اداءِ قرض کی دعا

اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ  
عَنْ سِوَاكَ (ترمذی، حاکم عن علی ابن ابی طالبؑ)

ترجمہ: ”اے اللہ! حرام سے بچاتے ہوئے اپنے حلال کے ذریعے آپ میری کفایت فرمائیے اور اپنے فضل کے ذریعے آپ مجھ اپنے غیر سے بے نیاز فرما دیجئے۔“

## بارش طلب کرنے کی دعائیں

① اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مُرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا  
غَيْرَ آجِلٍ رَائِبٍ (ابوداؤد، عن کعب بن عجرہ وجامع)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما مدد کرنے والی، جو مبارک ہو اور زیادہ ہو، نفع دینے والی ہو، ضرر دینے والی نہ ہو، جلدی ہو جائے، دیر لگانے والی نہ ہو (برسنے کے بعد) زمین میں ٹھہرنے والی ہو۔“

② اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَأَنْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَخِي  
بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (ابوداؤد، عن عبد اللہ بن عمرؓ)

ترجمہ: ”اے اللہ! اپنے بندوں کو اور چوپایوں کو سیراب فرما اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنی مردہ زمین کو زندہ فرما دے۔“



۱۳ اللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَمَسْكَنَهَا (ابوعوانہ عن سرہ بن جندب)  
ترجمہ: ”اے اللہ! ہماری زمین پر اس کی زینت و پھول بوٹے اور

اس کا آرام و چین نازل فرما۔“

جب بارش حد سے زیادہ ہونے لگے اور ضرر کا خوف ہو

اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلٰی الْاَشْجَامِ وَالْاَجَامِ وَالْظُّرَابِ  
وَالْاَرْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری، مسلم، عن انس)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور پہاڑی نالوں پر اور درخت پیدا ہونے کی جگہوں میں برسا۔“

جب کڑکنے اور گرجنے کی آواز سے

۱ اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ  
وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ فرما اور اس سے پہلے عافیت دے۔“

۲ سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّغْدَ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ ط

(موطا موقوف علی عبد اللہ بن الزہیر)

ترجمہ: ”پاک بیان کرتا ہوں میں اس ذات کی جس کی تسبیح بیان کرتی ہے گرج اس کی حمد کے ساتھ اور فرشتے بھی تسبیح کرتے ہیں اس کے خوف سے۔“

## جب تیز ہوا چلے

① اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَ مَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا  
اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا  
اُرْسِلَتْ بِهٖ (مسلم، ترمذی، نسائی عن عائشہ)۔

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے اس ہوا کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اس  
چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جو اس میں ہے اور اس چیز کی خیر کا سوال کرتا ہوں جس  
کو لیکر یہ بھیجی گئی ہے۔ اور آپ کی پناہ میں آتا ہوں میں اس ہوا کے شر سے اور اس  
چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس چیز کے شر سے جس کو لیکر یہ بھیجی گئی ہے۔“

② اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِیَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِیْحًا ۝ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا  
رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا (طبرانی فی المعجم فی الکبیر عن ابن عباس)

ترجمہ: ”اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا اور اسے نقصان والی نہ بنا۔ اے  
اللہ! اسے رحمت والی بنا اور اسے عذاب نہ بنا۔“

## بیماری اور تکلیف کے وقت کی دعا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت ہم میں سے کوئی بیمار  
ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاَشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُّ لَا شِفَاءَ  
اِلَّا بِشِفَاؤِكَ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا (بخاری، مسلم، نسائی، عن عائشہ)

ترجمہ: ”دور کر دیجئے تکلیف اے پروردگار لوگوں کے! اور شفا بخشے، آپ ہی شفا دینے والے ہیں، نہیں ہے شفا مگر آپ ہی کی طرف سے، ایسی شفا دیجئے جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔“

## اگر بدن میں کسی جگہ درد ہو

تکلیف کی جگہ داہنا ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہیں، پھر سات بار یہ دعا پڑھیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَادِرُ

(مسلم، سنن اربعہ، عن عثمان بن ابی العاص)

ترجمہ: ”میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں اس چیز کے شر سے جس کی تکلیف پارہا ہوں اور جس سے ڈر رہا ہوں۔“

## جب دشمنوں کا خوف ہو

اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(ابوداؤد، نسائی، عن ابی موسیٰ الاشعری)

ترجمہ: ”اے اللہ! ہم آپ کو ان دشمنوں کے سینوں میں (تصرف کر نیوالا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔“

## جب کوئی مصیبت آئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاْجِعُوْنَ ط اللّٰهُمَّ اَجْرِنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ وَاخْلِفْ

لِيْ خَيْرًا مِنْهَا (مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

ترجمہ: ”ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں ثواب عطا فرما اور مجھے اس کے عوض اس سے بہتر عطا فرما۔“

## جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا (ترمذی، عن عمرو ابی مریرہ)

ترجمہ: ”سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تجھے مبتلا فرمایا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔“

وضاحت: یہ دعا باواز بلند پڑھنے کے بجائے دل میں پڑھی جائے تاکہ وہ مصیبت زدہ نہ سُنے، لیکن علماء نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اُس کے سامنے باواز بلند پڑھے تاکہ اُسے عبرت ہو۔

## زیارتِ قبور کے وقت پڑھنے کی دعائیں

① السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

(مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن بریدہ)

ترجمہ: ”سلام ہو تم پر اے یہاں کے بسنے والو جو اہل ایمان اور اہل اسلام ہیں اور بیشک ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ضرور ملنے والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔“

② السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَنْتُمْ

سَلَفُنَا وَلَنُحْنُ بِالْآثِرِ (ترمذی عن ابن عباس)  
ترجمہ: ”سلام ہو تم پر اے قبر والو! اللہ ہماری اور تمہاری بخشش فرمائے تم  
ہم سے پہلے جانے والے ہو اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔“

## حصولِ محبتِ الہی کیلئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ  
یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاهْلِیْ  
وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی، حاکم، عن ابی الدرداء)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں آپ سے آپکی محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی  
محبت مانگتا ہوں جو آپ سے محبت رکھتا ہو اور وہ عمل مانگتا ہوں جو آپ کی محبت  
تک مجھے پہنچا دے۔ اے اللہ! آپ اپنی محبت مجھے میری جان سے اور میرے  
گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب کر دیجئے۔“

## بہت وزنی، لیکن نہایت آسان وظیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: ”دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان سے ان کا کہنا نہایت آسان ہے  
لیکن میزانِ عمل میں ان کا وزن بہت بھاری ہوگا۔“ وہ دو کلمے یہ ہیں:

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

ترجمہ: ”پاک ہے اللہ سمیت اس کی تعریف کے“ پاک ہے اللہ  
عظمت والا۔“ (بخاری و مسلم)

## ضمیمہ

### سو بڑے گناہ

جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی اوپر سے نیچے گرا دیئے،  
یعنی جنت سے جہنم میں لے جانے کیلئے کافی ہے مگر اللہ تعالیٰ جس پر فضل فرمائیں۔  
وضاحت: وہ گناہ جن کا تعلق حقوق العباد (بندوں کے حقوق) سے ہے۔  
ان میں توبہ کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ یا تو جس بندے کا حق ہے اسے حق  
ادا کر دیا جائے یا وہ حق معاف کر لیا جائے۔

① حقارت سے کسی پر ہنسنا۔

② کسی کو طعنہ دینا۔

③ کسی کو بُرے لقب سے پکارنا۔

وضاحت: جیسے اواندھے، اولنگڑے، اوموٹے وغیرہ۔

④ بدگمانی کرنا۔

وضاحت: یعنی کسی شرعی دلیل اور قوی ثبوت کے بغیر محض حالات و

قرائن سے کسی کو برا سمجھنا۔

⑤ کسی کا عیب تلاش کرنا۔

۷ غیبت کرنا یا غیبت سننا۔

وضاحت: یعنی کسی مسلمان کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر اس طرح کرنا کہ اگر وہ موجود ہوتا تو اسے یہ بات بری اور ناگوار معلوم ہوتی۔ مثلاً اس کی ایسی برائی ذکر کرنا یا اس سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً بیوی بچوں یا سواری یا مکان وغیرہ) کی ایسی برائی ذکر کرنا جسے اگر وہ سنتا تو اسے ناگوار ہی ہوتی اگرچہ حقیقت میں بھی وہ برائی اور عیب ان میں موجود ہو۔ خواہ (یہ برائی کا ذکر) زبان سے ہو یا ہاتھ کے اشارے سے مثلاً اس کے قد کے چھوٹے ہونے پر اشارہ کرنا یا لنگڑا کر چل کر اس کے لنگڑے ہونے پر اشارہ کرنا۔

۸ کسی کو بلا وجہ برا بھلا کہنا۔

۹ چغلی کھانا۔

وضاحت: یعنی ادھر کی بات ادھر لگا کر مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔

۱۰ تہمت و بہتان لگانا۔

وضاحت: یعنی جو عیب کسی میں نہ ہو وہ اس کی طرف منسوب کرنا۔

۱۱ دھوکہ دینا۔

۱۲ عار دلانا۔

وضاحت: یعنی کسی کو اس کے کسی گزشتہ گناہ یا خطا کو یاد دلانا کہ شرمندہ کرنا حالانکہ وہ اس سے توبہ کر چکا ہے۔ حدیث میں اس پر وعید ہے کہ ”عار دلانے والے کو موت نہیں آسکتی جب تک کہ وہ خود اس (گناہ یا خطا) میں مبتلا نہ ہو جائے۔“

۱۳ کسی کے نقصان پر خوش ہونا۔

۱۴ تکبر کرنا۔

وضاحت۔ یعنی خود کو بڑا اور دوسرے کو حقیر سمجھنا۔

۱۲ فخر کرنا۔

وضاحت۔ یعنی اپنی بڑائی جتانا۔

۱۵ ضرورت کے وقت قدرت کے باوجود دوسرے کی مدد نہ کرنا۔

۱۶ کسی کے مال کا نقصان کرنا۔

۱۷ کسی کی عزت اور آبرو کو صدمہ پہنچانا۔

۱۸ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا۔

۱۹ بڑوں کی عزت نہ کرنا۔

۲۰ اپنی مالی حیثیت کے موافق بھوکوں اور محتاجوں کی مدد نہ کرنا۔

۲۱ کسی دنیوی رنج کی وجہ سے اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے

زیادہ بولنا چھوڑ دینا۔

۲۲ بلا ضرورت کسی بھی جاندار (خواہ انسان ہو یا جانور) کی تصویر بنانا فوٹو کھینچنا

یا کھنچوانا نیز اپنے گھروں اور کمروں میں کسی جاندار کی تصویر رکھنا یا دیوار وغیرہ پر لگانا۔

۲۳ کسی کی زمین پر موروٹی کا دعویٰ کرنا۔

۲۴ تندرست اور صحت مند آدمی کا بھیک مانگنا۔

۲۵ ڈاڑھی کٹا کر منڈانا یا ایک مُشت (مٹھی) سے کم کر دینا۔

وضاحت: ڈاڑھی تینوں طرف سے (یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے اور چہرہ

کے دائیں طرف اور بائیں طرف سے) اپنے ہاتھ کی ایک مٹھی کی مقدار رکھنا

واجب ہے اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم

کی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔



۱۶۱ عورتوں کا شرعی پردہ نہ کرنا۔

وضاحت: عورتوں کیلئے مندرجہ ذیل رشتہ دار نامحرم ہیں اس لئے ان سے پردہ کرنا ضروری ہے: خالو، پھوپھا، چچا زاد بھائی، تایا زاد بھائی، ماموں زاد بھائی، خالہ زاد بھائی، پھوپھی زاد بھائی، بہنوئی، سر کے علاوہ شوہر کے تمام مرد رشتہ دار (بالخصوص دیور اور جیلٹھ)

۱۶۲ مردوں کو عورتوں کا عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا۔

۱۶۳ کافروں اور فاسقوں کا لباس پہننا۔

۱۶۴ زنا کرنا۔

۱۶۵ چوری کرنا۔

۱۶۶ ڈاکہ مارنا۔

۱۶۷ جھوٹی گواہی دینا یا سچی گواہی کو چھپانا۔

۱۶۸ یتیم کا مال کھانا۔

۱۶۹ ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ان کو دکھ دینا سنانا۔

۱۷۰ ناحق قتل کرنا۔

۱۷۱ جھوٹی قسم کھانا۔

۱۷۲ رشوت لینا دینا اور رشوت کے معاملہ میں پڑنا۔

وضاحت: البتہ جہاں بغیر رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں رشوت دینے والے کو گناہ نہ ہوگا لیکن رشوت لینا ہر حال میں حرام ہے۔

۱۷۳ شراب پینا اور پلانا۔

- ۳۹ شراب پیچنا اور خریدنا۔
- ۴۰ جوا کھیلنا۔
- ۴۱ ظلم کرنا۔
- ۴۲ کسی کا مال یا اور کوئی چیز اس کی مرضی و اجازت کے بغیر لے لینا۔
- ۴۳ سود لینا اور دینا۔
- ۴۴ سود لکھنا اور سود کا گواہ بننا۔
- ۴۵ جھوٹ بولنا۔
- ۴۶ امانت میں خیانت کرنا۔
- ۴۷ وعدہ خلافی کرنا۔
- ۴۸ بلا عذر نماز قضاء کر دینا۔
- وضاحت: یعنی کسی شرعی عذر اور مجبوری کے بغیر نماز اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔
- ۴۹ سنت مثلاً ڈاڑھی اور پگڑی وغیرہ کا مذاق اڑانا۔
- ۵۰ میدان جہاد سے بھاگنا۔
- وضاحت: جبکہ مقابلہ کی قدرت موجود ہو۔
- ۵۱ لواطت (یعنی لڑکے سے بد فعلی) کرنا۔
- ۵۲ قطع رحمی کرنا۔
- وضاحت: یعنی قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا۔
- ۵۳ رمضان میں بغیر کسی شرعی عذر اور مجبوری کے روزہ توڑ دینا۔
- ۵۴ ناپ تول میں کمی کرنا۔
- ۵۵ کسی فرض نماز کو اپنے وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا۔

۵۶) زکوٰۃ یا روزہ کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا۔  
وضاحت۔ عذر اور بیماری کی صورتیں مستثنیٰ ہیں۔

۵۷) حج فرض ادا کئے بغیر مرجانا۔  
وضاحت۔ اگر موت کے وقت وصیت کردی اور حج کا انتظام چھوڑا تو اس کا گناہ نہ ہوگا۔

۵۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کسی ایسے قول (بات) یا فعل (عمل اور کام) کو قصداً منسوب کرنا جو بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمائی تھی یا وہ کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔  
۵۹) کسی صحابی رسول (رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنا۔

۶۰) علماء کرام اور حفاظ قرآن کی توہین کرنا، انکو حقیر سمجھنا، یا انکو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کرنا۔

۶۱) دیانت، یعنی اپنی بیوی، بیٹی وغیرہ کو اپنے اختیار سے جان بوجھ کر حرام میں مبتلا کرنا یا اس پر راضی ہونا۔

۶۲) قیادت، یعنی کسی اجنبی عورت کو حرام پر آمادہ کرنا اور اس کیلئے دلائی کرنا۔

۶۳) باوجود قدرت کے امر یا المعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنا۔

وضاحت: یعنی قدرت کے باوجود نیکی کی تلقین کرنے اور برے کاموں سے روکنے کا اہم فریضہ انجام نہ دینا۔

۶۴) جادو سیکھنا اور سکھانا یا اس پر عمل کرنا۔

۶۵) قرآن مجید کو یاد کر کے بھلا دینا۔

وضاحت۔ یعنی باختیار خود لا پرواہی سے بھلا دیں، کسی بیماری و ضعف کی

وجہ سے ایسا ہو جائے وہ اس میں داخل نہیں اور بعض علماء نے فرمایا کہ نسیان قرآن جو گناہ کبیرہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بھول جائے کہ دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے۔  
 ۱۶) کسی جاندار کو آگ میں جلانا۔

وضاحت۔ سانپ، بچھو وغیرہ کو جلانے کے سوا ان کی ایذا سے بچنے کی اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو جلانے میں مضائقہ نہیں۔

۱۷) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا۔

۱۸) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا۔

۱۹) مردار جانور کا گوشت کھانا۔

وضاحت: لیکن اگر کوئی شخص بھوک کی وجہ سے ایسی حالت پر پہنچ گیا کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے گی تو ایسے شخص کیلئے جان بچانے کی نیت سے صرف اتنی مقدار کھانا جائز ہے جو جان بچانے کیلئے کافی ہو۔ پیٹ بھر کر کھانا یا جان بچانے کی مقدار سے زیادہ کھانا یا لذت حاصل کرنے کی نیت سے کھانا ایسے مجبور شخص کیلئے بھی حرام ہے۔ غیر اضطراری حالت میں مردار جانور کا گوشت کھانا تو سب کیلئے حرام ہے۔

۲۰) مال میں انصراف کرنا۔

وضاحت۔ یعنی مصلحت و ضرورت سے زائد خرچ کرنا۔

۲۱) کوئی صغیرہ گناہ ہمیشہ کرتے رہنا۔

۲۲) گناہ کے کاموں پر کسی کی مدد کرنا یا کسی کو گناہ پر آمادہ کرنا۔

۲۳) دوسروں کو گناہ سنانا یا خود سننا۔

۲۴) لوگوں کے سامنے ستر کھولنا۔

- ۷۵ کسی کے حق واجب کے ادا کرنے میں بخل کرنا۔  
 ۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے افضل کہنا۔  
 ۷۷ خودکشی کرنا یا اپنے کسی عضو کو اپنے اختیار سے جان بوجھ کر تلف (ضائع اور ناکارہ) کرنا۔

وضاحت: خودکشی کا گناہ دوسرے کو قتل کرنے سے بڑا گناہ ہے۔

- ۷۸ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا۔  
 ۷۹ صدقہ دیکر احسان جتلانا اور تکلیف پہنچانا۔  
 ۸۰ قضا و قدر (تقدیر) کا انکار کرنا۔

وضاحت: قضائے الہی اور تقدیر پر راضی رہنا فرض ہے۔ اس لئے جو بات تقدیر پر ناراضی اور غصہ پر دلالت کرے وہ حرام اور موجب کفر ہے۔  
 ۸۱ اپنے امیر سے غداری کرنا۔

وضاحت: یعنی ملک میں اسلامی حکومت ہونے کی صورت میں وقت کے امیر المؤمنین سے بغاوت و غداری کرنا۔  
 ۸۲ نجومی یا کاہن کی تصدیق کرنا۔

وضاحت: ”کاہن“ سے مراد وہ شخص ہے جو مستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں خبر دے اور غیب کی باتیں جاننے کا دعویدار ہو جیسے یہ خبر دے کہ فلاں تاریخ کو بارش ہوگی وغیرہ اور ”نجومی“ (عزاف) اس شخص کو کہتے ہیں جو

بعض حالات اور طریقوں کے ذریعہ بعض مخفی باتیں جاننے کا دعویٰ دار ہو۔ مثلاً چور کا پتہ چلانا وغیرہ۔ خوب یاد رکھیں کہ غیب کی خبریں بتانے کے جتنے طریقے جاری ہیں ان پر اعتماد کرنا اور ان کی تصدیق کرنا شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

۸۱) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے نذر مان کر جانور کی قربانی کرنا۔

۸۲) تہبند یا پا جامہ وغیرہ سے مردوں کا ٹخنے ڈھانپنا۔

وضاحت: مردوں کا ٹخنے ڈھانپنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ ہر وہ لباس جو اوپر سے نیچے کی طرف آ رہا ہو جیسے لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر، پینٹ وغیرہ اسے ٹخنے سے اوپر رکھنا واجب اور ضروری ہے۔ البتہ جو لباس نیچے کی طرف سے آئے مثلاً موزہ وغیرہ اس سے ٹخنے چھپانا گناہ نہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ٹخنے کھلے رکھنا صرف نماز ہی میں ضروری نہیں بلکہ جب بھی کھڑے ہوں یا چل رہے ہوں تو ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے ورنہ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔ اس کے برخلاف عورتوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ عام حالات میں ہر وقت اپنے ٹخنے چھپا کر رکھیں۔

۸۵) کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو بلانا یا کوئی بری رسم نکالنا۔

۸۶) لڑکیوں کو میراث کا حصہ نہ دینا۔

۸۷) کسی مسلمان کو ”بے ایمان“، ”کافر“، ”لعنتی“ یا ”خدا کا دشمن“ کہنا۔

۸۸) بد نظری کرنا۔

وضاحت: یعنی نامحرم عورتوں کو دیکھنا، اسی طرح بے ڈاڑھی مونچھ والے لڑکوں کو دیکھنا یا اگر ڈاڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف دل مائل ہوتا ہے تو ان کی طرف دیکھنا بھی حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف

دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

۸۹) نامحرم عورت سے اختلاط رکھنا۔

وضاحت: خواہ اس کو دیکھنا یا اپنا دل خوش کرنے کیلئے اس سے باتیں کرنا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا یا اس کو خوش کرنے کیلئے اپنے کلام کو آراستہ و نرم کرنا۔  
۹۰) خود ناچنا یا ناچ کو دیکھنا۔

۹۱) ٹی وی وی سی آر اور کیبل دیکھنا۔

۹۲) کسی سے مسخر اپن (اور مذاق) کر کے اسے بے عزت اور شرمندہ کرنا۔

۹۳) بھنگ کھانا پینا۔

۹۴) کسی شرعی عذر اور مجبوری کے بغیر بیوی کو طلاق دینا۔

۹۵) ایک سے زائد بیویوں کے حقوق میں برابری نہ کرنا۔

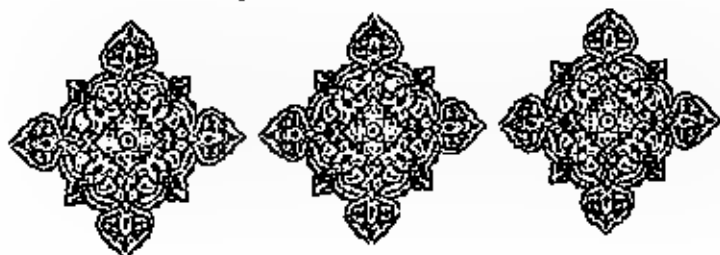
۹۶) مشیت زنی کر کے شہوت پوری کرنا۔

۹۷) حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرنا۔

۹۸) کسی جانور گائے، بکری وغیرہ سے بد فعلی کرنا۔

۹۹) بے ریش لڑکے کی طرف شہوت سے دیکھنا۔

۱۰۰) کسی دوسرے کے گھر جھانکنا اور بلا اجازت داخل ہونا۔



## اضافہ

### عافیت

#### ایمان کے بعد سب بڑی دولت

(حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی دامت برکاتہم العالیہ)

آج کے مشینی دور میں نت نئے امراض و آفات ناگہانی حادثات اور طرح طرح کی پریشانیاں و بلاء عام کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ ہر شخص اپنی جگہ حیران و پریشان اور سرگرداں ہے۔ اس کا بنیادی سبب تو ہماری بد اعمالیاں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اور تمہیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کئے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگزر ہی کرتا ہے۔“ (۳۰:۴۲) لیکن ان مصائب کے نزول میں بڑا دخل ہماری اس کوتاہی کا بھی ہے کہ ہم مصیبت کی گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے نہ ہی اس سے عافیت و سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ جبکہ عافیت ایک ایسی عظیم نعمت ہے جسے صحیح حدیث میں ایمان کے بعد سب سے بڑی دولت قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ”اللہ تعالیٰ سے گناہوں



کی معافی اور عافیت و سلامتی کا سوال کرتے رہو اس لیے کہ ایمان و یقین کے بعد کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کر کوئی دولت عطا نہیں کی گئی۔ (احمد ترمذی، نسائی)  
 ”عافیت“ ایک ایسا جامع لفظ ہے جس میں ہر قسم کی ظاہری، باطنی، دنیوی، اخروی آفات و بلیات اور مکروہات و مصائب سے پناہ نیز دین و دنیا کی تمام بھلائیوں کی طلب و استدعا موجود ہے۔ مشہور محدث علامہ محمد طاہر فتنی رحمہ اللہ تعالیٰ اس لفظ کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وهی متناولة لدفع جميع المكروهات في البدن والباطن في الدين والدنيا والاخرة ..... وذلك لانه جامع لانواع خير الدارين (مجمع بحار الانوار ۶۳۲/۳)

ایک صحابی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! افضل ترین دعا کونسی ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے رب سے دنیا و آخرت کی عافیت و سلامتی اور معافی کا سوال کرو۔“ پھر وہ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ! افضل ترین دعا کونسی ہے؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر وہ تیسرے دن آئے اور وہی سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا ”جب تمہیں دنیا اور آخرت کی عافیت عطا کی گئی تو تم فلاح پا گئے۔“ (ترمذی)

مزید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس سے محبوب کوئی اور دعا نہیں کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے۔“ (ترمذی، طبرانی، بیہقی)  
 نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جو مصیبت میں مبتلا

تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا نہیں کرتے تھے؟“ (بخاری)

ہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمائش کی کہ ”یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیے جو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتا رہوں“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”چچا جان! اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کیجئے۔“ (ترمذی)

عافیت کی اس ضرورت و اہمیت کے پیش نظر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے موقع بہ موقع دعا عافیت کی امت کو تلقین فرمائی اور خود بھی اس کا اہتمام فرمایا: مثلاً

☆ قرآنی دعا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

وَلِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کیجئے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کیجئے اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے)

یہ دعا دونوں جہانوں کی عافیت و سلامتی اور خیر و بھلائی پر مشتمل جامع ترین دعا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

☆ راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کچھ لوگوں نے دعا کی درخواست کی تو آپ نے لکے حق میں یہی دعا مانگی۔ انہوں نے مزید دعا کی فرمائش کی تو آپ نے فرمایا:

”میں دنیا و آخرت (کی عافیت و بھلائی) تو مانگ چکا مزید کیا چاہتے ہو۔“ (تفسیر قرطبی 429/2)

☆ ایک صحابی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے رب سے کن الفاظ میں سوال کروں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یوں کہو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے اور مجھ پر رحم کیجئے اور مجھے عافیت عطا کیجئے اور رزق

مرحمت فرمائیے) ”ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاروں انگلیاں جمع فرما کر ارشاد فرمایا: ”یہ کلمات تمہاری دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے جامع ہیں۔“ (مسلم)

☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے خواہ وہ کسی ہی مصیبت ہو۔“

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا اَتٰکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا (اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس آزمائش سے محفوظ رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فوقیت دی)

لیکن یہ دعا ذرا آہستہ سے پڑھیں تاکہ اس مصیبت زدہ کو سن کر افسوس نہ ہو۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک ناقص الخلقہ شخص پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ریز ہو گئے پھر فرمایا: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ (میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں) (یعنی) ☆ اذان و اقامت کے مابین قبولیت کا وقت ہے۔ حدیث پاک کی رو سے اس وقت دعا رو نہیں ہوتی ایک صحابی نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! اس وقت ہم کس چیز کی دعا کریں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت مانگو۔“ (ترمذی)

اس لیے علماء نے لکھا ہے کہ اس وقت یہ دعا کی جائے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (اے اللہ! میں آپ سے اپنے گناہوں کی معافی اور دنیا و آخرت کی عافیت و سلامتی کا سوال کرتا ہوں)“

### (عافیت کی جامع ترین دعا)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی دِیْنِیْ وَدُنْیَایْ وَآہْلِیْ وَمَالِیْ

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَامِنْ رُّوْعَايِ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ  
يَدَيِّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ  
وَاعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ (ابوداؤد ۲۵۱۳ / نسائی ۱۲)

۲۷۲ ابن ماجہ ۲۸۴ حاکم ۵۱۷ / ابن حبان ۲۳۵ / طبرانی ۲۶۳ / ۱۲

ترجمہ:- ”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت کی عافیت کا سوال کرتا ہوں  
اے اللہ میں آپ سے اپنے دین، اپنی دنیا، اپنے اہل و عیال اور اپنے مال کے  
معاملے میں، معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردے کی چیزوں  
کو پردے میں رکھ اور گھبراہٹ کی باتوں سے مجھے امن میں رکھ اے اللہ! میرے  
آگے اور پیچھے دائیں بائیں اور اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں اس بات سے  
تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں کہ اپنے نیچے سے ناگہاں ہلاک کر دیا جاؤں۔“

اس جامع ترین دُعا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین و دنیا، جسم و جان،  
اہل و عیال، مال و متاع غرض سب چیزوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کی ہے۔  
اس دعا کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ  
تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر اس دعا کا نافع نہ فرمایا  
(حوالہ بالا) طبرانی کے الفاظ ہیں: حتی فارق الدنيا وحتى مات (کہ دنیا سے  
رخصتی اور یوم وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی پابندی فرمائی) کے

یہ نمونہ کی چند روایات ہیں ورنہ صاحب حصن حصین امام ابن جزری رحمہ اللہ تعالیٰ  
کے بقول دُعا عافیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پچاس سندوں سے منقول ہے۔

ان ارشادات نبویہ کے پیش نظر بلا امتیاز مرد و زن ہر مسلمان کو چاہئے کہ عافیت  
کی اس مستند اور جامع ترین دعا کو حرز جان بنالے۔ بالخصوص آج کے فتنہ خیز اور پر  
آشوب دور میں تو اس دعا کی ضرورت و اہمیت جس قدر بڑھ گئی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔

# نمازین سُنت کے مطابق پڑھو

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى، وسلام على عباده الذين اصطفى  
 نماز دین کا ستون ہے، اس کو ٹھیک ٹھیک سنت کے مطابق ادا کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم لوگ بے فکری کے ساتھ نماز کے ارکان جس طرح سمجھ میں آتا ہے ادا کرتے رہتے ہیں اور اس بات کی فکر نہیں کرتے کہ وہ ارکان مسنون طریقے سے ادا ہوں اس کی وجہ سے ہماری نمازیں سنت کے انوار و برکات سے محروم رہتی ہیں، حالانکہ ان ارکان کو ٹھیک ٹھیک ادا کرنے سے نہ وقت زیادہ خرچ ہوتا ہے، نہ محنت زیادہ ہوتی ہے، بس ذرا سی توجہ کی بات ہے۔ اگر ہم تھوڑی سی توجہ دے کر صحیح طریقہ سیکھ لیں، اور اس کی عادت ڈال لیں تو جتنے وقت میں ہم نماز پڑھتے ہیں، اتنے ہی وقت میں وہ نماز سنت کے مطابق ادا ہو جائے گی، اور اس کا اجر و ثواب بھی اور انوار و برکات بھی آج سے کہیں زیادہ ہوں گے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم! جمعین کو نماز کا ایک ایک عمل خوب توجہ کے ساتھ سنت کے مطابق انجام دینے کا بڑا اہتمام تھا، اور وہ ایک دوسرے سے سنتیں سیکھتے بھی رہتے تھے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر احقر نے اپنی ایک مجلس میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس سلسلے میں جو غلطیاں رواج پا گئی ہیں ان کی تفصیل بیان کی تھی جس سے بفضلہ تعالیٰ سامعین کو بہت فائدہ ہوا۔ بعض احباب نے خیال ظاہر کیا کہ یہ باتیں ایک مختصر سے رسالے کی شکل میں آجائیں تو ہر شخص اس سے فائدہ اٹھا سکے گا۔ چنانچہ اس مختصر سے رسالے میں نماز کا مسنون طریقہ اور اس کو آداب کے ساتھ ادا کرنے کی ترکیب بیان کرنی مقصود ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہم سب کے لئے مفید بنائیں، اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔ نماز کے مسائل پر بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں بحمد اللہ شائع ہو چکی ہیں، یہاں نماز کے تمام مسائل بیان کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ صرف نماز کے ارکان کی سنت سنت کے مطابق بنانے کے لئے چند ضروری باتیں بیان کرنی ہیں اور ان غلطیوں اور کوتاہیوں پر تنبیہ کرنی ہے جو آج کل بہت زیادہ رواج پا گئی ہیں۔

ان چند مختصر باتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ نماز کی کم از کم ظاہری صورت سنت کے مطابق ہو جائے گی، اور ایک مسلمان اپنے پروردگار کے حضور کم از کم یہ عرض داشت پیش کر سکے گا کہ۔

ترے محبوب کی یا رب! شہادت لیکے آیا ہوں

حقیقت اس کو تو کر دے، میں صورت لیکے آیا ہوں

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

احقر محمد تقی عثمانی

## نماز شروع کرنے سے پہلے

یہ باتیں یاد رکھئے اور ان پر عمل کا اطمینان کر لیجئے۔

(۱) آپ کا رخ قبلے کی طرف ہونا ضروری ہے۔

(۲) آپ کو سیدھا کھڑے ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے۔ گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا بھی مکروہ ہے، اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی درست نہیں۔ اس طرح سیدھے کھڑے ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔

(۳) آپ کے پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب ہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ ہیں۔ (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلاف سنت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رخ ہونے چاہئیں۔

صحیح طریقہ

غلط طریقہ



(۴) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

(۵) اگر جماعت سے نماز پڑھ رہے ہوں تو آپ کی صف سیدھی رہے۔

سیدھی صف کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی دونوں ایڑھیوں کے آخری

سرے صف یا اس کے آخری نشان کے آخری کنارے پر رکھ لے، اس طرح

صحیح طریقہ

غلط طریقہ



(۶) جماعت کی صورت میں اس بات کا بھی اطمینان کر لیں کہ دائیں بائیں کھڑے ہونے والوں کے بازوؤں کے ساتھ آپ کے بازو ملے ہوئے ہیں اور بیچ میں کوئی خلا نہیں ہے۔

(۷) پا جائے کو ٹخنے سے نیچے لٹکانا ہر حالت میں ناجائز ہے، ظاہر ہے کہ نماز میں اس کی شاعت اور بڑھ جاتی ہے، لہذا اس کا اطمینان کر لیں کہ پا جامہ ٹخنے سے اونچا ہے۔

(۸) ہاتھ کی آستینیں پوری طرح ڈھکی ہوئی ہونی چاہئیں، صرف ہاتھ کھلے رہیں۔ بعض لوگ آستینیں چڑھا کر نماز پڑھتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں ہے۔  
(۹) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑے ہونا مکروہ ہے، جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔

## نماز شروع کرتے وقت

(۱) دل میں نیت کر لیں کہ میں فلاں نماز پڑھ رہا ہوں۔ زبان سے نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں۔

(۲) ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور انگلیوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آجائیں اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔ بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کے بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں۔

بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں۔ بعض لوگ ہاتھ پوری کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا اشارہ سا کر دیتے ہیں۔ بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے



پکڑ لیتے ہیں۔ یہ سب طریقے غلط اور خلاف سنت ہیں۔ ان کو چھوڑنا چاہئے۔  
 (۳) مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہیں، پھر دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح پھیلا دیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف رہے۔  
 (۴) دونوں ہاتھوں کو ناف سے ذرا نیچے رکھ کر مذکورہ بالا طریقے سے باندھ لیں۔

## کھڑے ہونے کی حالت میں

(۱) اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں یا امامت کر رہے ہوں تو پہلے سبحانک اللہم ان، پھر سورۃ فاتحہ، پھر کوئی سورت پڑھیں، اور اگر کسی امام کے پیچھے ہوں تو صرف سبحانک اللہم پڑھ کر خاموش ہو جائیں، اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں۔ اگر امام زور سے نہ پڑھ رہا ہو تو زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں سورۃ فاتحہ کا دھیان کئے رکھیں۔

(۲) جب خود قرأت کر رہے ہوں تو سورۃ فاتحہ پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ ہر آیت پر رک کر سانس توڑ دیں، پھر دوسری آیات پڑھیں، کئی کئی آیتیں ایک سانس میں نہ پڑھیں مثلاً الحمد للہ رب العالمین پر سانس توڑ دیں۔ پھر الرحمن الرحیم پر۔ پھر ملک یوم الدین پر۔ اس طرح پوری سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ لیکن اس کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں۔

(۳) بغیر کسی ضرورت کے جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں۔ جتنے سکون کے ساتھ کھڑے ہوں، اتنا ہی بہتر ہے۔ اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں اور وہ بھی صرف سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم۔

(۴) جسم کا سارا زور ایک پاؤں پر دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا

کس میں خم آجائے نماز کے اُلب کے خلاف ہے اس سے پرہیز کریں یا تو دونوں پاؤں  
پر برابر زودیں یا ایک پاؤں پر زودیں تو اس طرح کہ دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہو۔

(۵) جمائی آلے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کریں۔

(۶) کھڑے ہونے کی حالت میں نظریں سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر

ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں۔

**رکوع میں جاتے وقت ان باتوں کا خاص خیال رکھیں**

(۱) اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائیں کہ گردن اور پشت تقریباً  
ایک سطح پر آجائے نہ اس سے زیادہ جھکیں نہ اس سے کم۔

(۲) رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا نہ جھکائیں کہ ٹھوڈی سینے سے ملنے لگے اور  
ناتنا اوپر رکھیں کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے، بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔

(۳) رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہئے۔

(۴) دونوں ہاتھ گھٹنوں پر اس طرح رکھیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں  
کھلی ہوئی ہوں، یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو اور اس طرح دائیں ہاتھ  
سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لیں۔

(۵) رکوع کی حالت میں کلائیوں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے  
چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔ (۶) کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکھیں کہ  
اطمینان سے تین مرتبہ (سبحان ربی العظیم) کہا جاسکے۔

(۷) رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۸) دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے  
ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔

## رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

(۱) رکوع سے کھڑے ہوتے وقت اتنے سیدھے ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے۔

(۲) اس حالت میں بھی نظر سجدے کی جگہ پر رہنی چاہئے۔

(۳) جو لوگ کھڑے ہوتے وقت کھڑے ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کرتے ہیں اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلے جاتے ہیں ان کے ذمے نماز کا لوٹنا واجب ہو جاتا ہے، لہذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں۔ جب تک سیدھے ہونے کا اطمینان نہ ہو جائے، سجدے میں نہ جائیں۔

## سجدے میں جاتے وقت اس طریقے کا خیال رکھیں

(۱) سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائیں کہ سینہ آگے کو نہ جھکے۔ جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں۔ اس کے بعد سینے کو جھکائیں۔

(۲) جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں، اس وقت تک اوپر کے دھڑ کو جھکانے سے حتی الامکان پرہیز کریں۔

آج کل سجدے میں جانے کے اس مخصوص ادب سے بے پروائی بہت عام ہو گئی ہے۔ اکثر لوگ شروع ہی سے سینہ آگے کو جھکا کر سجدے میں جاتے ہیں۔ لیکن صحیح طریقہ وہی ہے جو نمبر (۱) اور نمبر (۲) میں بیان کیا گیا، بغیر کسی عذر کے اس کو نہ چھوڑنا چاہئے۔

(۳) گھٹنوں کے بعد پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔

## سجدے میں

(۱) سجدے میں سر کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگلیوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند ہونی چاہئیں۔ یعنی انگلیاں بالکل ملی ہوں اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (۳) انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہونا چاہیے۔ (۴) کہنیاں زمین سے اٹھی ہونی چاہئیں کہنیوں کو زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔ (۵) دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے ہوئے ہونے چاہئیں انہیں پہلوؤں سے بالکل ملا کر نہ رکھیں۔

(۶) کہنیوں کو دائیں بائیں اتنی دور تک بھی نہ پھیلائیں جس سے برابر کے نماز پڑھنے والوں کو تکلیف ہو۔

(۷) رانیں پیٹ سے ملی ہوئی نہیں ہونی چاہئیں پیٹ اور رانیں الگ الگ رکھی جائیں۔

(۸) پورے سجدے کے دوران ناک زمین پر تکی رہے زمین سے نہ اٹھے۔ (۹) دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے جائیں کہ ایڑیاں اوپر ہوں اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہو گئی ہوں۔ جو لوگ اپنے پاؤں کے بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں موڑنے پر قادر نہ ہوں وہ جتنی موڑ سکیں اتنی موڑنے کا اہتمام کریں۔ بلا وجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر ٹیکنا درست نہیں۔

(۱۰) اس بات کا خیال رکھیں کہ سجدے کے دوران پاؤں زمین سے اٹھنے نہ پائیں بعض لوگ اس طرح سجدے کرتے ہیں کہ پاؤں کی کوئی انگلی ایک لمحہ کیلئے بھی زمین پر نہیں نکلتی۔ اس طرح سجدہ ادا نہیں ہوتا اور نتیجہ نماز بھی نہیں ہوتی

اس سے اہتمام کے ساتھ پرہیز کریں۔  
 (۱۱) سجدے کی حالت میں کم از کم اتنی دیر گزاریں کہ تین مرتبہ سبحان ربی  
 الاعلیٰ اطمینان کے ساتھ کہہ سکیں۔ پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھا لینا منع ہے۔

## دونوں سجدوں کے درمیان

(۱) ایک سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دوزانو سیدھے بیٹھ جائیں پھر دوسرا  
 سجدہ کریں۔ ذرا سا سر اٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے اور اس طرح  
 کرنے سے نماز کا لوٹنا واجب ہو جاتا ہے۔ (۲) بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور  
 دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کر لیں کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں۔ بعض  
 لوگ دونوں پاؤں کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں ہے۔  
 (۳) بیٹھنے کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے ہونے چاہئیں مگر  
 انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں۔ بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے  
 کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں۔ (۴) بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی  
 طرف ہونی چاہئیں۔ (۵) اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللہ  
 کہا جاسکے اور اگر اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ  
 پڑھا جاسکے تو بہتر ہے لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں  
 نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔

## دوسرا سجدہ اور اس سے اٹھنا

(۱) دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائیں کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین

پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی

(۲) سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی۔  
 (۳) سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔ (۴) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے لیکن اگر جسم بھاری ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے مشکل ہو تو سہارا لینا بھی جائز ہے۔ (۵) اٹھنے کے بعد ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔

## قعدے میں

(۱) قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہوگا جو سجدوں کے بیچ میں بیٹھنے کا ذکر کیا گیا۔  
 (۲) التحیات پڑھتے وقت جب ”اشہدان لا“ پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں اور ”الا اللہ“ پڑھ کر ادریں۔  
 (۳) اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں، چوٹل اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لیں اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائیں کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو۔ بالکل سیدھے آسمان کی طرف نہ اٹھانی چاہیے۔  
 (۴) ”الا اللہ“ کہتے وقت شہادت کی انگلی تو نیچے کر لیں لیکن باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔

## سلام پھیرتے وقت

(۱) دونوں سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو آپ کے رخسار نظر آئیں۔

(۲) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہونی چاہئیں۔

(۳) جب دائیں طرف گردن پھیر کر ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہیں تو نیت یہ کریں کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں ان کو سلام کر رہے ہیں۔ اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنیکی نیت کریں۔

## دعاء کا طریقہ

(۱) دعاء کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے جائیں کہ سینے کے سامنے آجائیں دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہو نہ ہاتھوں کو بالکل ملائیں اور نہ دونوں کے درمیان زیادہ فاصلہ رکھیں۔  
(۲) دعاء کرتے وقت ہاتھوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے سامنے رکھیں۔

## خواتین کی نماز

اوپر نماز کا جو طریقہ بیان کیا گیا ہے وہ مردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کی نماز مند جبذیل معاملات میں مردوں سے مختلف ہے لہذا خواتین کو ان مسائل کا خیال رکھنا چاہیے۔  
(۱) خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہیے کہ ان کے چہرے ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔  
بعض خواتین اس طرح نماز پڑھتی ہیں کہ ان کے بال کھلے رہتے ہیں۔  
بعض خواتین کی کلائیاں کھلی رہتی ہیں۔  
بعض خواتین کے کان کھلے رہتے ہیں۔

بعض خواتین اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرتی ہیں کہ ان کے نیچے بال لٹکے نظر آتے ہیں۔ یہ سب طریقے ناجائز ہیں اور اگر نماز کے دوران چہرے ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہا جا

سکتے نماز ہی نہیں ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔  
 (۲) خواتین کیلئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے اور  
 برآمدے میں پڑھنا محض سے افضل ہے۔

(۳) عورتوں کو نماز شروع کرتے وقت ہاتھ کانوں تک نہیں بلکہ کندھوں  
 تک اٹھانے چاہئیں اور وہ بھی دوپٹے کے اندر ہی اٹھانے چاہئیں۔ دوپٹے سے  
 باہر نہ نکالے جائیں۔ (بہشتی زیور)

(۴) عورتیں ہاتھ سینے پر اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں  
 ہاتھ کی پشت پر رکھ دیں۔ انہیں مردوں کی طرح ناف پر ہاتھ نہ باندھنے چاہئیں۔  
 (۵) رکوع میں عورتوں کیلئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا ضروری  
 نہیں۔ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہیے۔ (مطہادی علی المراقی ص ۱۴۱)  
 (۶) رکوع کی حالت میں مردوں کو انگلیاں گھٹنوں پر کھول کر رکھنی  
 چاہئیں لیکن عورتوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ انگلیاں ملا کر رکھیں۔ یعنی انگلیوں  
 کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔ (درمختار)

(۷) عورتوں کو رکوع میں اپنے پاؤں بالکل سیدھے نہ رکھنے چاہئیں بلکہ  
 گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑا ہونا چاہیے۔ (درمختار)  
 (۸) مردوں کو حکم یہ ہے کہ رکوع میں ان کے بازو پہلوؤں سے جدا اور  
 تھے ہوئے ہوں لیکن عورتوں کو اس طرح کھڑا ہونا چاہیے کہ ان کے بازو  
 پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔

(۹) عورتوں کو دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا چاہیے۔ خاص طور پر دونوں ٹخنے  
 تقریباً مل جانے چاہئیں پاؤں کے درمیان فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ (بہشتی زیور)



(۱۰) سجدے میں جاتے وقت مردوں کیلئے یہ طریقہ بیان کیا گیا ہے کہ جب تک گھٹنے زمین پر نہ ٹکیں اس وقت تک سینہ نہ جھکائیں، لیکن عورتوں کیلئے یہ طریقہ نہیں ہے وہ شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جاسکتی ہیں۔

(۱۱) عورتوں کو سجدہ اس طرح کرنا چاہیے کہ ان کا پیٹ رانوں سے مل جائے اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں نیز عورت پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھاوے۔ (۱۲) مردوں کیلئے سجدے میں کہنیاں زمین پر رکھنا منع ہے، لیکن عورتوں کو کہنیوں سمیت پوری بائیں زمین پر رکھ دینی چاہئیں۔ (درمیان)

(۱۳) سجدوں کے درمیان اور التحیات پڑھنے کیلئے جب بیٹھنا ہو تو گولے پر بیٹھیں اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، سرین دائیں پنڈلی پر رکھیں۔

(۱۴) مردوں کیلئے حکم یہ ہے کہ وہ رکوع میں انگلیاں کھول کر رکھنے کا اہتمام کریں اور سجدے میں بند رکھنے کا اور نماز کے باقی افعال میں انہیں اپنی حالت میں چھوڑ دیں نہ بند کرنے کا اہتمام کریں نہ کھولنے کا لیکن عورت کیلئے ہر حالت میں حکم یہ ہے کہ وہ انگلیوں کو بند رکھیں، یعنی ان کے درمیان فاصلہ نہ چھوڑے رکوع میں بھی سجدے میں بھی دو سجدوں کے درمیان بھی اور قعدوں میں بھی۔

(۱۵) عورتوں کا جماعت کرنا مکروہ ہے۔ ان کیلئے اکیلی نماز پڑھنا ہی بہتر ہے۔ البتہ اگر گھر کے محرم افراد گھر میں جماعت کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جانے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن مردوں کے بالکل پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے برابر میں ہرگز کھڑی نہ ہوں۔

مفتی محمد صاحب صادق آبادی  
کی دیگر مفید عام اصلاحی کتب

## مسنون اعمال واذکار

قرآن وحدیث سے منتخب ایسے جامع  
مسنون اعمال واذکار کا مجموعہ  
جونہایت مختصر ہونے کے باوجود دین  
ودنیا کی تمام حاجات کیلئے کافی ودائی ہیں

## اکابر کلمتہ التواضع

اکابر علماء دیوبند کی تواضع و انکساری اور  
شان عہدیت و فتائیت کے بصیرت  
افروز واقعات کا حسین گلدستہ  
ایک ایسی کتاب جس کا مطالعہ آپ کی  
زندگی کی کایا پلٹ سکتا ہے

## صبر و تحمل کی روشن مثالیں

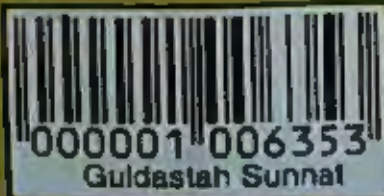
تاریخ اسلام اور سیر وسوانح  
سے نصیحت آموز واقعات  
کا مفید مجموعہ

## اساتذہ کرام کے آداب و حقوق

اساتذہ کرام کے ادب واحترام کے  
موضوع پر مفصل اور جامع کتاب  
دینی مدارس کے اساتذہ عظام اور طلبہ  
کرام کیلئے بہترین تحفہ

صادق آباد میں ملنے کا رابطہ نمبر

0301-6786271 --- 0334-2717322



ادارۃ تالیفات اشرفیہ

چوک فوارہ ملت ان پاکستان

{0322-6180738, 061-4519240}

